عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ

اعمال السنہ

مُرتب

مولانا محمد عامر عبد العزیز حفظہ اللہ

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خلیفہ مجاز

جامع شریعت و طریقت

حضرت مولانا شیخ عبد الحفیظ مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

حضرت مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المنہل پبلشرز

Marfat.com

Marfat.com

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي

اَعمالُ السُّنَّۃ

مرتب

مولانا محمد عامر عبد العزیز عفی اللہ عنہ

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خلیفہ مجاز

جامع شریعت و طریقت

حضرت مولانا شیخ عبد الحفیظ مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المنہل پبلشرز

بلاک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی

0321-3135009 | 0321-2000870

www.almanhalpublisher.com

almanhalpublisher@gmail.com

Marfat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق عام ہیں
بغیر کسی رد وبدل کے چھاپنے کی اجازت ہے

اعمال السنة

تقریظ
جامع شریعت وطریقت

حضرت مولانا شیخ عبد الحفیظ مکی صاحب مدظلہ
خلیفہ اجل حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ

مرتب
مولانا محمد عامر عبد العزیز عفی اللہ عنہ
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

پسند فرمودہ
حضرت مولانا مفتی انعام الحق قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المنہل پبلشرز
بلاک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
0321-3135009|0321-2000870
www.almanhalpublisher.com
almanhalpublisher@gmail.com

پاکستان بھر میں ملنے کے پتے

لاہور	مکتبہ رحمانیہ	042-37221395 042-37224228 0343-9697395
	مکتبۃ العلم	042-37211788
	الفلاح پبلشرز	0333-4101085
	مکتبہ عائشہ	0321-9233714
ملتان	مکتبہ حقانیہ	061-4541093 0300-6345306
	مکتبہ امدادیہ	061-4544965
	مکتبہ اشاعت الخیر	061-4514929
فیصل آباد	اسلامی کتاب گھر	041-37223506 041-37230718 0323-2000921
اسلام آباد	مکتبہ فریدیہ	051-2653178
راولپنڈی	اسلامی کتب گھر	051-4830451
	الخلیل پبلشنگ	051-5553248
حیدر آباد	محمد احسن	0321-8727384
کوئٹہ	مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ	0333-7825484 0333-7434142
	مکتبہ اشرفیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ	0345-8305233
چمن	دار العلم	0315-4105987
پشاور	مکتبہ عمر فاروق	0311-8845717 091-2580103
	ممتاز کتب خانہ	091-2580331
	دار الاخلاص	091-2567539 0300-5831992
کوہاٹ	مکتبہ حسین بن علی	0334-8299027

اسٹاکسٹ
ادارۃ النور
دوکان نمبر 3-2، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی
021-34914596, 0324-2855000
idaratunnoor@gmail.com

Marfat.com

فہرستِ مضامین

تقریظ (شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم)	20
تقریظ (حضرت مولانا مفتی انعام الحق قاسمی صاحب دامت برکاتہم)	22
پیش لفظ	26
دعا کی فضیلت اور اس کی ترغیب	28
قرآن عزیز میں دعاؤں کے سلسلے میں حکم خداوندی	32
دعاؤں کے فضائل کے بارے میں حضور ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ	33
دعا کی طاقت	34
دعا مانگنے والا ناکام نہیں ہوتا	34
دعا کے صلہ میں تین چیزیں	34
دعاؤں سے مصیبت ٹل جاتی ہے	34
دعا کرنے والے کے لیے قبولیت کے دروازے بند نہیں ہوتے	35
ہر چھوٹی بڑی چیز کی دعا کرے	35
دعا نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا غصہ وناراضگی	35
دعا آدھی عبادت کے برابر ہے	35
دعا افضل عبادت ہے	36
بلاؤں کا دفاع دعا سے کریں	36
غائبانہ دعا کی قیمت	36
دوسروں سے اپنے لیے دعا کروانا	37
عافیت کی دعا بہت اہم ہے	37

Marfat.com

حرام کھانے والے کی دعا مقبول نہیں	37
ایک زمانہ میں دعا کے علاوہ کسی میں نجات نہیں	38
کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا مقبول	38
دعا مانگنے کا سنت طریقہ	39
دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ضابطہ	40
وہ مبارک کلمات جن کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں	40
اسماء الحسنیٰ	44
دعا کے چند اہم آداب	46
دعا کی قبولیت کی علامات و آثار	48
☆ بسم اللہ کی اہمیت و فضیلت	49
بسم اللہ کی فضیلت	50
بسم اللہ کی خاصیات اور برکات	52
قوی حافظہ اور ذہن کے کھولنے کے لیے	52
چوری اور شیطانی اثرات سے حفاظت	52
ظلم وستم کرنے والے سے بچاؤ	52
اسلامی سال کے شروع محرم کی پہلی تاریخ کا مجرّب عمل	52
پہلی محرم کا مجرّب عمل	53
مریض کو شفا ہو	53
شیطان اور جنات گھر میں داخل نہیں ہوں گے	53
بچہ کی پیدائش میں سہولت	53
آپس کی محبت کے لیے	53

Marfat.com

حاجت اور ضرورت پورا کرنے کے لیے	53
دردِ سر کے لیے	54
اولاد کی حفاظت کے لیے	54
مال و جان میں خیر و برکت حاصل ہو	54
ظلم و شر سے بچا رہے	54
لوگوں کے نقصان سے محفوظ رہے	54
برائے حاجت روائی	55
☆ قرآن پاک سے چند مبارک و اہم دعائیں	56
دین و دنیا کی کامل ترین دعا	57
قبولیتِ اعمال کے لیے دعا	57
نیک اولاد کے لیے دعا سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے	58
مغفرت والدین کے لیے دعا	59
اپنے گناہوں سے مغفرت کی دعا	60
نیک بیوی اور اولادِ صالح کے لیے دعا	61
زندگی اور موت کی سلامتی کی دعا	62
دینی اور دنیاوی کام کی درستگی کی دعا	62
جب آدمی مشکل میں گھرا ہوا ہو تو یہ دعا کرے	62
بیماریوں کو دور کرنے کی دعا	63
کسی نئی جگہ یا مکان میں جانا ہو تو یہ دعا پڑھے	63
کسی جگہ سواری سے اترنے کے وقت اور قیام کرنے کی دعا	64
ظالم جابر کے شر سے حفاظت کے لیے دعا	64

Marfat.com

اپنے اور اپنی اولاد کے لیے نماز کی پابندی کی دعا	65
نیک اعمال کی اور شکر گزار بننے کی دعا	65
جنات، شیاطین اور ان کے وساوس سے حفاظت کی دعا	66
☆ روز مرّہ کی مسنون دعائیں اور اعمال السُّنّہ	67
حضور ﷺ کا طریقہ تہجد و دعا	68
تہجد پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے	69
تہجد کے بعد یا نمازِ فجر کے لیے نکلتے وقت آپ ﷺ کی دعا	70
صبح فجر کی نماز کے لیے جب بیدار ہو تو یہ دعائیں پڑھے	71
بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا	74
بیت الخلا سے نکلتے وقت کی دعا	75
وضو کی مسنون دعائیں اور اعمال السُّنّہ	76
وضو شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے	79
وضو کے دوران یہ دعا پڑھے	80
وضو کے بعد کی دعا	80
وضو کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے	81
غسل کرنے سے پہلے کی دعا	81
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعائیں اور اعمال السُّنّہ	81
گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو بھلائیوں سے نوازا جائے	82
گھر سے باہر گمراہ ہونے اور ظلم سے محفوظ رہنے کی دعا	82
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا جو معاشی تنگی کو دور کرتی ہے	83
گھر میں داخل ہونے کی دعائیں	84

Marfat.com

جب کوئی گھر میں نہ ہو تو یہ دعا پڑھے	85
اِس دعا سے گھر کے شیاطین چلے جاتے ہیں	86
اِس دعا سے گھر میں خیر و بھلائیاں داخل ہوتی ہیں	86
اِس ذکر سے گھر کے رِزق کو بڑھایئے	87
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	87
مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں	87
اس دعا پر ایک ہزار آدمیوں کی عبادت کا ثواب	88
مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعائیں	89
اذان کے وقت دعائیں اور اَعمالُ السُّنّہ	90
اذان کے الفاظ دہرانے پر جنت ہے	90
اذان کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے گناہ معاف	90
مؤذن کو اذان دیتے سُنے تو اپنے دل کی درستگی کے لیے یہ دعا پڑھے	91
جو شخص کسی رنج اور تکلیف میں مبتلا ہو تو اذان کا انتظار کرے	92
اذان کے ختم ہونے کے بعد کی دعا	94
دعا کی جلد قبولیت	94
اذان اور نماز کی اقامت کے درمیان کی دعا	96
نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں	96
کھڑے ہونے سے پہلے مغفرت	97
سمندر کے جھاگ کے برابر بھی گناہ ہو تو معاف	97
سیدھا جنت میں جائے	97
دنیا و آخرت میں سلامتی سے رہنے والی دعا	99

Marfat.com

فرض نماز کے بعد دعا کی مقدار	100
نمازِ فجر وعصر اور مغرب کے بعد کے اذکار	101
جنت میں (سونے چاندی) کا محل بن جائے گا	103
ایک سال کے گناہ معاف	103
ستر قسم کی بلاؤں آفتوں سے حفاظت	103
چالیس ہزار نیکیاں صبح ہی صبح	104
جہنم کی آگ سے خلاصی وآزادی	104
فجر اور عصر کے بعد گناہوں کی بخشش	105
پانچوں نمازوں کے بعد کے اذکار	106
فالج، جذام، جنوں اور برص سے حفاظت	107
ستر مرتبہ نظر رحمت سے اللہ دیکھے گا اور ستر حاجتیں پوری ہوں گی	108
☆ ذکر اللہ کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد، فضائل اور طریقے	110
حدیثِ رسول اللہ ﷺ	110
ذکر اللہ کی اصل حقیقت	111
کسی شرط کے بغیر ذکر اللہ بکثرت کرنے کا حکم	112
ذکر اللہ کی اقسام اور احکام	114
ذکر اللہ کی اقسام	115
ذِکر خفی	116
ذِکر جہری	117
ذکر اللہ کے فضائل	119
ذکر اللہ سے متعلق آیاتِ شریفہ	119

Marfat.com

احادیثِ شریفہ ذکر اللہ کے بارے میں	121
احادیث پڑھنے پڑھانے میں نیت	121
☆ صبح وشام کے اذکار اور اَعمال السُنّہ	130
صبح وشام اللہ کو یاد کرنے کے بارے میں قرآن پاک کا ارشادِ مبارک	130
توبہ واستغفار کے وہ الفاظ جس پر جنت ہے	130
دن کی اور رات کی تمام نعمتوں کا شکر	131
جو صبح وشام یہ دعا پڑھے بہترین رزق ملے	132
ناپسندیدہ اور تکلیف دہ اُمور سے حفاظت	132
ذکر واذکار میں کمی رہ جائے تو اس آیت سے پورا ثواب ملے گا	133
تمام آفات سے نجات	134
ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخلہ کی ضمانت	134
دعائے فاطمہ رضی اللہ عنہا	134
جنت میں آسانی اور ایک لاکھ نیکیاں	135
صبح وشام کے درمیان کا کفارہ	135
جلنے ڈوبنے اور ظالموں کے ظلم سے حفاظت	135
تمام بلاؤں اور اثر آسیب سے حفاظت	136
یہ کلمات پڑھنے والا دن میں بھی جنتی اور رات میں بھی جنتی	136
اس دعا پر تمام نعمتیں ملتی ہیں	137
اپنی جان اور عزت اللہ تعالیٰ کو ہبہ کرنا	137
اس دعا کی برکت سے دینی ودنیاوی اُمور میں مدد کی جاتی ہے	138
اچانک برائی سے بچنے کی دعا	138

Marfat.com

قرض وغم سے نجات	139
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک امن وحفاظت	139
وہ دعا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہیں فرماتے تھے	140
اس دعا کی برکت سے گھر جلنے سے بچ گیا	141
دعائے حضرت انس رضی اللہ عنہ (ظالموں سے حفاظت)	141
یہ کلمات گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں	142
شہادت کا مرتبہ اور ستر ہزار ملائکہ کی بخشش کی دعا	142
ہر تکلیف دینے والی چیز سے حفاظت (سانپ بچھو وغیرہ)	143
جادو سے جادوگر سے سحر اور آسیب سے بچانے والی دعا	144
سخت اور مشکل کام کے وقت پڑھنے والی دعا	144
☆ کھانے اور پینے سے متعلق دعائیں اور اعمال السنۃ	146
جب کھانا سامنے آجائے تو یہ دعا پڑھے	146
کھانے کے پہلے لقمہ پر مغفرت	146
کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا	146
کھانے کے شروع میں جو بسم اللہ پڑھنا بھول گیا وہ اب یہ دعا پڑھے	148
کھانا کھانے کے درمیانی لقمہ میں اللہ کو راضی کرنے والی دعا	148
کھانا کھانے کے بعد کی مسنون دعائیں	148
کھانا کھانے کے بعد کی دعا سے اگلے پچھلے گناہ معاف	150
کھانے کے بعد باسہولت فراغت کے لیے یہ دعا پڑھے	151
اچھا اور بہتر کھانا ملنے کی دعا	152
دستر خوان سے اٹھتے وقت کی دعا	152

Marfat.com

شروع اور آخر کے کلمات جس سے مغفرت ہو جاتی ہے	153
مہمان جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو میزبان کے لیے دعا مانگے	153
ضیافت کے بعد کی دعا	153
کھانے، پینے کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دعا	154
کھانے کے مضر اثرات سے بچاؤ کے لیے	154
پانی پینے کے بعد کی دعا	154
دودھ پینے کی دعا	155
☆ لباس سے متعلق دعائیں اور اَعمالُ السُّنّہ	156
لباس، جوتے پہننے اور اُتارنے کا طریقہ	156
کپڑے پہنتے وقت کی دعا	156
جب نیا کپڑا یا جوتا وغیرہ پہنے تو یہ دعا پڑھے	157
کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھے تو اگلے پچھلے گناہ معاف	157
کپڑے پہنتے وقت وہ دعا جس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت و امن میں رہے	157
کپڑے اتارتے وقت جنات کی نظر بد سے محفوظ رہنا	158
☆ سفر سے متعلق دعائیں اور اَعمالُ السُّنّہ	160
سفر کے لیے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے کی نماز و اعمال	160
حضور ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اُٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرتے	162
سفر کرنے والا شخص دیگر افراد سے رخصت کے وقت یہ دعا پڑھے	162
مسافر کو الوداع کرتے وقت کی دعا	163
سفر سے واپسی تک اللہ کی حفاظت (گھر کے دروازے پر پڑھنے کی دعا)	163
سفر کے دوران بھلائی سے نوازا جائے گا	163

Marfat.com

گھر سے نکلتے وقت کی وہ دعا جس پر ہدایت حفاظت اور کفایت ہے	164
سفر میں حال اچھا رہنے والا عمل	164
سواری پر بیٹھنے کا طریقہ اور دعا	165
سواری پر سوار ہونے کے بعد کی جامع دعا	166
کشتی یا پانی کے جہاز میں سوار ہونے کی دعا	166
دورانِ سفر جب کسی منزل پر قیام کرے تو یہ دعا پڑھے	167
جب کسی دوسری بستی یا شہر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے	168
جب اپنی بستی میں یا شہر میں داخل ہو جائے تو یہ دعا پڑھے	168
سفر سے لوٹنے والے کو کیا کہا جائے	169
☆ مختلف اوقات کی مسنون دعائیں اور اعمال السنّہ	170
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وسیلہ کی تعلیم دینا	170
حفاظتِ گھر و مال کی دعا	171
مال و اولاد میں آفت سے بچنے کا طریقہ نبوی	172
چہرہ ہر برائی و بیماری سے محفوظ	173
صحیح فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد لینے والی دُعا	173
ڈاڑھ کے درد کی نبوی دُعا	174
فکر و غم سے عافیت کی دعا	175
وہ دعا جس سے قرضہ باقی نہ رہے	176
ادائیگی قرض میں آسانی کی دعا	178
دعائے استخارہ کے ذریعے اپنے کاموں میں آسانی پیدا کرنا	179
دعائے استخارہ اور طریقہ کار	180

Marfat.com

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارہ کا مختصر ومسنون طریقہ کار	183
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	185
روزی میں فراخی اور بری موت سے حفاظت	187
تین بڑے اعمال اور سورۂ اخلاص	189
بیماریوں سے ہمیشہ محفوظ رہے	194
ہر مرض کی شفا اور ہر مصیبت و رنج کی دوا	195
چور سے محفوظ رہے	196
ہر قسم کی دینی اور دنیوی آفات سے حفاظت کا قلعہ معوذتین	196
قلب القرآن یٰسین سے مسائل کا حل	201
دل گناہوں سے پھر جائے	204
مدینہ منورہ کی مٹی سے علاج	205
معاشی تنگی کے وقت کی دعا	206
تنگدستی کو دور کرنے اور تمام امراض سے شفا کے لیے	208
تمام خیر وخوبیاں ملنے اور ہر برائی سے بچنے کا طریقہ	210
اپنے والدین کے لیے جمعہ کا انعام	212
والد اور والدہ جنت کے دو حسین دروازے	213
☆ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی عبادت، دعائیں اور اَعمالُ السُّنّہ	217
افسوس اُس شخص پر جو ان دس دن کی خوبیوں سے محروم رہا ہو	217
عرفہ کے دن کی دعائیں	221
☆ یومِ عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کی فضیلت اور اَعمالُ السُّنّہ	223
وہ دعا جس سے آسمان اور زمین بھی ہل جائیں	225

Marfat.com

غم ورنج کو خوشی میں بدل دینے والی دعا	226
☆ نظر بد سے حفاظت کی دعائیں	228
نظر بد کے اثر سے محفوظ رہنے کی مسنون دعائیں	231
ہر قسم کے جادو سے حفاظت	236
شیاطین (جنات) سے حفاظت کی دعا	236
☆ نکاح کی مسنون دعائیں اور اعمال السنّہ	238
نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لیے آپس کے جوڑ کا عمل	238
اپنی بیوی سے پہلی ملاقات پر ایک مسنون عمل و دعا	240
شبِ زفاف کے وقت یہ دعا کرے	240
انزال کے بعد کی مسنون دعا	241
☆ افطار کے وقت کی دعائیں	242
افطار کے وقت کی دعا	243
جب کسی دوسرے کے پاس روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے	244
☆ زکوٰۃ سے متعلق اذکار	246
زکوٰۃ، صدقہ، نذر اور کفارہ دینے والے کے لیے دعا	247
☆ چاند سے متعلق دعائیں	248
نئے چاند کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا	248
جب قمر یعنی چاند پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے	249
جب رجب و شعبان کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے	250
☆ مہینہ شعبان اور پندرہویں شعبان	251
فضیلت ماہِ شعبان	251

Marfat.com

فضیلت پندرھویں شعبان	254
شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری، روزہ اور دعائیں	256
☆ حج وعمرہ سے متعلق دعائیں اور اعمال السنۃ	260
تلبیہ مسنونہ	261
حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا	262
جب مکہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے	262
مکہ مکرمہ پہنچ کر جب حرم نظر آئے تو یہ دعا پڑھے	263
کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے	263
طواف کے ذکر واذکار اور طریقہ کار	264
نیت طواف اور طریقہ طواف	265
حجر اسود کا استقبال	265
حجر اسود کا استلام یعنی حجر اسود کو بوسہ دینا	265
اضطباع کا طریقہ	266
رَمل کا طریقہ	267
حجر اسود کے استلام کے بعد طواف شروع کرتے وقت کی دعا	267
رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان طواف کرتے وقت کی دعا	268
چوتھا کلمہ	270
استغفار	271
طواف سے فراغت کے بعد ملتزم پر دعا	272
ملتزم اور دعا	272
حضرت آدم علیہ السلام کی ملتزم پر دعا	273

Marfat.com

مقام ابراہیم اور دوگانہ نمازِ طواف	273
دوگانہ نماز طواف کے بعد کی دعا	274
دوسری دعا	275
حطیم (حجر) کی دُعا	275
عمرہ کرنے والا سعی کے لیے جاتے وقت یہ پڑھے	276
سعی شروع کرنے سے پہلے کی دعا	276
صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھے	277
سر کے بال منڈوانا یا کتروانا	277
عمرہ کا اختتام	279
☆ مسنونِ آسان طریقہ عمرہ (ایک نظر میں)	280
احرام سے پہلے کی تیاری	280
احرام باندھنے کا طریقہ	280
نیت کرنا	280
تلبیہ	281
دُعا	281
دورانِ سفر حج وعمرہ	282
مکہ مکرمہ	282
حرم شریف میں حاضری	282
خانہ کعبہ پر پہلی نظر	282
طواف کی تیاری	283
طواف کی نیت	283

Marfat.com

طواف کی اِبتداء	283
دورانِ طواف دعائیں	284
اختتامِ طواف	284
طواف کے بعد ملتزم پر جانا	284
دو رکعت واجب الطواف پڑھنا	285
دو رکعت کے بعد آبِ زَم زَم پینا	285
زَم زَم پینے کی دعا	285
حجر اَسود کا آخری استلام کرنا	285
صفا پہاڑی سے سعی کا آغاز اور مروہ پہاڑی پر اختتام	285
سعی ختم	286
حلق یا قصر	286
☆ آسان مناسکِ حج (ایک نظر میں)	287
نیتِ حج	287
حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ	288
حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ	288
منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی	288
عرفات میں خطبۂ حج	288
وقوفِ عرفات	289
عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانگی	289
مزدلفہ میں قیام	289

Marfat.com

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ	290
وقوفِ مزدلفہ (واجب)	290
منیٰ میں جمرۂ عقبیٰ کی رمی (واجب)	290
قربانی کرنا (واجب)	290
حلق وقصر (واجب)	290
احرام کھول کر عام لباس پہننا	291
طوافِ زیارت اور سعی کے لئے روانگی	291
منیٰ کے لئے واپسی	292
حج کا چوتھا اور پانچواں دن	292
منیٰ میں قیام	292
طوافِ وداع (اختتامِ حج)	292
ارشاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	294
☆ اللہ تعالیٰ کے پاک نام پر مال خرچ کرنے کے فضائل	295
آیاتِ مبارکہ (خرچ کرنے کے فضائل میں)	296
احادیثِ مبارکہ (خرچ کرنے کے فضائل میں)	312
صدقہ بیماریوں سے شفا اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ ہے	312
صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا	313
پانی کا صدقہ افضل ہے	317
متقی لوگوں پر خرچ کی ترغیب	320
صدقہ کی حقیقت اور غریبوں پر خرچ کرنے کی فضیلت	322

Marfat.com

حضور اقدس ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے پاک نام پر خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب کہ جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہوں گے	326
رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین سید المرسلین سرکارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ ونصیحت	328
☆ درود شریف کے ذریعے دنیا اور آخرت میں آسانیاں اور مشکلات کا حل	331
آسانی کے لیے درود شریف کی ہفتہ وار ترتیب	332
سید الانبیاء ﷺ کے لیے درود شریف کا ہدیہ اور تحفہ	332
دعائے استغفار	333
سید الانبیاء ﷺ اور آدابِ مسجدِ نبوی	335
روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے آداب	336
سلام عرض کریں	337
صلوٰۃ وسلام عرض کریں	338
اپنے ایمان کی تجدید	338
کلمہ شہادت کی گواہی	339
اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے رضا کا اقرار	339
پھر محبوب رب العالمین ﷺ سے شفاعت کی درخواست کیجیے	339
شفاعت کی درخواست کے بعد پھر اس طرح دعا کیجیے	339
روضہ رسول ﷺ پر ایک بہترین عمل	342
الوداع!	344
سلام بحضورِ نبی کریم ﷺ	344
خاتمۃ الکلام	345

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

(شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیۃ)

الحمد للہ وحدہٗ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین اما بعد!

محب مکرم مولانا محمد عامر عبدالعزیز ٹونکی سَلَّمَہٗ 'اللّٰہُ وَ وَفَّقَہٗ لِکُلِّ خَیْرٍ' نے اس سیاہ کار کو اپنی کتاب ''اعمال السنۃ'' کا مسودہ دیا تا کہ اسے دیکھ کر اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے بھی بطورِ تقریظ تحریر کر دے، مگر چونکہ حج کے ایام میں مکہ مکرمہ میں حجاجِ کرام مہمانانِ باری تعالیٰ کا بڑا ہجوم رہتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے مشاغل ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ سیاہ کار باوجود کوشش کے اس کتاب کا کماحقہٗ مطالعہ نہ کر سکا، البتہ اِدھر اُدھر سے ضرور مطالعہ کیا بالعموم احادیثِ مبارکہ سے کتاب مزین ہے اور یہی اصل مقصد ہے کہ سنتِ نبوی کے اعمال مختلفہ کا ہر حال میں اہتمام کیا جائے کہ ہر حال اور ہر عمل میں نبی اکرم ﷺ ہی ہر مسلمان کے لیے اسوۂ حسنہ ہیں اور ان کے مبارک طریقہ وسنت کے مطابق عمل کرنا ہی قبولیت کی دلیل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور قرب ومعیت ومحبت وتعلق باری تعالیٰ حاصل ہوتا ہے۔

اس کتاب میں عموماً احادیث وآثارِ صحابہ کا ہی اصلاً اہتمام کیا گیا ہے مگر کہیں کہیں

Marfat.com

بعض اعمال واَدعیہ واَوراد کا مختلف بزرگوں کے تجربات سے بھی حوالہ دیا گیا ہے ہر جگہ حوالہ موجود ہے اس لیے سنت تو بہر حال سنت ہی ہے اور بزرگوں کے مجربات پر عمل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ان مجربات کو سنتِ نبویہ نہ سمجھا جائے بلکہ مجربات ہی کی حد تک رکھا جائے۔

بہر حال مولانا محمد عامر صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان جزاءِ خیر عطا فرمادے کہ بڑی محنت سے انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے اور بنیادی طور پر مقصد یہی ہے کہ ہر مسلمان کی زندگی ہر حال میں اور ہر عمل سنتِ نبویہ مبارکہ کے مطابق ہو تاکہ عمل مقبول بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور عمل کرنے والوں پر اللہ کریم کی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی سچی پختہ قلبی محبت عطا فرمادے اور ہر عمل کو ہر حال میں سنتِ نبویہ کے مطابق کرنے کی توفیق مرحمت فرما کر اپنی خصوصی رحمتوں اور برکتوں سے نواز دے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی ساری کامیابیاں ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه وسیّد رسله وخاتم انبیائه سیدنا وحبیبنا وقرة أعیننا ونبینا وشفیعنا ومولانا محمد النبی الامی الکریم وعلی اٰله واصحابه وازواجه واتباعه اجمعین وبارك وسلم تسلیمًا کثیراً کثیراً۔

کتبہٗ الفقیر الیٰ رحمۃ ربہ الکریم

عبدالحفیظ المکی

مکہ مکرمہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

(حضرت مولانا مفتی انعام الحق قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین

اس دور میں جہاں ہر طرف سامانِ عیش وطرب کی فراوانی ہے اور حسبِ حیثیت ہر ایک کو ہر طرح کی آسائش وراحت حاصل ہے، خوش دلی وخوش حالی کا سامان بکثرت موجود اور بآسانی دستیاب ہے، پھر بھی دنیا میں ہر جگہ معاشرہ گھٹن کا شکار ہے، ہر فرد کو اطمینان و سکون حاصل نہیں وہ اطمینان وچین کو ترستا ہے اور دل کے سکون کی خاطر سرگرداں نظر آتا ہے، اس کے حصول کے لیے اجتماعی وانفرادی ہر سطح پر کوششیں جاری ہیں، لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود اطمینان وسکون نہیں ملتا، اس کی بنیادی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ اسلام کے ''نظامِ اَذکار واَدعیہ'' سے بے رغبتی، غفلت ودوری ہے۔

''دعا'' کا معنی ومفہوم اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ علامہ سید مرتضیٰ زبیدی ''تاج العروس'' میں رقمطراز ہیں:

الدعاء: الرغبة الى الله فيما عنده من الخير والابتهال اليه بالسؤال، ومنه قوله تعالى: ﴿اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً﴾ الخ

١٦٢٣٤٧٢

Marfat.com

یعنی دعا کا معنی: اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کچھ خیر و بھلائی ہے اس کی خواہش و رغبت کرنا اور اس کے سامنے عاجزی و نیازمندی سے سوال کرنا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اپنے پروردگار سے دعا کرو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے''

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

حقیقة الدعاء: استدعا العبد ربه جل جلاله العناية واستمداده اياه المعونة۔

یعنی دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے مدد اور رحمت وعنایت کا طلبگار رہے، اس سے معلوم ہوا کہ ''دعا'' کے مفہوم میں بہت وسعت ہے، اپنے دینی و دنیاوی مقاصد زبان، دل یا حالت کے ذریعہ پیش کرنا، تسبیح و تہلیل کرنا، یادِ الٰہی میں لگے رہنا بھی دعا کے مفہوم میں داخل ہے۔

''دعا'' بنی نوع انسان کا ایک فطری عمل ہے جو آڑے وقت اور مشکلات میں پوری طرح جلوہ گر ہوتا ہے، شریعت چاہتی ہے کہ یہ فطری عمل رنج و راحت، خوشی و ناخوشی، تنگدستی و خوشحالی، عزت و ذلت ہر حال میں جاری رہنا چاہیے، ''دعا'' اپنے خالق و مالک سے تعلق بنانے اور اپنی مشکلات کو حل کرانے کا نہایت کامیاب، طاقتور اور سب سے زیادہ زُود اثر عمل ہے، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اکبر بادشاہ کے فرزند جہانگیر کو لکھا تھا کہ:

''اسلام میں دو ہی لشکر ہیں: ایک فوج کا لشکر ہے اور دوسرا ''دعا'' کا لشکر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو جہاں دین کے دوسرے شعبوں کی مکمل و جامع تعلیم دی وہاں اسلام کے ''نظام اَذکار و اَدعیہ'' کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا، آپ نے واضح فرمایا کہ: بندہ اپنے مالک و پروردگار سے ''دعا'' کرسکتا ہے، وہ اس کی سنت ہے اور

Marfat.com

اس کی مدد کرسکتا ہے، صرف یہیں نہیں بلکہ آپ نے ثابت کیا کہ خدا کو "دعا" مطلوب ہے، اور وہ اس سے خوش اور راضی ہوتا ہے بلکہ دعا نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے، حدیث کے الفاظ ہیں:

من لم يسأل الله يغضب عليه۔

جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی پر اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا، فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

"دعا عبادت کا مغز ہے۔"

نیز دعا کو رحمت و برکت کے دروازوں کی کلید قرار دیا اور فرمایا:

مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

"جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔"

پھر آپ ﷺ نے ہمیں دعا کرنا بھی سکھایا، اور اللہ تعالیٰ سے اُن الفاظ میں دعا کی جن سے زیادہ موثر اور بلیغ اور جن سے بڑھ کر موزوں و مناسب الفاظ لانے سے انسانیت عاجز نظر آتی ہے، آپ کی دعائیں مستقل معجزات اور نبوت کے دلائل ہیں، ان میں نبوت کا نور ہے، پیغمبر کا یقین ہے، "عبد کامل" کا نیاز ہے، دردمند دل اور مُضطر قلب کی بے تکلفی اور بے ساختگی ہے، درد کا اظہار بھی ہے اور اس حقیقت کا اعلان بھی کہ:

درد ہا دادی و درمانی ہنوز!

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول دعائیں جنہیں "ادعیہ ماثورہ" کہا جاتا ہے اصحابِ فکر و نظر، علماء و صلحاء کے ہاں ہر زمانہ میں پسندیدہ موضوع رہی ہیں،

Marfat.com

مفسرین، محدثین، فقہاء و ادباء، مؤرخین اور سیرت نگاروں نے اس موضوع پر ہر اعتبار سے لکھا ہے، کسی نے رسالت مآب ﷺ کی دعاؤں کو جمع کیا، کسی نے ان کے معانی و مطالب کی وضاحت کی اور موقع محل کو بیان کیا، کسی نے اس پر روشنی ڈالی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں، حج میں، تہجد میں، جنگ وغزوات میں کن الفاظ میں کیا کیا دعائیں مانگیں، غرض رنج وخوشی، راحت و مصیبت، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اپنے رب کو کن الفاظ میں پکارا! اور کس طرح التجاء کی! صوفیاء نے اپنے تجربات و الہامات سے ان دعاؤں کو احزاب و اوراد میں تقسیم کیا، جو احزاب و اوراد کے نام سے معروف ومشہور ہیں۔

زیر نظر کتاب ''اعمال السنۃ'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں عزیزم مولانا محمد عامر عبدالعزیز ٹونکی صاحب فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نے، انسانی زندگی میں پیش آنے والے مختلف حالات وادوار سے متعلق ان دعاؤں کو جمع کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول وثابت ہیں، اور ان کا حوالہ بھی دے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت نصیب فرما کر ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں اور ہم سب کو ان دعاؤں کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

کتبہٗ

محمد انعام الحق

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۵ / ۱۲ / ۱۴۳۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنَشْکُرُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

امابعد!

ساری حمد وثناء ایک اکیلے اللہ وحدہ لاشریک کو ہی زیبا ہیں جس نے اپنی معرفت کی پہچان کے لیے عجیب وغریب نشانیاں ہمارے لیے واضح کیں ہیں اور ہمیں اسلام، ایمان وہدایت کی توفیق دے کر مستند کیا اور سید الانبیاء ﷺ کو ہم انسانوں پر مبعوث فرمایا اور انہیں حقائق سے آگاہی بخشی، بہترین شریعت عطا فرمائی جو کہ بالکل واضح اور روشن ہے جس پر چل کر دونوں جہاں کی کامیابیاں وکامرانیاں یقینی ہیں۔

میں حق تعالیٰ سبحانہ' کی حمد وثناء اور اس کا بہت شکر بجالاتا ہوں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں اپنے کریم مہربان رب سے معافی کا خواستگار ہوں اور مدد بھی اُس خدائے پاک سے جو جہت ومکان اور حد سے مبرا ہے۔

اللہ کریم سے التجا ہے کہ سعادت مند اور ہدایت والے لوگوں میں میرا بھی شمار ہو اور حق تعالیٰ شانہ' میرے والدین، اہل خانہ، اعزا واقارب، میرے شیوخ واحباب

Marfat.com

محسنین سب پر اپنا خاص فضل وکرم شامل رکھے اور ہمارے ساتھ تمام ایمان لانے والوں مردوں، عورتوں پر بھی اپنی عنایت وفضل فرمائیں۔ پروردگارِ عالم ہمیں اور سب حضرات کو بھی اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور سوء قضا سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ اپنے کرم ورحم کے صدقہ اس کتاب کی خامیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور اپنی رضا اور ہماری نجات کے ساتھ دنیا وآخرت میں قبولیت سے سرفراز کرتے ہوئے اُمت کے ہر ہر فرد کو اس کتاب سے مستفید فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

واللہ یھدی من یشاء إلی صراط مستقیم

کتبہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم

محمد عامر عبدالعزیز

عفی اللہ عنہ ووالدیہ

Marfat.com

دُعا

دعا کا معنی ومفہوم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً﴾ (سورۃ الاعراف:۵۵)

''اپنے رب سے دعا کرو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے۔''

تاج العروس میں علامہ سید مرتضیٰ زبیدی رقمطراز ہیں:

الدعاء الرغبة الى فيما عنده من الخير والابتهال إليه بالسؤال۔

اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ خیر و بھلائیاں ہیں اس کی خواہش و رغبت کرنا اس کے سامنے عاجزی و نیازمندی سے سوال کرنا۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:

دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے مدد اور رحمت وعنایت کا طلبگار رہے، اللہ جل شانہٗ کی عزت ربوبیت اور اپنی ذلت عبودیت پیش نظر رکھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ''دعا'' کے مفہوم میں بہت ہی وسعت ہے اپنے دینی و دنیوی مقاصد کو حق تعالیٰ شانہٗ کے سامنے دل سے زبان سے، حال سے صورتِ سوال سے پیش کرنا، اسی طرح تسبیح وتہلیل کرنا، یادِ الٰہی میں لگے رہنا بھی دعا کے مفہوم میں داخل ہے۔

دعا کی فضیلت اور اس کی ترغیب:

انسان کی دنیا اور آخرت کی ساری کامیابیاں اور بھلائیاں اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہیں اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے جب ایک انسان کا یقین اس درجہ کو پہنچ جائے تو پھر اُس کی دعا بہت جان دار ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی

Marfat.com

دعاؤں پر ظاہر کے خلاف بھی فیصلہ کر دیتے ہیں دنیا کی مادی فانی شکلوں سے وہ کام نہیں ہوتے جو ایک حقیقی ایمان والے کی دعاؤں پر ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ اپنی اُمت کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے لینے کے لیے دعوت اور دعاؤں والا عمل دے کر گئے ہیں اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دعاؤں والا بنایا تھا ہر صحابی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے راستے لینا سیکھ گئے تھے اپنے دین اور دنیا کے ہر مسئلہ کو دعاؤں سے حل کرنے کی محنت کرتے تھے جیسا کہ حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا آؤ اپنی قوم کی زمین پر چلتے ہیں یعنی ذرا اپنے دیہات دیکھ لیتے ہیں چنانچہ ہم لوگ چل پڑے میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جماعت سے کچھ پیچھے رہ گئے اتنے میں ایک بادل تیزی سے آیا اور برسنے لگا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اے اللہ! اس بارش کی تکلیف ہم سے دور فرما دے (چنانچہ ہم بارش میں چلتے رہے لیکن ہماری کوئی چیز بارش سے نہ بھیگی) جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور باقی ساتھیوں کے پاس پہنچے تو ان کے جانور اور کجاوے اور سامان وغیرہ سب کچھ بھیگا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں تو راستہ میں بہت بارش ملی تو کیا آپ لوگوں کو نہیں ملی؟ میں نے کہا: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ بارش کی تکلیف ہم سے دور فرما دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگوں نے اپنے ساتھ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کی؟

یعنی تمہاری دعا کرنے کی برکت سے ہم بھی بارش میں بھیگنے سے محفوظ ہو جاتے۔

آج عمومی طور پر لوگوں کا رخ دنیاوی اسباب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے اور سنت اعمال اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں اہتمام سے دعائیں کرنا اس کی طرف رجحان کم ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ دعاؤں کا مقدس اور پاکیزہ آسان

Marfat.com

راستہ ہم مسلمان چھوڑنے کی وجہ سے اپنے اپنے مسائل میں الجھتے ہی جا رہے ہیں دنیاوی اسباب کی فراوانی کے باوجود حاجتیں پوری نہیں ہو رہی ہیں اپنے اپنے شعبوں میں ہر آدمی ہی پریشان نظر آتا ہے مادے اور اسباب میں منہمک ہر انسان ان حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے صرف ظاہری دنیاوی شکلوں کا سہارا لیتا ہے اور اپنی ساری سوچ وسمجھ اور دوڑ بھاگ انہی دنیاوی اسباب پر مرکوز کیے رکھتا ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص بے روزگار ہے یا تنگ دست و بیمار ہے مقروض ہے تو ان تمام صورتوں میں دنیاوی وسائل کے لیے خوب محنت کی جاتی ہے اور گھنٹوں گھنٹوں اس میں لگائے جاتے ہیں صبح سے شام ہو جاتی ہے لیکن کم لوگ اس طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ ان دنیاوی مادی فانی اسباب کے ساتھ ساتھ سنت اعمال اور اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کا اہتمام کرنے میں بھی خوب محنت وکوشش کرنی چاہیے۔

یقین جانیے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو دیکھنے والی ایمانی نگاہ عطا فرمائی ہے وہ دل سے حضور ﷺ کی ہر بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کائنات کا کوئی ذرہ اور درخت کا کوئی پتہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا کائنات کی ہر ہر چیز میں حکم خداوندی چلتا ہے یہ لوگ دنیاوی اسباب بھی ضرور اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر لیکن یقین واعتماد اللہ تعالیٰ کے ہونے والے فیصلے پر رکھتے ہیں ان اسباب ووسائل کے ساتھ ساتھ خوب سنت والے اعمال اور دعاؤں کا دن رات اہتمام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرنا ایسا بلند ومبارک عمل ہے کہ ایک طرف تو بندے کی دعا کے ذریعے سے مرادیں پوری ہوتی ہیں اور دوسری طرف دعائیں کرنا خود بہت عظیم عبادت ہے خصوصاً دین ودنیا کی وہ دعائیں جو حدیثوں میں

Marfat.com

آئیں ہیں ان دعاؤں میں بہت ہی نور اور دل و دماغ کی ٹھنڈک وسکون ہے سنت والی دعاؤں کا صبح و شام اہتمام کرنے والے روحانی ترقی کی منزلیں با آسانی طے کر لیتے ہیں کیونکہ سنت دعاؤں میں جو نور چھپا ہوا ہے وہ دعائیں کرنے والے کو نورانی بنا دیتا ہے اور خوب چمکا دیتا ہے۔

پس یہ کمزور اور ضعیف انسان ہر آن و گھڑی اور اپنی ہر ہر سانس میں اپنے حقیقی خالق و مالک کا محتاج ہے ہر انسان اپنے تمام دینی اور دنیاوی ہر قسم کے مصائب و مسائل کو اپنے معبودِ حقیقی کے فضل و کرم سے ہی حل کر سکتا ہے پیچیدہ مسائل اور پریشان حالات میں جہاں بسا اوقات انسانی محنت و کوشش جواب دے جاتی ہے اور سارے اسباب و ذرائع ختم ہو جاتے ہیں وہاں تو پھر ہر ایک دعاؤں کا ہی سہارا لیتا ہے حالانکہ شروع ہی سے دعاؤں میں لگ جانا چاہیے تھا کیونکہ دعاؤں کے ذریعے بے شمار امراض آلام حوادثات اور آئندہ آنے والی بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹالا جا سکتا ہے جیسا کہ مستدرک الحاکم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ دعا نازل شدہ مصیبت اور غیر نازل شدہ مصیبت دونوں میں فائدہ مند ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دعا بلا و مصیبت کو دفع کر دیتی ہے۔

لہٰذا خوب دعاؤں کی طرف توجہ دیجیے اس کتاب میں جو دعائیں لکھی گئی ہیں انہیں یاد کر لیں، پابندی سے پڑھنے مانگنے کا اہتمام کیجیے کہ ہمت سے کام لیں اور عزم پختہ کریں تو اللہ کریم ضرور آسانی فرما دیتا ہے آخر میں سب سے عاجزی کے ساتھ درخواست ہے کہ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں خصوصاً خاص جگہوں اور وقتوں میں اس سیاہ کار اور اس کے والدین کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے قبولیت، رحمت و مغفرت کی دعا کر دیں تو ان شاء اللہ ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو ان دعاؤں کا

Marfat.com

بدلہ دنیا و آخرت میں عطا فرمائے گا۔

قرآن عزیز میں دعاؤں کے سلسلے میں حکم خداوندی:

چند آیات نمونے کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لیے قبولیتِ دعا کے بارے میں یہ ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝﴾

(سورۃ البقرۃ: آیت ۱۲۸)

ترجمہ: ''اور جب میرے بندے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے میرے متعلق سوال کریں تو آپ میری طرف سے فرما دیں کہ میں قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے میرا حکم وہ قبول کریں، مجھ پر یقین کریں، شاید وہ کامیاب ہو جائیں۔''

اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ لفظ ''قل'' یعنی آپ کہہ دیجیے'' کا لفظ اس لیے بڑھایا گیا ہے کہ گویا خدا کا یہ ارشاد ہے کہ اے میرے بندے تجھے دعا کے سوا اور چیزوں میں واسطہ کی ضرورت ہے لیکن دعا میں میرے اور تیرے درمیان اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے مت گھبراؤ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ آیت اتاری ہے:

﴿اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (سورۃ المؤمن: ۶۰)

ترجمہ: ''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔''

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو دعا کا حکم دینا اور دعا سے تکبر و اعراض پر ذلت و ناکامی اور

Marfat.com

عذابِ جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۝﴾ (سورۃ المؤمن:۶۰)

ترجمہ: ''تمہارے پروردگار کا فرمان ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے (دعا سے) تکبر و اعراض کرتے ہیں ذلت و خواری کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔''

روح المعانی صفحہ ۸۱ جلد ۲۴ میں ہے کہ ﴿يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي﴾ معنی میں ''یستکبرون عن دعائی'' کے ہے اس لیے کہ دعا عبادت کی قسم ہے بلکہ افضل العبادات ہے۔ دعا خضوع کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور عبادت کا مقصد خضوع اور مسکنت ہے اس لیے دعا اہم عبادت ہے۔

ایک دوسری جگہ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾ (سورۃ الفرقان:۷۷)

ترجمہ: ''یعنی خدا کو تمہاری کیا پروا تھی اگر اس سے دعا نہ کرتے ہوتے۔''

مفسرین فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اگر مصیبتوں میں تم دعا نہ کرتے ہوتے تو اس کے نزدیک تمہاری کچھ قدر نہ تھی اور بعض نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مجھے تمہاری پیدا کرنے کی کچھ حاجت نہ تھی مگر یہی کہ تم مجھ سے دعا مانگتے ہو اور میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔

دعاؤں کے فضائل کے بارے میں حضور ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ

تمام ارشادات کا احاطہ کرنا تو مجھ جیسے ناکارہ کے لیے ممکن نہیں چند ارشاداتِ عالیہ نمونہ کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

دعا کی طاقت:

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! دعا کی کثرت کرو، بے شک دعا قضائے مبرم یعنی تقدیر کوٹال دیتی ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ تقدیر کوصرف دعا ہی ٹالنے کی طاقت رکھتی ہے۔ (ابن ماجہ، مستدرک الحاکم)

دعا مانگنے والا ناکام نہیں ہوتا:

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے سے شرم کرتا ہوں کہ وہ میری طرف ہاتھ اٹھائے اور میں یعنی اللہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹا دوں، ملائکہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے معبود وہ (ہاتھ اٹھانے والا) اس دعا کی قبولیت کا اہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیکن میں اہل التقویٰ اور اہل المغفرۃ ہوں (یعنی میں تو دینے کا اہل ہوں) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا۔ (کنز العمال)

دعا کے صلہ میں تین چیزیں:

حدیث میں ہے کہ بندے کو دعا کے صلہ میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے (دعا کرنے کی وجہ سے) اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، یا کوئی خیر اس کے لیے کسی (ضروری وقت کے واسطے) رکھ دی جاتی ہے یا اس کو (اس دعا کی قبولیت کی شکل میں) اس کا اجر جلد ہی دے دیا جاتا ہے۔ (الدیلمی، کنز العمال)

دعاؤں سے مصیبت ٹل جاتی ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ سے کسی شے کا سوال کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو وہ شے عطا فرما دیتے ہیں یا اس کے مثل برائی اور مصیبت دفع کر دیتے ہیں جب تک وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ (مسند احمد)

Marfat.com

دعا کرنے والے کے لیے قبولیت کے دروازے بند نہیں ہوتے:

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتے کہ کسی بندے کے لیے دعا کا دروازہ کھولیں اور پھر قبولیت کا دروازہ بند کرلیں، اللہ پاک اس سے بہت سخی ہیں۔ (فردوس دیلمی)

ہر چھوٹی بڑی چیز کی دعا کرے:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے رب سے اپنی حاجت کا سوال کرے حتیٰ کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے یا نمک ختم ہوجائے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آسانی نہ فرمائے گا تو ان کا حصول بھی دشوار ہوگا۔

(ابن حبان، ترمذی، مسند ابی یعلیٰ)

دعا نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا غصہ و ناراضگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر غصہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے دوسری روایت میں ہے کہ جو مجھ سے دعا نہیں کرتا میں اس پر ناراض ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ رحیم، زندہ اور کریم ہے وہ حیا کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو (قادرِ مطلق ہونے کے باوجود) خالی لوٹا دے اور ان میں کچھ خیر نہ ڈالے۔ (مستدرک، فردوس، کنز العمال)

دعا آدھی عبادت کے برابر ہے:

ایک حدیث میں ہے کہ تمام نیکیاں آدھی عبادت ہیں اور دوسری آدھی عبادت وہ دعا ہے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نیکی کا سارا عمل نصف عبادت اور دعا نصف عبادت ہے، جب اللہ رب العزت کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا دل دعا میں مشغول فرما دیتے ہیں۔ (کنزل العمال)

Marfat.com

دعا افضل عبادت ہے:

بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عبادات میں افضل عبادت دعا ہے، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ عبادات میں سب سے اشرف عبادت دعا ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ دعا ہی عبادت ہے، دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (ترغیب وترہیب)

فائدہ: عبادت سے مقصود اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا انتہائی درجہ کا تذلل اور خشوع وخضوع ہے جو دعا میں بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے۔

بلاؤں کا دفاع دعا سے کریں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال کی حفاظت زکوٰۃ سے کرو، بیماریوں کا علاج صدقہ سے کرو، مصائب وحوادث کا دفاع دعاؤں سے اور تضرع سے کرو۔ (فضائل صدقات)

غائبانہ دعا کی قیمت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو (اُس کی دعا پر) ملائکہ آمین کہتے ہیں اور دعا دیتے ہیں کہ اے دعا مانگنے والے تیرے لیے بھی اسی طرح ہو (یعنی تجھے بھی وہی چیز ملے جو تو اپنے مسلمان بھائی کے لیے مانگ رہا ہے) (کنز العمال)

فائدہ: اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ دوسروں کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرنے والے کے لیے موجود ملائکہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں لگ جاتے ہیں اور یقیناً فرشتوں کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہی ہے اب اگر کوئی چاہے کہ فرشتے اُس کے لیے کثرت سے دعا کریں تو یہ اپنی دعاؤں میں پوری اُمت کے لیے سارے مسلمان مرد عورتوں کے لیے

Marfat.com

اخلاص سے دعائیں کیا کرے لیکن یاد رہے کہ حدیث میں پہلے اپنے لیے دعا مانگنا آیا ہے پھر دوسروں کے لیے دعا کرے جیسے کہ یوں کہے اے اللہ مجھے ہدایت ایمان ویقین اپنی سچی محبت واطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی پاکیزہ زندگی کے مطابق چلنے والا بنا دے اور تمام انسانوں کو بھی یہ دولت نصیب فرما۔

دوسروں سے اپنے لیے دعا کروانا:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے کثرت کے ساتھ اپنے لیے بھلائی کی دعا کراؤ، کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ کس شخص کی زبان پر اس کے لیے دعا قبول ہو جائے گی اور اس پر رحم کر دیا جائے گا۔ (الخطیب، کنز العمال)

عافیت کی دعا بہت اہم ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے، افضل دعا (بندے) کی یہ ہے کہ تو اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو (ودرگزر) اور عافیت کا سوال کرے کیونکہ جب یہ دونوں چیزیں دنیا میں تجھے مل گئیں تو یقینا تو کامیاب ہو گیا۔

فائدہ: عافیت بہت ہی جامع لفظ ہے جس کا مطلب ہے تمام شرور، فتنوں اور مصیبتوں سے حفاظت اور تمام کی تمام دنیا وآخرت کی بھلائیوں کا حصول میسر ہو جائے بعض علماء فرماتے ہیں کہ ظاہری اور باطنی سلامتی نصیب ہو جائے۔ عافانا اللہ فی الدارین

حرام کھانے والے کی دعا مقبول نہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے انسانوں اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ شے کو ہی قبول فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو فرمایا ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا

Marfat.com

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (سورۃ المؤمنون:۵۱)

ترجمہ: ''اے رسولو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ اور اچھے عمل بجالاؤ بے شک جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔''

اور دوسری جگہ یہ ارشادِ مبارک ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾

(سورۃ البقرۃ:۱۷۲)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔''

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا: کہ ایک شخص ہے جو لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، پراگندہ بال ہے (یعنی پریشان حال ہے) اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کے یارب! یارب! پکارتا ہے، لیکن اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور حرام سے ہی پرورش ہوئی پھر کہاں اس کی دعا قبول ہوگی۔ (مسند احمد، مسلم)

ایک زمانہ میں دعا کے علاوہ کسی میں نجات نہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں دعا کے علاوہ کسی سے نجات نہ ہوگی جیسے کہ ڈوبنے کے وقت، اسی طرح ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی خدا کی غیبی نصرت و مدد کے علاوہ بچ نہیں سکتا اور یہ کہ ایسی دعا سے جیسے ڈوبنے والا دعا کرتا ہے۔ (بیہقی فی الشعب الایمان)

کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا مقبول:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ محترم ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی:

Marfat.com

① کثرت سے ذکر کرنے والے کی دعا

② مظلوم کی دعا

③ امام عادل کی دعا (جامع الصغیر)

دعا مانگنے کا سنت طریقہ:

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی، نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔''

اس صحابی رضی اللہ عنہ کی دعا سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نماز پڑھنے والا تم نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔ جس کے وہ لائق ہے اور پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر دعا میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے نماز پڑھنے والے دعا مانگو، تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی: ۲/۱۸۶، حدیث نمبر: ۳۴۷۶)

فائدہ: ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت سنت طریقے کا خوب خیال رکھنا چاہیے کیونکہ سنت طریقے پر کی گئی عبادات اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہیں۔ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کا طریقہ اسی طرح نقل کیا ہے کہ دعا میں ہاتھوں کو سینے کے مقابل تک پھیلائے، ہاتھوں کا رُخ آسمان کی جانب رکھے جو کہ دعا کا قبلہ یہی ہے۔ الدعاء المسنون میں ہے کہ علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے حصن حصین اور اس کی شرح سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ

Marfat.com

کندھے کے قریب تک ہاتھ اٹھائے اور رُخ آسمان کی جانب رکھے چونکہ قبلۂ دعا یہی ہے اور ہاتھ کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب رکھنا بہتر ہے۔ (الدعاء المسنون: ص ۱۰۸)

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ضابطہ:

اس بات کا دھیان رہے کہ ہر دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مسنون اور مشروع نہیں ہے بلکہ اس کے لیے ایک معیار اور ضابطہ ہے۔

احسن الفتاویٰ میں ہے کہ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ مطلق دعا کے لیے تو رفع یدین (یعنی دعا کرتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا) مستحب ہے مگر جہاں شریعت نے خاص مواقع میں خاص الفاظ کے ساتھ دعا کی تعلیم دی ہے مثلاً جیسے مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا، نکلتے وقت دعا، سوتے وقت دعا، سونے سے اٹھ کر دعا، بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت دعا اور نکلتے وقت کی دعا، سوار ہوتے وقت کی دعا وغیرہ ان تمام مواضع میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا شرعاً ثابت نہیں۔ کھانے کے بعد اور اذان کے بعد دعا بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ۱/ ۳۶۶)

وہ مبارک کلمات جن کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہیں نہیں معلوم اللہ پاک نے مجھے اسم اعظم سکھا دیا ہے جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو قبول کی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کہا کہ ہمیں سکھا دیجیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو اس کے ذریعے (یعنی اسم اعظم) کوئی دنیاوی دعا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کھڑی ہوئی وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا وہ "اسم" انہیں "اسماء" میں ہے جن سے تم نے دعا کی ہے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ۔ (بحوالہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کو (اسم) ''اللہ'' کے نام کے ساتھ پکارتی ہوں اور ''رحمن'' کے ساتھ پکارتی ہوں اور ''رحیم'' کے ساتھ پکارتی ہوں اور آپ کے ان تمام اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ سوال کرتی ہوں جن کو میں جانتی ہوں اور جن (ناموں) کو نہیں جانتی کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔''

② ایک دوسری روایت میں اسماءِ حسنیٰ کے ذریعے سے اس طرح دعا آئی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمِیْعِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْكَبِیْرِ الْاَكْبَرِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ اَجَبْتَهٗ وَمَنْ سَأَلَكَ بِهٖ أَعْطَیْتَهٗ۔ (شرح اسماء حسنی قرطبی)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اُن تمام اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دعا کرتی ہوں جن کو میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی، اور آپ سے آپ کے اُس عظیم کبیر اور اکبر نام کے ساتھ دعا کرتی ہوں جس کے واسطے سے جب دعا کی جائے تو (اے اللہ) آپ اس کو قبول فرماتے ہیں اور جب اس (اسم) کے ساتھ آپ سے سوال کیا جائے تو آپ عطا فرماتے ہیں۔''

③ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اسم اعظم کی بشارت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے (اس طرح دعا) کرتے ہوئے سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اللہ سے اس کے نام کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اس بنیاد پر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو ایک ہے۔ بے نیاز ہے جس نے نہ جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے۔" (مسند احمد، ترمذی والنسائی)

سنن ابوداؤد کے الفاظ میں اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ سے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سند کے اعتبار سے حضور ﷺ سے منقول یہ صحیح ترین اسم اعظم ہے۔

④ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسم اعظم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص سے یہ دعا کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ سے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس سے دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے اور جب مانگا جائے تو عطا کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ حمد تیرے لیے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے حنان، اے منان اے آسمانوں اور زمین کے خالق، ذوالجلال والاکرام، اے حی وقیوم۔" (بحوالہ اسم اعظم: ص ۵۴)

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام چند کلمات لے کر تشریف لائے اور کہا کہ جب دنیاوی اُمور میں کوئی مشکل پیش آئے تو پہلے ان کلمات کو پڑھ لیں پھر اپنی

Marfat.com

ضرورت کا سوال کریں۔

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ، یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ، یَا کَاشِفَ السُّوْءِ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ بِكَ اُنْزِلُ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا۔

ترجمہ: ”اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے، اے صاحبِ جلال واکرام، اے پکارنے والے کی پکار سننے والے، اے فریاد کرنے والے کے فریاد رسا، اے مصائب کے دور کرنے والے، اے رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے، اے پریشان حال کی دعا کو قبول کرنے والے، اے جہانوں کے معبود، میں اپنی ضرورت پیش کرتا ہوں، آپ خوب جانتے ہیں پس ان (ضرورتوں) کو پورا کر دیجیے۔“ (الدعاء المسنون: ص ۱۱۹)

⑥ حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات خمسہ یعنی (پانچ) کے ساتھ دعا کرے گا اللہ پاک ضرور اُسے نوازے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہی بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت اس (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں ہے۔“ (مجمع الزوائد، طبرانی)

Marfat.com

⑦ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے یہ کلمات سنے تو ارشاد فرمایا تمہاری دعا سنی گئی ہے مانگ لو (بحوالہ جامع ترمذی)

یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ایک فرشتہ ''یا ارحم الراحمین'' کہنے والے آدمی کے سپرد کیا گیا ہے جب کوئی آدمی اس کلمہ کو تین مرتبہ کہتا ہے تو پھر فرشتہ کہتا ہے: (اے انسان) ''ارحم الراحمین'' (یعنی اللہ تعالیٰ) تیری طرف متوجہ ہے جو چاہے مانگ۔

(بحوالہ مستدرک حاکم، جمع الجوامع، کنز العمال)

اسماء الحسنیٰ:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد رکھے جنت میں داخل ہوگا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے ان (ناموں) کے ساتھ دعا کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ (بخاری و مسلم، ابن مردویہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام مبارک ہیں یعنی سو سے ایک کم، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے اور جو بندہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ (الحلیۃ نعیم، کنز العمال)

Marfat.com

اسماء الحسنیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ					
اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ
اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ
اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ
اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِیْفُ
اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِیُّ
اَلْكَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ	اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ	اَلْكَرِیْمُ
اَلرَّقِیْبُ	اَلْمُجِیْبُ	اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ
اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَكِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ
اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِیْ	اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیْ
اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ
اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ
اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالُ	اَلْبَرُّ
اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیْ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ
اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ
	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ			

Marfat.com

دعا کے چند اہم آداب

دعا ایک بہت اہم اور افضل عبادت ہے بہت سے فقہاء اور علماء نے دعا کے آداب اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں جیسے کہ امام المحدثین بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام نووی رحمۃ اللہ، امام جزری رحمۃ اللہ محدث صدیق حسن بھوپالی رحمۃ اللہ نے اپنی اپنی تصانیف میں دعا کے آداب تحریر فرمائے پس انہیں میں سے چند آداب دعا ذکر کیے جاتے ہیں کثرت سے دعا مانگنے والا خوش نصیب اگر ان آداب دعا کا خیال رکھے تو ان شاء اللہ دعا کی قبولیت کا باعث بنے گا۔ جو دل کی راحت کا سبب ہے۔

① دوزانو بیٹھ کر دعا کرنا اگر کوئی عذر نہ ہو۔ کیونکہ دوزانو بیٹھ کر آہ وزاری سے دعا کرنا افضل ہے۔

② دعا کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کے بعد درود شریف سے ہو۔

③ یقین وایمان وخلوصِ نیت کے ساتھ دعا ہو۔

④ دعا مانگنے والا حرام کاموں سے مثلاً کھانے پینے کمائی، لباس وغیرہ میں حرام اُمور سے پرہیز کرے۔

⑤ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ ذاتی وصفاتی کے ذریعے سے دعا کرنا۔

⑥ نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانا۔

⑦ قبلہ رُخ ہو کر دعا کرنا افضل ہے۔

⑧ ایک دعا کو کم از کم تین مرتبہ تک مانگے۔

⑨ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

⑩ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے معافی مانگنا۔

Marfat.com

(۱۱) سنت دعاؤں کا اپنی دعامیں مانگنا۔

(۱۲) دعامیں پہلے اپنے لیے مانگے پھر دوسروں کے لیے مانگے۔

(۱۳) دعامیں جلد بازی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے لگے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۱۴) ہاتھوں کو دعامیں کندھے تک اٹھا کر مانگے۔

(۱۵) دعا سے قبل کوئی نیک عمل کرے مثلاً نماز، صدقہ، ذکر، تلاوتِ قرآن وغیرہ۔

(۱۶) دعامیں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ کرے۔

(۱۷) خشوع وخضوع سے محتاج بن کر دعا مانگے۔

(۱۸) حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام کے توسل سے بھی مانگے۔

(۱۹) نیک وصالحین کا توسل بھی اختیار کرے۔

(۲۰) حضورِ دل یعنی دل کی توجہ ودھیان سے دعا مانگے۔

(۲۱) محال اور ناممکن اُمور کی دعا نہ کرے۔

(۲۲) اپنی تمام ضرورتوں کی دعا کرے معمولی چیزوں کو بھی اللہ سے مانگے۔

(۲۳) دعا کرنے والا اور سننے والا دونوں آمین کہیں۔

(۲۴) خصوصاً فرض نماز کے بعد اور تہجد پڑھنے کے بعد ضرور دعا مانگے۔

(۲۵) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھوں کو پھیر لے۔

(۲۶) اپنی دعاؤں میں سنت دعاؤں کا خوب خیال رکھے۔

(۲۷) دعا کے شروع میں یعنی حمد وثنا کے بعد درود شریف پڑھے اسی طرح درود شریف دعا کے درمیان اور آخر میں بھی پڑھا کرے کیونکہ ایسی دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

Marfat.com

دعا کی قبولیت کی علامتیں و آثار

حضرات علمائے کرام نے قبولیت دعا کی چند علامتیں و آثار ذکر کیے ہیں یہ علامتیں و آثار مقرب بندوں کے تجربے سے متعلق ہیں:

① دعا کرتے وقت بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جانا۔

② دعا کرتے وقت دل میں خشیت و خوف کا پیدا ہو جانا۔

③ بسا اوقات دعا کرتے وقت کپکپی سی آجانا اور دعا کے بعد سکون و اطمینان قلب کا ہونا۔

④ کبھی دعا کے وقت دل میں باطنی کشادگی محسوس ہونا۔

⑤ دعا میں خوب دل کا لگ جانا اور دعا میں مانگتے وقت حلاوت اور روحانی لذت محسوس ہونا۔

⑥ دعا کے وقت عاجزی، تضرع، گڑگڑاہٹ اور انابت الی اللہ اور سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کا ہو جانا کہ دل بھی دعا میں لگا ہوا ہے۔

⑦ بعض اہل اللہ فرماتے ہیں کہ دعا کی توفیق مل جانا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ کی اہمیت اور فضیلت

تفسیر ابن کثیر میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کام کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت رہتا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی ذات عالی بہت ہی بلند و بالا اور بابرکت ہے اس کا پاک نام بھی رحمتوں اور برکتوں سے بھرا ہوا ہے جس پاکیزہ چیز پر اس کا نام لیا جائے گا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی برکت سے رحمت و برکت والی ہو جائے گی ہر کام اور ہر بات کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا مستحب ہے اہل جاہلیت کی عادت یہ تھی کہ وہ اپنے کاموں کو نعوذ باللہ بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے اس رسم جاہلیت کو مٹانے کے لیے قرآن کی سب سے پہلی آیت جو جبرئیل علیہ السلام لے کر تشریف لائے اس میں قرآن کو اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے شروع کرنے کا حکم دیا گیا:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾

بعض روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ ابتداء میں ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنے کے لیے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فرماتے اور لکھتے تھے، جب آیتِ شریفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آسمانوں سے نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے اس کو اختیار فرمالیا اور پھر ہمیشہ کے لیے یہ سنت جاری ہوگئی، قرآن کریم میں جا بجا اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کے پاک مبارک نام سے شروع کیا جائے اور حدیث میں بھی ارشاد ہے کہ گھر کا دروازہ بند کرو تو بسم اللہ کہو، چراغ گل کرو تو بسم اللہ کہو، برتن کو ڈھکو تو بسم اللہ کہو، کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو، پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھو، وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھو، سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو،

Marfat.com

گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو، مسجد میں داخل ہوتو بسم اللہ پڑھو، غرض کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی ہدایات احادیثِ مبارکہ میں بار بار آئی ہیں اس وجہ سے ہم مسلمانوں کو بھی ہر کام میں بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف بسم اللہ کے ذریعے سے متوجہ ہونا چاہیے تاکہ وہ کام ہمارے لیے رحمت وبرکت والا بن جائے اگر تھوڑے دن اپنے کاموں کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی مشق کر لی جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں عادت پڑ جائے گی اور پھر ہر کام ہی عبادت بن جائے گا اصل میں شریعتِ مطہرہ نے ہر کام کو اللہ کے پاک نام سے شروع کرنے کی ہدایت دے کر انسان کی پوری زندگی کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف اس طرح پھیر دیا ہے کہ وہ قدم قدم پر اس بات کا دل سے اقرار کرتا ہے کہ میرا وجود اور میرا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادے کے بغیر نہیں ہوسکتا یہ محتاج انسان اپنے کاموں میں جتنا اللہ پاک کی طرف متوجہ ہوگا دھیان کرے گا تو وہ قدرت والا قوی اللہ اس محتاج انسان کی اتنی ہی مدد ونصرت کرے گا غور کیجیے کہ اسلام کی صرف اسی ایک مختصر سی تعلیم نے انسان کو فرش سے عرش تک پہنچادیا، اسی لیے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ بسم اللہ ایک نسخہ اکسیر ہے جس سے تانبے کا نہیں بلکہ خاک کا سونا بنتا ہے۔ بس اہتمام سے عمل کیجیے اور برکتوں والی زندگی گزاریے۔

بسم اللہ کی فضیلت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم کے اُنیس داروغوں سے جو بچنا چاہے وہ بسم اللہ پڑھے، اس کے بھی اُنیس حروف ہیں ہر حرف ہر فرشتے سے بچاؤ بن جائے گا تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کی نسبت سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

بڑے نام میں (یعنی اسم اعظم) اور اس میں اس قدر نزدیکی ہے جیسے آنکھ کی سیاہی اور سفیدی میں ہے مسند احمد میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ سواری پر تھے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ پیچھے آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے ان کا بیان ہے کہ حضور ﷺ کی اونٹنی ذرا پھسلی تو میں نے کہا شیطان کا ستیاناس ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو اس سے شیطان پھولتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ گویا اس نے اپنی قوت سے گرایا۔ ہاں بسم اللہ کہنے سے وہ مکھی کی طرح ذلیل و پست ہو جاتا ہے۔ صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پہلے پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

یعنی اے خدا! ہمیں اور جو ہمیں تو (اولاد) دے اسے شیطان سے بچا۔ روایت میں ہے کہ اگر اس جماع سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں بسم اللہ کی فضیلت میں بہت سی احادیث ذکر کی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ جب تو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لے اور پھر اُسی سے خدا کوئی اولاد بخشے تو اُس کے اور اس کی اولاد کے سانس کی گنتی کے برابر تیرے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت اتری یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو بادل مشرق کی طرف چھٹ گئے، ہوائیں ساکن ہو گئیں، سمندر ٹھہر گیا، جانوروں نے کان لگا لیے، شیاطین پر آسمان سے شعلے گرے اور پروردگارِ عالم نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس چیز پر میرا نام لیا جائے گا اس میں ضرور برکت ہو گی۔

Marfat.com

بسم اللہ کی خاصیات اور برکات

بسم اللہ کی خاصیات اور برکات تو بہت ہی زیادہ ہیں یہاں پر چند خواص بقدرِ ضرورت لکھی جاتی ہیں یہ تمام خواص مجربہ ہیں جو علماء و مشائخ سے منقول ہیں۔

قوی حافظہ اور ذہن کے کھولنے کے لیے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سات سو چھیاسی ۷۸۶ مرتبہ طلوعِ آفتاب سے پہلے اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پوری کر لے پھر پانی پر دم کر لے اور طلوعِ آفتاب کے وقت پانی سنت کے مطابق پیے ایک ہفتہ تک یہ عمل کرے ان شاء اللہ بسم اللہ میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کی برکت سے ذہن کھل جائے گا اور حافظہ بھی قوی ہوگا۔ (بسم اللہ کے بعض خواصِ مجربہ)

چوری اور شیطانی اثرات سے حفاظت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم رات کو سونے سے پہلے اپنے بستر پر اکیس مرتبہ پڑھے تو چوری اور شیطانی اثرات سے اور اچانک موت سے بھی محفوظ رہے گا۔ (ایضاً)

ظلم و ستم کرنے والے سے بچاؤ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم جب کسی ظالم کے سامنے جانے سے پہلے پچاس مرتبہ پڑھے اور دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس ظلم کرنے والے کے ناجائز ظلم و ستم سے بچا لے گا۔ (ایضاً)

اسلامی سال کے شروع محرم کی پہلی تاریخ کا مجرب عمل:

جو شخص محرم کی پہلی تاریخ کو مغرب سے پہلے پہلے ایک سو تیرہ مرتبہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو ان شاء اللہ ہر طرح کی آفات و مصائب سے محفوظ رہے گا یہ عمل مجرب ہے۔ (بحوالہ بسم اللہ کے بعض خواصِ مجربہ)

Marfat.com

پہلی محرم کا مجرب عمل:

جو شخص پہلی محرم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (مغرب کی اذان سے پہلے پہلے) ایک سو تین مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ان شاء اللہ تمام عمر اُسے یا اُس کے گھر میں کوئی برائی نہ پہنچے گی۔ (بحوالہ لطائف العوارف: ص ۷۵)

مریض کو شفا ہو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جو شخص باوضو آداب واحترام قبلہ رُخ پاک صاف جگہ پر شیشے کے کسی برتن میں لکھ کر آبِ زَم زَم یا میٹھے کنویں کے پانی سے دھو کر جس مریض کو پلائے تو اُسے شفا ہوگی۔ (بحوالہ لطائف العوارف: ص ۷۵)

شیطان اور جنات گھر میں داخل نہیں ہوں گے:

جو کوئی ایک پاک صاف کاغذ پر پینتیس مرتبہ لکھ کر گھر میں کسی بھی جگہ لٹکائے تو اس کی برکت سے شیطان اور جن داخل نہیں ہوں گے اور گھر میں برکت ہوگی۔ (ایضاً)

بچہ کی پیدائش میں سہولت:

اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکھ کو دردِ زہ میں مبتلا عورت کو پلائیں تو بِفضلِ اللہ بچہ کی ولادت سہولت کے ساتھ ہو جائے۔

آپس کی محبت کے لیے:

محبت کو پیدا کرنے اور نفرت کو دور کرنے کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم سات سو چھیاسی مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے تو اُسے محبت ہو جائے گی۔

حاجت اور ضرورت پورا کرنے کے لیے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف کے عدد سات سو چھیاسی ہیں جو شخص بسم اللہ کو اتنی تعداد میں سات دن تک روزانہ پڑھے اور اپنے مقصد و حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے دعا کرے ان شاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔ (ایضاً)

دردِ سر کے لیے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم اکیس مرتبہ لکھ کر باندھ لے مرد ہو تو ٹوپی کے اندر جوڑ کر پہن لے اور اگر عورت ہو تو دوپٹہ میں سی کر پہن کر رکھے تو ان شاء اللہ العزیز دردِ سر جاتا رہے گا۔

اولاد کی حفاظت کے لیے:

جس عورت کی اولاد جیتی نہ ہو فوت ہو جاتی ہو وہ بسم اللہ کو اکسٹھ (۶۱) مرتبہ خلوصِ دل سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم سے اولاد زندہ رہے گی۔

مال و جان میں خیر و برکت حاصل ہو:

جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہت صاف ستھرا خوش خط لکھ لے پھر صبح و شام چالیس مرتبہ اس کے میم کو دیکھ کر آیت ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ﴾ (سورۃ آلِ عمران: ۲۶) پوری آیت پڑھ لے تو اسے خیر و برکت نصیب ہوگی اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے اس میں اضافہ ہوگا۔ (ایضاً)

ظلم و شر سے بچا رہے:

جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پچاس مرتبہ لکھ کر اس پر ڈیڑھ سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اپنے پاس رکھے اور کسی ظالم کے پاس جائے تو وہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور اُسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ (ایضاً)

لوگوں کے نقصان سے محفوظ رہے:

شیخ ابوبکر سراج رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو چھ سو پچیس بار لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں ہیبت پیدا ہوگی اور کوئی اس کو ضرر یعنی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (اعمالِ قرآنی ص ۴۷)

Marfat.com

برائے حاجت روائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ جب ایک ہزار بار پڑھ لے تو دو رکعت نفل پڑھے تو اپنی حاجت کے لیے دعا کرے پھر پڑھنا شروع کرے ایک ہزار کے بعد پھر اس طرح دو رکعت پڑھے اور دعا کرے غرض کہ اس طرح بارہ ہزار مرتبہ پوری کرے ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (ایضاً)

پس اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کو ہر بلا ہر بیماری اور شیطان سے حفاظت اور عذاب سے نجات کا ذریعہ بنایا ہے۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

Marfat.com

قرآن پاک سے چند مبارک واہم دعائیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کلام پاک کے ذریعے سے جو دعائیں سکھائی ہیں ان مبارک و پاکیزہ دعاؤں میں اللہ کی قسم! وہ طاقت وقوت اور تاثیر عظیم ہے جو کائنات کی کسی بھی شکل وصورت اور اسباب میں نہیں ہے۔ جس طرح ہمارا خدا حقیقی لازوال بے مثل ومثال طاقت وقدرت والا ہے اسی طرح ہمارا ایمان ویقین ہے کہ اُس خدا کا پاک کلام بھی اور اس میں نازل شدہ دعائیں بھی بے مثل ومثال اور مسائل کے حل کے لیے بڑی ہی طاقت وقوت اور تاثیر رکھتی ہیں یہ قرآنی دعائیں دنیا وآخرت کے تمام مقاصد کے حصول کے لیے بڑی جامع ومانع ہیں ایک طرف تو ان دعاؤں کے پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ سے خصوصی لگاؤ اور تعلق میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے اور دوسری طرف یہ انسان اپنی مصروفیات اور مشاغل کے دوران بھی کوئی کام چھوڑے بغیر زبان سے ذکر اللہ کی نعمت سے فیض یاب ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ دنیاوی کام کاج بھی عبادت بن جاتے ہیں لہٰذا ان تمام دعاؤں کو خوب اچھی طرح یاد کریں انہیں اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کر کے دوسروں کو بھی ترغیب دیں فضائل سنائیں اور خصوصاً بچوں کو تو شروع ہی سے یاد کروائیں اور سنیں پھر حسبِ موقع پڑھنے مانگنے کی عادت ڈالیں۔

اللہ کے لیے درخواست ہے کہ قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ کی دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں دوسروں کا دھیان اور توجہ بھی اس طرف موڑیں بچوں کو اس طرف خوب اچھی طرح متوجہ کریں کیونکہ اگر غور کریں تو بہت تیزی سے ہم مسلمانوں کی توجہ دوسری چیزوں کی طرف زیادہ ہوتی جارہی ہے اور کلام پاک وحدیثِ مبارکہ

Marfat.com

کی طرف کم ہوتی جارہی ہے جو ہم مسلمانوں کا دنیا و آخرت کا زبردست نقصان و خسارہ ہے حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو معاف فرمائیں اور قرآن کریم و احادیث شریفہ کی عظمت محبت صحیح سمجھ بوجھ اور اس پر اخلاص سے عمل اور دنیا میں اس کو پھیلانے کی بھرپور محنت و کوشش مال و جان اور اپنی صلاحیتیں لگانے کی توفیق نصیب فرمائیں محض اپنے فضل و احسان لطف و کرم سے ہمیں ہماری نسلوں کو دین متین کی خدمت کے لیے چن لیں قبول فرمالیں اور اپنی پاک بارگاہ میں اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں اس ناکارہ اور اس کے والدین اور ہمارے مشائخ اور اہل خانہ اور تمام قارئین کے لیے معاونین و محسنین کے لیے دارین کی حفاظت و نجات اور سلامتی کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

دین و دنیا کی کامل ترین دعاء:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲۰۱)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت کی بہترین بھلائیوں سے نوازیے اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچایئے۔''

فائدہ: آپ ﷺ اس دُعا کو بکثرت کیا کرتے تھے، بہت ہی جامع دعا ہے طواف میں رکن یمانی سے لے کر حجر اسود تک بھی یہ دعا کرتے تھے۔ بس ہمیشہ اس کا اہتمام اپنی دعاؤں میں کیجیے۔ دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں اور خیریں اس دعا میں شامل ہیں۔

قبولیتِ اعمال کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۲۷)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم سے (ہمارے اعمال) قبول فرمایئے آپ سننے والے جاننے والے ہیں۔''

Marfat.com

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا خانہ کعبہ کی تعمیر کی قبولیت کے لیے فرمائی کہ ان کا یہ عمل قبول ہو جائے۔ علماء حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں بھی جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ہو جائے تو یہ دعا آخر میں پڑھنی چاہیے جیسے صدقہ دینے کے بعد، ذکر اللہ سے اختتام پر، تلاوتِ کلام پاک کے آخر میں، مسجد و مدرسہ بنانے کے بعد، وعظ و نصیحت کے بعد، غرض کہ اپنے نیک عمل کے آخر میں یہ دعا پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ قبولیتِ عمل سے نوازا جائے گا۔

نیک اولاد کے لیے دعا سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ﴾

(سورۃ آلِ عمران:۳۸)

ترجمہ: ''اے میرے رب مجھے اپنی بارگاہ سے صالح اولاد عطا فرما آپ دعا کے سننے والے ہیں۔''

دوسری دعا:

﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء:۸۹)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑیے اور آپ بہترین وارث ہیں۔''

فائدہ: یہ دونوں دعائیں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پورے یقین کے ساتھ مانگی جبکہ وہ بوڑھے ہو گئے تھے جس میں عادۃً اولاد نہیں ہوا کرتی لیکن زکریا علیہ السلام کو خرقِ عادت کے طور پر قدرت خداوندی کا پورا یقین تھا کہ وہ ذات اس بڑھاپے کے موقع میں بھی اولاد دے سکتی ہے چونکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عادتِ شریفہ کا مشاہدہ نہیں کیا تھا کہ وہ بے موقع وہ بے موسم چیزیں عطا کرتا ہے اس لیے آپ کو اولاد کے لیے دعا کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن جس وقت آپ نے مریم

Marfat.com

علیہا السلام کے ساتھ قدرتِ خداوندی کو دیکھا کہ بے موقع بے موسم میوے پھل عطا فرما رہے ہیں تو آپ نے بھی اس قادرِ مطلق سے بے موقع حالت بڑھاپے میں نیک اولاد کی درخواست پورے یقین و اُمید کے ساتھ کردی جس کے نتیجے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا کیے گئے، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے رب سے ناامید نہ ہوں اور دعاؤں میں یقین کے ساتھ لگے رہیں۔

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (سورۃ الصافات:۱۰۰)

ترجمہ: ''اے رب! ہمیں نیک اولاد عطا فرما۔''

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نیک اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام عطا ہوئے۔

مغفرت والدین کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝﴾

(سورۃ ابراہیم:۴۱)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! میری اور میرے والدین کی اور تمام اہل ایمان کی جس دن حساب کے لیے پیشی ہوگی مغفرت فرمادیجیے۔''

ایک دعا یہ بھی ہے:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:۲۴)

ترجمہ: ''اے رب! میرے والدین پر رحم فرمایے جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔''

فائدہ: اپنے محترم والدین کے لیے دعائیں کرنا بڑی ہی سعادت مندی کا ذریعہ ہے والدین چاہے زندہ ہوں یا انتقال کرچکے ہوں اُن کے لیے قرآن پاک نے دعا

Marfat.com

کرنے کا اولاد کو یہ طریقہ بتایا ہے جو اولاد اپنے والدین کے لیے خصوصیت کے ساتھ مغفرت رحمت کی دعائیں کرتی ہیں ایسی اولاد کی بھی مغفرت و بخشش ہو جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جس کا مفہوم ہے کہ جو اولاد اپنے والدین کے لیے اپنی دعاؤں میں دعائیں کرتے ہیں اس اولاد کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ بڑے ہی اہتمام سے اپنے والدین کے لیے دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے اپنے معمولات میں والدین کے لیے دنیا و آخرت میں عافیت و مغفرت کی دعاؤں کا معمول بنالیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں بڑے بڑے انعامات ملیں گے۔

اپنے گناہوں سے مغفرت کی دعا:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۲۳)

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر (نافرمانی کر کے) ظلم کیا، اگر آپ ہمیں معاف نہ کریں اور رحم نہ فرمائیں تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔“

فائدہ: اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنے کے لیے یہ بہت ہی اہم اور جامع اور قبولیت والی دعا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے لیے سکھائی تھی جب آدم علیہ السلام نے دل و جان سے اس دعا کے ذریعے معافی چاہی تو پھر ان کی توبہ بارگاہِ الٰہی میں قبول و منظور ہوئی، اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس کی معافی اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے ذریعے سے کی جائے ہر ایک سے دن رات میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو ہی جاتی ہے اسی لیے ہر نماز کے بعد یہ دعا اپنے گناہوں کی معافی کی نیت سے تین تین مرتبہ پڑھتے رہنا چاہیے۔

Marfat.com

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (سورۃ المومنون:۱۱۸)

ترجمہ: ''اے میرے رب! مغفرت فرمائیے اور رحم فرمائیے، آپ سب سے بہتر رحم کرنے والے ہیں۔''

﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴾ (سورۃ آلِ عمران:۱۹۳)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے اور ہماری برائیوں کا کفارہ کر دیجیے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجیے۔''

﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲۸۶)

ترجمہ: ''اور ہمیں معاف فرمایے اور ہماری بخش کر دیجیے اور ہم پر رحم فرمایے، آپ ہمارے کارساز ہیں، لہٰذا کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایے۔''

فائدہ: یہ دعائیں اکثر چلتے پھرتے اور مختلف مجلسوں میں پڑھتے رہنا چاہیے۔

نیک بیوی اور اولادِ صالح کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا﴾ (سورۃ الفرقان:۷۴)

ترجمہ: ''(یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ایسے ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں) کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بیوی بچے ایسے عنایت فرما جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔''

فائدہ: نیک صالح دین دار بیوی بچے آدمی کے لیے دین و دنیا دونوں میں ہی فائدہ مند نفع بخش ہیں حدیث شریف میں بھی دین دار عورت سے نکاح کرنے کی

Marfat.com

ترغیب دی گئی ہے یقیناً اگر عورتیں دین دار مخلص بن جائیں تو پھر ہر ایک کا نکاح بہت جلد اور آسانی سے ہو جائے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہاں آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے بیوی بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں مشغول دیکھے شادی شدہ اور غیر شادی شدہ سب ہی کو یہ دعا مانگنی چاہیے۔

زندگی اور موت کی سلامتی کی دعا:

﴿فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ۝﴾ (سورۃ یوسف:۱۰۱)

ترجمہ: ”اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے آپ ہی دنیا اور آخرت میں ہمارے آقا ہیں ہمیں اسلام کی حالت میں وفات دیجیے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل کیجیے۔“

دینی اور دنیاوی کام کی درستگی کی دعا:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝﴾

(سورۃ الکہف:۱۰)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب اپنی جانب سے ہمیں رحمت سے نوازیے اور ہمارے کاموں میں اچھائی پیدا کر دیجیے۔“

فائدہ: اپنے دینی اور دنیاوی کاموں کے شروع میں بھی اور درمیان میں بھی یہ دعا اہتمام سے پڑھتے رہیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دعا کی برکت سے ان شاء اللہ شامل حال رہے گی اور سب کام درست ہوں گے۔

جب آدمی مشکل میں گھرا ہوا ہو تو یہ دعا کرے:

﴿رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ﴾ (سورۃ القصص:۲۴)

ترجمہ: ”اے رب جو بھلائی بھی آپ مجھے دیں گے میں اس کا ضرورت مند ہوں۔“

Marfat.com

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے روانہ ہوکر شہر مدین پہنچے تو چوں کہ اس مدین شہر میں بالکل اجنبی تھے کسی سے جان پہچان نہیں تھی اس حالت میں موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی شروع کردی اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ان کی ملاقات کرائی جس کے نتیجے میں گھر، شادی اور کام کاج کی ترتیب بن گئی اور ایک خوشگوار اور پرسکون زندگی نصیب ہوئی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی اصل اور حقیقی توجہ وامید تو حق تعالیٰ شانہ ہی کی طرف مرکوز رہتی ہے اور دعاؤں کے ذریعے سے اپنی حاجت وضرورت کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتے رہتے ہیں ہمیں بھی اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں انبیاء علیہم السلام کی طرح دعاؤں والے راستے پر چلنا ہے۔

بیماریوں کو دور کرنے کی دعا:

﴿رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء: ۸۳)

ترجمہ: ”(اے اللہ) بے شک مجھے تکلیف (یعنی بیماری اعذاری) پہنچی ہے آپ تمام رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔“

فائدہ: حضرت ایوب علیہ السلام جب ایک بیماری میں آزمائشی طور پر مبتلا ہو گئے تھے تو اپنے ربِ کریم کے سامنے بیماری سے صحت یابی کے لیے یہ دعا کرتے تھے۔ ہر قسم کے امراض میں اس دعا کو خصوصاً نمازوں کے بعد پڑھنا چاہیے۔

کسی نئی جگہ یا مکان میں جانا ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿رَبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَاناً نَّصِیْراً﴾ (سورۃ الاسراء: ۸۰)

ترجمہ: ”اے پروردگار! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کیجیے اور سچائی کے ساتھ نکالیے اور میرے لیے خاص اپنے پاس سے مدد کرنے والی طاقت عطا فرمائیے۔“

Marfat.com

فائدہ: محبوب رب العالمین ﷺ نے یہ دعا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرتے وقت پڑھی تھی اندازہ کیجیے اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں و برکتیں رکھی گئی ہیں ہمیں بھی آمد و رفت کے موقع پر ایک جگہ سے سے دوسری جگہ سفر کے موقع پر کسی نئے مکان یا دکان کارخانے وغیرہ میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے باہر جاتے آتے وقت بھی اس دعا کا پڑھنا باعث خیر و برکت مدد و نصرت کا سبب ہوگا اس کا معمول رکھے۔

کسی جگہ سواری سے اترنے کے وقت اور قیام کرنے کی دعا:

﴿رَّبِّ أَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ﴾

(سورۃ المؤمنون:۲۹)

ترجمہ: ''اے رب ہمیں برکتوں کے ساتھ اتاریے اور آپ بہترین اتارنے والے ہیں۔''

فائدہ: حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان ختم ہونے کے بعد یہ دعا اس وقت پڑھی تھی جب ان کی کشتی پہاڑ سے جا کر لگ گئی تھی۔ اسی طرح ہماری سواری کسی جگہ ٹھہرنے لگے جہاں اُترنا ہو اب چاہے تھوڑی دیر کے لیے اترنا ہو یا زیادہ دیر کے لیے اس وقت یہ دعا کی جائے۔ تو انشاء اللہ آسانیاں ہر کام میں ہوتی رہیں گی۔

ظالم جابر کے شر سے حفاظت کے لیے دعا:

﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (سورۃ یونس:۸۵)

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کا نشانہ ستم نہ بنائیے۔''

دوسری دعا:

﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ (سورۃ العنکبوت:۳۰)

Marfat.com

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! فساد پھیلانے والوں کے مقابلے میں میری مدد فرمایئے۔''

فائدہ: جب کسی ظالم گروہ سے یا کسی ظالم وگمراہ شخص سے کسی بھی قسم کا جانی و مالی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو یا خطرہ کا ڈر ہو یا پھر خطرے ونقصان میں پڑ گیا ہو تو ان لوگوں کے شر سے حفاظت و امن کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے صبح وشام تعداد مقرر کر کے اہتمام سے پڑھے۔

اپنے اور اپنی اولاد کے لیے نماز کی پابندی کی دعا:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾

(سورۃ ابراھیم: ۴۰)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا دیجیے اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرمایئے۔''

فائدہ: آدمی کے لیے نیک بیوی بچے دنیا و آخرت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں اور آدمی کی خوش نصیبی میں سے ہے اپنے اہل خانہ کو دیندار اور اللہ والا بنانے کے لیے محنت و کوشش کرے۔

نیک اعمال کی اور شکر گزار بننے کی دعا:

﴿رَبِّ أَوْزِعْنِیْ أَنْ أَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاہُ وَأَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ﴾ (سورۃ النمل: ۱۹)

ترجمہ: ''اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے کہ آپ نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے اس پر شکر ادا کروں اور ایسا نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیے۔''

Marfat.com

فائدہ: یہ دعا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی جس وقت انہوں نے ایک چیونٹی کی آواز سنی جو اپنے اپنی قوم چیونٹیوں کی فکر کر رہی تھی کہ اپنے آپ کو لشکر سلیمان علیہ السلام کے پیروں کے نیچے آنے سے بچاؤ' اپنے اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ' حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس چیونٹی کی آواز سنا دی حضرت کو اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور فضیلتوں کا استحضار ہوا آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اپنی ان بے حساب نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کا الہام عطا کیجیے جو آپ نے مجھ پر انعام کی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں پر بندے کی شکر گزاری سے بہت ہی خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہی تو بندگی کا مقصد ہے۔

جنات، شیاطین اور ان کے وساوس سے حفاظت کی دعا:

﴿رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ○ وَأَعُوذُبِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ○﴾ (سورۃ المومنون: ۹۷، ۹۸)

فائدہ: قرآن پاک کی ان آیتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان اور اس کے وساوس سے پناہ مانگنے کی دعا تلقین کی گئی اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس دعائے حفاظت کے پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے تاکہ اپنے غصہ اور غیظ و غضب کی حالت میں جبکہ انسان کو اپنے نفس پر قابو نہیں رہتا اور اس میں ہمزات شیطان کا دخل ہوتا ہے اس سے محفوظ رہیں اس کے علاوہ شیاطین اور جنات کے دوسرے آثار اور حملوں سے بچنے کے لیے بھی اس دعا کا صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں ہر حال میں تمہارے پاس آتا ہے اور ہر کام میں گناہوں اور غلط کاموں کا وسوسہ دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ (قرطبی)

Marfat.com

روزمرّہ کی مسنون دعائیں اور اعمال السنّہ

حضورِ اقدس ﷺ کے ذریعے سے جو دعائیں اُمت تک پہنچی ہیں ان دعاؤں میں نور بھی ہے رحمت بھی ہے برکت بھی ہے اور حق تعالیٰ شانہ کے یہاں قبولیت بھی ہے۔ جب بندہ اپنے رب مالک وخالق سے دعائیں کرتا ہے تو ایک طرف دعائیں کرنے والے کی آخرت کی زندگی انعامات والی بنتی ہے اور دوسری طرف اس بندے کی دنیاوی ضروریات وحاجات کے مسائل بھی ختم ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے جذبے کے ساتھ دل سے گڑگڑا کر دعائیں کرتا رہے چاہے وہ چیز اس کو نہ ملے لیکن دعائیں مانگنے کی برکت سے دل ودماغ اور روح کو ضرور سکون وچین ملے گا کیونکہ کثرت سے دعائیں مانگنے والے پر اللہ تعالیٰ کی بھرپور رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں برکتوں سے ہی ہماری حفاظت اور تمام پریشانیوں کا حل ہے۔ ان دعاؤں میں زیادہ تر وہ دعائیں ہیں جو حضور ﷺ سے ثابت ہیں اور بعض ایسی دعائیں بھی درج کی جارہی ہیں جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ سے اور اولیاء اللہ سے منقول ہیں اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ تک پہنچائیں کیونکہ دعا والی سواری سیدھی اللہ کی بارگاہ میں پہنچتی ہے اور اس میں جو کچھ ہوگا وہ بھی اللہ کے ہاں پہنچ جائے گا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام روحانی دعاؤں سے دونوں جہاں میں کامل فائدہ پہنچائیں اور اپنے لامحدود خزانوں سے ہمیں تمام نعمتیں عطا فرمائیں، وہ نعمتیں جو اللہ اپنے محبوبین ومقربین بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

حضور ﷺ کا طریقہ تہجد ودعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم آج کی رات حضور ﷺ کی آل میں گزارو اور آپ ﷺ کی نماز (تہجد ودعا) کی کیفیت دیکھو۔ رات کو جب سب لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے میں (مسجد) میں بیٹھا رہا۔ جب حضور ﷺ جانے لگے تو مجھے دیکھ کر فرمایا: کون عبد اللہ؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کیوں رکے ہوئے ہو؟ میں نے کہا والد صاحب کا حکم ہے کہ رات آپ ﷺ کے گھر گزاروں، تو فرمایا بہت اچھا آؤ، گھر لے گئے پھر سونے کے وقت فرمایا کہ بسترہ بچھاؤ، ٹاٹ کا تکیہ آیا اور حضور ﷺ اس پر سر رکھ کر سو گئے جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی تو آپ ﷺ جاگے اور سیدھی طرح بیٹھ کر آسمان کی طرف دیکھ کر تین مرتبہ پڑھا:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

پھر آسمان ہی کی طرف نگاہ کر کے سورۃ آلِ عمران کی آیات آخر سورت تک پڑھیں بعض روایات میں آخری دس آیات پڑھیں:

﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ﴾... الخ

پھر کھڑے ہوئے مسواک کر کے وضو فرمایا اور گیارہ رکعت نماز ادا کی (وتر کے ساتھ) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی صبح کی اذان سن کر گھر میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں پڑھیں پھر مسجد میں تشریف لا کر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ (بخاری، ابن مردویہ، تفسیر ابن کثیر)

فائدہ: اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیدار ہونے کے بعد قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھ لینا چاہیے اور خصوصاً آلِ عمران کی آخری آیتیں ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے آخری دس آیت تک یا پھر سورت کے ختم تک

Marfat.com

پڑھنا اتباع رسول اللہ ﷺ میں بہت ہی بابرکت ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کا ذریعہ ہے جس میں انسان کی فلاح و کامیابی مضمر ہے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

ترجمہ: "ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو (سب سے) زبردست ہیں آسمانوں زمینوں اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے (سب) کے رب (وہی اللہ تعالیٰ) ہیں وہ (سب پر) غالب ہیں بہت معاف فرمانے والے ہیں۔"

(ابن سنی: ٦٧٣)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب رات میں بیدار ہو جاتے تو یہ دعا فرماتے: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَاهْدِ لِلسَّبِيْلِ الْأَقْوَمِ۔

ترجمہ: "اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور سیدھا راستہ دکھا۔"

تہجد پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

حضرت شریف الہوزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور اُن سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اُٹھتے تو نماز (تہجد) کس چیز سے شروع فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور ﷺ جب رات کو اٹھتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور دس مرتبہ الحمد للہ کہتے پھر دس مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے پھر دس مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے پھر دس مرتبہ رب اغفرلی کہتے پھر دس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس مرتبہ یہ دعا فرماتے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں دنیا کی تنگی اور قیامت کے دن تنگی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ (مسند احمد، والنسائی فی السنن الکبریٰ)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب رات کو (نمازِ تہجد کے لیے) بیدار ہوتے تو نماز شروع کرنے سے پہلے اِن کلمات کو دس دس مرتبہ پڑھتے تھے:

دس مرتبہ	اَللّٰهُ اَکْبَرُ
دس مرتبہ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
دس مرتبہ	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
دس مرتبہ	سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
دس مرتبہ	رَبِّ اغْفِرْلِیْ
دس مرتبہ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

تہجد کے بعد یا نمازِ فجر کے لیے نکلتے وقت آپ ﷺ کی دعا:

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب آپ ﷺ تہجد کا سلام پھیر لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَيْنِ يَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے دل میں نور، میرے کان میں نور، میری آنکھ میں نور،

Marfat.com

میرے سامنے نور، میرے پیچھے نور، دائیں نور، بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور اور خوب زیادہ نور مجھے قیامت کے دن عطا فرما اے دو جہاں کے رب۔“

حصن حصین اور ابن سنی میں ہے کہ جب فجر کی نماز کے لیے گھر سے باہر نکلتے تو یہی مذکورہ دعا آسمان کی طرف دیکھ کر پڑھتے۔ (مشکوٰۃ:١٠٦، مسلم:٢٦١، تفسیر ابن کثیر:٣/٦)

فائدہ: مسلمان کے لیے تہجد نہایت ہی مفید اور نافع عمل ہے اس میں بے شمار فائدہ اور حکمتیں پوشیدہ ہیں اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ تہجد میں اخلاص کے ساتھ پڑھی ہوئی دو رکعتیں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہیں کیونکہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے آخر کار ایک دن فنا ہو ہی جائے گا لیکن ان دو رکعتوں پر ملنے والا ثواب و انعام جنت میں ہمیشہ بندے کے پاس باقی رہے گا۔ آخرت کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی میں بھی تہجد پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ شب بیداری (تہجد) جسم (وروح) کے لیے حیات اور قلب کے لیے نور ہے، آنکھوں کی روشنی ہے، اعضاء کی قوت کا ذریعہ ہے، جب کوئی شخص رات میں تہجد (ذکر و اذکار) پڑھنے اٹھتا ہے تو صبح کے وقت شاداں و فرحاں ہوتا ہے اور یہ فرحت اور خوشی اپنے قلب میں بھی محسوس کرتا ہے اور جب غلبۂ نیند کی وجہ سے سو جاتا ہے اور اپنے ذکر و اذکار سے غافل ہو جاتا ہے تو صبح کے وقت اس حال میں اٹھتا ہے کہ حزن و ملال طاری ہوتا ہے دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے جیسے کوئی چیز کھو گئی ہو، حالانکہ اس نے اپنے لیے سب سے زیادہ نافع شے کو گم کر دیا ہے یعنی تہجد سے غافل ہوا اور بہت سی خیروں سے محروم رہا۔

صبح فجر کی نماز کے لیے جب بیدار ہو تو یہ دعائیں پڑھے:

حدیث میں نیند کو موت کی بہن کہا گیا ہے، اس لیے صبح سو کر اُٹھنا گویا کہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے مترادف ہے اس وقت آدمی اپنے شروع ہونے والے نئے دن کا

Marfat.com

آغاز کرتا ہے اب اگر اس دن کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے بابرکت مقدس نام کے ساتھ ہوئی تو ان شاء اللہ باقی تمام دن بھی خیر وعافیت کے ساتھ گزرے گا اور حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و فضل ہر کام میں شامل حال رہے گی، اب اس نیند سے بیداری کے وقت ایک مؤمن مسلمان کو سب سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے اور اپنے مالک وخالق ربِ کائنات کا بابرکت نام کس طرح لینا چاہیے حق تعالیٰ شانہ سے اس وقت کیا دعا کرنی چاہیے، نیند سے اٹھنے کی شکر گزاری کا کیا طریقہ ہونا چاہیے اس کے لیے ذیل میں مسنون دعائیں لکھی گئی ہیں:

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ۔ (لابن السنی، ترمذی، والنسائی فی عمل الیوم القیامۃ)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری روح مجھے لوٹا دی، میرے جسم کو عافیت عطا فرمائی اور مجھے اپنی یاد کی توفیق عطا کی۔"

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی جان لوٹا دیتے ہیں (یعنی اُسے نیند سے بیدار کر دیتے ہیں) اور وہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (صحیح ابن حبان، تاریخ البغداد)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں اُن کا کوئی شریک نہیں ہے، انہی کے لیے بادشاہت ہے اور انہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں؟

ایک دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حصن حصین میں یہ روایت ہے کہ ”جو شخص رات کو بیدار ہوتے ہی مذکورہ بالا دعا پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے: يَا رَبِّ اغْفِرْلِيْ یا اور کوئی دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی اور وضو کر کے دو رکعت پڑھے گا تو اُس کی نماز قبول ہوگی۔“ (بخاری، ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَوْمَ تَبْعَثُنِيْ مِنْ قَبْرِيْ، اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

ترجمہ: ”پاک ہے وہ اللہ جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ! میرے گناہ اُس دن معاف فرما جس دن تو مجھے قبر سے اُٹھائے گا، اے اللہ! مجھے قیامت کے دن عذاب سے بچا۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”میرے بندے نے سچ کہا اور (میری) شکرگزاری کی۔“ (ابن سنی: ص ۳۴)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی

Marfat.com

ماں نے جنا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: ''تمام تعریف اس اللہ کے لیے جس نے مجھے نیند کے بعد بیدار کیا بے شک میرا رب ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔'' (بحوالہ مکارم الخرائطی، الدعاء:۵۱)

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعائیں:

حضور ﷺ کی دن رات کی مبارک زندگی تمام مؤمن مسلمانوں کے لیے کامیابی حاصل کرنے کا بہترین نمونہ ہے چاہے عبادات سے متعلق ہوں یا عاداتِ مبارکہ سے متعلق ہوں ان تمام اُمور پر عمل ہی بڑی سعادت مندی ہے۔

انسان کا قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا میں جانا یہ ایک بشری ضرورت ہے اگر اس بشری ضرورت میں اتباعِ سنت کا خیال رکھا جائے یعنی سنت طریقہ اور دعاؤں کا اہتمام کیا جائے تو حق تعالیٰ شانہ کے قربان جائیں کہ انسان کی اس ضرورت کا یہ کام بھی اتباع سنت کی وجہ سے دین بن جاتا ہے جس پر دنیا و آخرت کے انعامات ملتے ہیں۔ بیت الخلا میں داخل ہونے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دعا پڑھیں اور بائیں پاؤں سے اندر داخل ہوں اور سر ڈھکا ہوا ہو۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بیت الخلا شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے جب تم بیت الخلاء جاؤ تو ''بسم اللہ'' پڑھو۔ (طبرانی فی الاوسط، مسند الفردوس)

فائدہ: بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے یہ مستحب ہے خیال رہے صرف بسم اللہ پڑھا جائے۔ ''بسم اللہ'' کے بعد داخل ہونے کی دعا پڑھی جائے۔ حدیث میں ہے کہ جب تم میں کوئی بیت الخلا میں بیٹھے تو اس کا بسم اللہ پڑھنا

Marfat.com

جنوں کی آنکھوں اور انسان کی شرم گاہ کے لیے آڑ ہے۔ایک حدیث میں یہ دعا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ بیت الخلا تشریف لے جاتے تو (داخل ہونے سے پہلے باہر) یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبَثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ (ابن ماجہ، ابوداود فی مراسلہ، طبرانی)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں ناپاک، نجس خبیث اور پلید شیطان مردود سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

فائدہ: بیت الخلا یا اس طرح کی اور جگہیں ناپاک اور گندی ہوتی ہیں، یہاں خبیث قسم کے شیاطین رہتے ہیں جو انسان کو نقصان پہنچانے کے لیے ہر وقت کوشش میں رہتے ہیں جب انسان اپنا ستر کھولتا ہے تو یہ شیاطین اس سے کھیلتے ہیں مگر جب کوئی ان دعاؤں کو پڑھ لے تو پھر ان شیاطین کے شر و شرارت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔حضور ﷺ تو خود ان شیاطین کے اثرات سے محفوظ من جانب اللہ تھے لیکن اپنی اُمت کو سکھانے کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعائیں پڑھی ہیں۔

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلا تشریف لے جاتے تو داخل ہونے سے پہلے فرماتے تھے:

یَا ذَا الْجَلَالِ۔ (جامع الصغیر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ بھی پڑھے۔

بیت الخلا سے نکلتے وقت کی دعا:

بیت الخلا سے فارغ ہونے کے بعد نکلتے وقت پہلے دایاں (سیدھا) پاؤں باہر

Marfat.com

نکالیں پھر دعا پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی عَلَیَّ قُوَّتَهٗ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ۔
(ابن السنی، وطبرانی)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھانے کا لذیذ ذائقہ عطا فرمایا اور اس کی قوت کو میرے جسم میں باقی رکھا اور اس کے گندے حصے کو مجھ سے دور کر دیا۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْسَنَ اِلَیَّ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔ (بیہقی، جامع الصغیر، طبرانی)

ترجمہ: ”تمام تر تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کھانے کے شروع اور آخر میں مجھ پر احسان فرمایا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت الخلا سے نکلتے وقت یہ دعا بھی منقول ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمْسَكَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ وَدَفَعَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ۔
(دار قطنی)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے میرے (کھانے کا) نفع بخش حصہ باقی رکھا اور جو چیز مجھے تکلیف پہنچانے والی تھی وہ دور کر دی۔“

وضو کی مسنون دعائیں اور اعمال السنّہ:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر بے شمار نعمتیں اتاری گئی ہیں جن میں شرعی احکامات مسلمانوں کے لیے بڑی نعمت و احسان عظیم ہے شرعی احکامات پر عمل سے

Marfat.com

ایک مسلمان کو سب سے بڑی دولت جو براہِ راست حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ملتی ہے وہ سکون واطمینان اور راحت ہے۔ جو دنیا کی کسی چیز مال واسباب میں نہیں ہے صرف شریعت مطہرہ پر اخلاص سے عمل کرنے میں ہے۔ جب ایک مؤمن مسلمان کسی بھی شرعی حکم پر دل سے عمل کرتا ہے تو بظاہر جسم کو مشقت ہوتی ہے لیکن روح پر عمل کرنے کی برکت سے اس قدر راحت وسکون اُترتا ہے کہ جس کی ٹھنڈک آدمی اپنے دل ودماغ اور روح میں محسوس کرلیتا ہے اور جسمانی مشقت کا بوجھ پتہ بھی نہیں چلتا جس شخص کی طبیعت کا تعلق جتنا زیادہ شریعت کے ساتھ گہرا ہوگا اتنا زیادہ وہ دین کے احکامات پر عمل کرنے میں راحت وآرام حاصل کرے گا یہ بات جب پیدا ہوتی ہے کہ آدمی کی طبیعت (یعنی آدمی کے اندر کی باطنی کیفیات) ہی شریعت کے مطابق ڈھل جائے استقامت، اہتمام وپابندی سے عمل پر جم جائے تو پھر عمل کا تعلق جسم و روح سے مضبوط ہوجاتا ہے پھر عمل کی مشقت جسم وروح دونوں سے ہی ختم ہوجاتی ہے اس درجے پر پہنچ کر شرعی حکم پر عمل کرنے سے بندے کے جسم وروح دونوں کو ہی راحت وسکون ملتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف وکرم سے اس سیاہ کار کو بھی نصیب فرمائیں اور تمام مؤمن مسلمانوں کو بھی عطا فرمائیں اور ہمارے اندر دین کی سچی طلب وتڑپ پیدا کردیں۔ (آمین)

نماز کے لیے وضو کا اہتمام کرنا ایک مسلمان کے لیے راحت وسکون کا اور فضائل و انعامات کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے یہ احادیث میں وضو کرنے پر ملنے والے انعامات سے پتہ چلتا ہے۔

حدیث: حضرت عثمان ابن جعفر بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے

Marfat.com

گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں (غالباً یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی جو ہمیشہ اچھی طرح وضو کا اہتمام کرتا ہو) (اخرجہ البزار باسناد حسن)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی اچھی خصلت کسی بندہ میں ہوتی ہے (جیسے گناہوں کے بعد استغفار کرنا، خوف خدا سے رونا، لوگوں کو معاف کر دینا اپنے خادموں اور نوکروں سے نرمی کرنا، مخلوق خدا پر شفقت کرنا، وغیرہ) تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس بندے کے تمام اعمال درست فرما دیتے ہیں آدمی جب نماز جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کے لیے وضو کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی برکت سے اس بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور اس کی نماز مزید انعام کے طور پر باقی رہتی ہے۔

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناگواریوں کے وقت (یعنی جب دل کی رغبت وضو کرنے کی طرف نہ ہو رہی ہو) وضو کو اچھے طریقے سے کرنا اور مسجدوں کی طرف قدم بڑھانا اور ایک نماز سے دوسری نماز کے انتظار میں رہنا، گناہوں کو بہت زیادہ دھو دیتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تمہارے (جنت) کے درجات کو بلند فرما دیتے ہیں۔

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔''

(اخرجہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب)

حدیث: حضرت عمرو بن السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بارے میں مجھے بتائیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے پھر وہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک کو جھاڑے تو

Marfat.com

اس کے چہرے کی خطائیں اس کے منہ اور اس کی ناک کے نتھنوں سے جھڑ جائیں گی پھر جب وہ اپنے چہرہ کو دھوئے جسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو اس کے چہرہ کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی خطائیں انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔

پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جب وہ اپنے دونون پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کی خطائیں اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔

پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے اور اُس کی بزرگی بیان کرے جو اس کی شانِ عالی کے شایان ہو اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے فارغ کرلے تو اپنی خطاؤں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن (نکلا) تھا (یعنی بالکل ہی گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے)

ان تمام فضائل کا استحضار کرتے ہوئے وضو کرے اور خوب اپنے دھیان میں ان فضیلتوں کو رکھ کر ملنے والے انعامات الٰہیہ سے خوش ہوتے ہوئے وضو کرے ان شاء اللہ وضو کرتے ہوئے مشقت نہیں ہوگی اور روحانی سکون ولذت محسوس ہوگی جس کی وجہ سے ہر وقت باوضو رہنا نصیب ہو جائے گا جو بہت اعلیٰ وافضل درجے کی بات ہے اور اثر وآسیب نظر بد سے بھی محفوظ رہے گا۔

وضو شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بسم اللہ'' پڑھ کر وضو کرو۔ (ابن سنی: ۲۸، ابن خزینہ: ۱۴۴)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ جب تم وضو کرو تو پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر کے نام سے جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا۔'' (اتحاف السادۃ: ص ۳۵۳)

ایک دوسری روایت میں یہ دعا اس طرح آئی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام عظیم سے اور دین اسلام پر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔''

وضو کے دوران یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دیجیے میرے گھر میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے۔''

وضو کے بعد کی دعا:

جب وضو سے فارغ ہو جائے تو آسمان کی طرف چہرہ کا رخ کر کے یہ کلمات دعا پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ان کلمات کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک وصاف رہنے والوں میں شامل کر لیجیے۔''

وضو کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: ''پاک ہے تو اے اللہ! اور تیرے لیے ہی حمد وثناء ہے، تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''

فائدہ: اس دعا کے بارے میں حدیث عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی میں ہے کہ جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے اس کے لیے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی۔ (اور وہ مغفرت کا حکم باقی رہے گا) (عمل الیوم واللیلۃ)

غسل کرنے سے پہلے کی دعا:

جب غسل کرنے کا ارادہ ہو تو غسل خانے میں داخل ہوتے وقت یعنی پہلے یہ دعا پڑھیں پھر اندر داخل ہوں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور دوزخ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' (عمل الیوم واللیلۃ)

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعائیں اور اعمال السنۃ:

ہر شخص اللہ تعالیٰ کی قدم قدم پر مدد ونصرت اور حفاظت کا محتاج ہے حق تعالیٰ شانہ کی پناہ وحفاظت میں آئے بغیر نہ دنیا بن سکتی ہے اور نہ آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ حوادثات، آزمائش اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے گھر سے باہر نکلتے وقت سنت

Marfat.com

دعاؤں کا اہتمام کیجیے ان دعاؤں کے پڑھنے لینے کے بعد بندہ اللہ تعالیٰ کی پناہ و حفاظت میں آجاتا ہے اور کئی قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے امن میں رہتا ہے۔

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو بھلائیوں سے نوازا جائے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو مسلمان اپنے گھر سے سفر کے لیے یا اور کسی مقصد کے لیے نکلے اور یہ دعا پڑھے تو اُسے (حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے) بھلائی سے نوازا جاتا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترغیب: ۱۰۴، الدعاء المسنون: ۱۵۴)

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اُسی کو مضبوط پکڑا، اللہ پر بھروسہ کیا، نہ کوئی طاقت نہ کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔''

گھر سے باہر گمراہ ہونے اور ظلم سے محفوظ رہنے کی دعا:

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا (آسمان کی طرف منہ کرکے) پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(حصن حصین، ابن سنی، ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔''

Marfat.com

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا جو معاشی تنگی کو دور کرتی ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص معاشی تنگی (یعنی بے روزگاری) میں مبتلا ہو تو اُس کو کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ وہ جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھ لیا کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَ دِيْنِىْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِىْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِىْ فِىْ مَا قَدَّرْتَ لِىْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام کی برکت اپنے نفس پر، اپنے مال پر، اپنے دین پر اے اللہ مجھے اپنے فیصلہ سے راضی فرما اور جو مقدر فرما دیا اس میں برکت عطا فرما، یہاں تک کہ میں موخر (چیزوں) میں جلد بازی اور معجّل (چیزوں) میں تاخیر نہ چاہوں۔''

فائدہ: آج کل عموماً ہر شخص رزق کی طرف سے پریشان رہتا ہے حالانکہ رزق کا تعلق مقدر کے ساتھ ہے، مشقت کے ساتھ نہیں ہے ظاہری اسباب سے رزق اُس وقت ملتا ہے جب غیبی اسباب رزق کے دروازے آسمان سے کھل جاتے ہیں۔ احادیث میں بہت سے ایسے اعمال بتائے گئے ہیں جن پر کثرت سے رزق ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے مثلاً ہر وقت باوضو رہنے سے، گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو کر ایک مرتبہ درود شریف اور سورۃ الاخلاص پڑھنے سے، طلوع آفتاب سے پہلے پہلے سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" پڑھنے سے، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی (یعنی تعلقات کو قائم) رکھنے سے، اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے، سورۃ الواقعہ کی مغرب کے بعد تلاوت کرنے سے، کثرت کے ساتھ صبح و شام ذکر اللہ کرنے سے، صدقہ کرنے

Marfat.com

سے، حج وعمرہ بار بار کرنے سے، نمازوں کا اہتمام کرنے سے، چاشت کی نماز پڑھنے سے، تہجد کی نماز پڑھنے سے، سنتوں کی پابندی سے، رزق کی قدر کرنے سے کہ رزق کی بے اکرامی بھی نہ ہو اور اسراف بھی نہ ہو، خصوصاً دستر خوان پر سے گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے چن چن کر کھا لینا، رزق کے آداب سے رزق خوب ملتا ہے۔ اللہ کے نام پر اللہ کے راستے میں مال لٹانے سے، خیر کے کاموں میں اخلاص سے خرچ کرنے سے، ضرورت مندوں اور حاجت مندوں پر اپنا مال بغیر کسی غرض کے لگانے سے، زکوٰۃ ادا کرنے سے، اور ان دعاؤں کا اہتمام کرنے سے جو رزق کی تنگی کو دور کرنے کے لیے احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی رزق کو بڑھانے والے اعمال ہیں۔

شریعتِ مطہرہ کی طرف سے یہ تمام اعمال ایک مسلمان مؤمن کے لیے خزانہ ہیں پس خلوصِ نیت اعمال میں شرط ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے صدقے ہم سب کے لیے صحیح یقین اور ایمان واخلاص کے ساتھ سنت کے مطابق ان اعمال کو کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں، بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل وعنایت کا بحر کرم بہت وسیع اور لا محدود ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

گھر میں داخل ہونے کی دعائیں:

گھر میں داخل ہوتے وقت سنتوں اور آداب کا خیال رکھیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ورحمت کا نزول ہو اور گھر کے اندر کی زندگی اپنے ماں باپ بیوی بچوں کے ساتھ محبت وخیر خواہی سکون واطمینان کے ساتھ گزرے۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اور اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

(ابوداود:ص ۶۹۵، کتاب الاذکار:ص ۱۹)

ترجمہ: ''اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ، اے اللہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے اچھی طرح (گھر میں) داخل ہونے کا اور اچھی طرح (گھر سے) نکلنے کا ہم اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام لے کر (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (گھر) سے نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا پروردگار ہے۔''

فائدہ: امام نووی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب الاذکار میں لکھا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا مستحب ہے خواہ گھر میں کوئی بندہ ہو یا نہ ہو۔ گھر میں داخل ہونے کی دعائیں پڑھیے اور سلام بھی کیجیے۔ فتوحاتِ ربانیہ میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو ضرور سلام کیا کرو کیونکہ جتنے بھی لوگوں کو تم سلام کرتے ہو اُن تمام لوگوں میں تمہارے گھر والے زیادہ حق دار ہیں بس اپنے گھر والوں میں خوب سلامتی پھیلاؤ۔

جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جہاں کوئی نہ ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. (بحوالہ ادب مفرد:ص ۱۵۵)

ترجمہ: ''سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔''

فائدہ: جس مسلمان پر جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اُتریں گی اتنا ہی وہ سعادت مند بنتا چلا جائے گا ایک روایت میں آتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت

Marfat.com

سلام کرنا تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہے۔

اِس دعا سے گھر کے شیاطین چلے جاتے ہیں:

حدیث: ایک روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے تو شیاطین اس کے سامنے سے دور ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پر برکتیں نازل فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ابن سنی: ص ۱۶۷)

اِس دعا سے گھر میں خیر و بھلائیاں داخل ہوتی ہیں:

حدیث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھا دیں جس کو میں اپنی نماز میں اور گھر میں (بھی) پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (دعا) پڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، وَأَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجۃ، نسائی)

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا (اس لیے) آپ اپنی خاص معافی سے میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجیے اور مجھ پر رحم فرما دیجیے، بلاشبہ آپ بہت ہی معاف کرنے اور رحم فرمانے اور اکرام فرمانے والے ہیں۔“

فائدہ: یہ دعا جامع دعاؤں میں سے ہے نماز کے آخر میں درود شریف کے بعد اس دعا کا پڑھنا افضل ہے حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے عظیم مرتبہ رکھنے والے اور جلیل القدر صحابی جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں

Marfat.com

پڑھنے کی تلقین فرمائی جس سے اس دعا کا بہت اہم اور افضل ہونا ثابت ہوتا ہے اور گھر میں بھی داخل ہونے کے بعد اس دعا کے پڑھنے کا اہتمام کرے کہ اس دعا میں دونوں جہاں کی خیر و بھلائی رکھی گئی ہے۔

اِس ذکر سے گھر کے رِزق کو بڑھایئے:

حصن حصین میں روایت ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہونے کے بعد حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھے اور پھر ایک مرتبہ سورۃ اِخلاص پڑھ لے تو اُس شخص کے گھر سے تنگ دستی دور ہو اور خوب رزق ملے گا۔ (عمل الیوم، حصن حصین)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

مسجد خانہ خدا ہے شاہی دربار ہے، دربار الٰہی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں برکتوں کے برسنے کی مقدس جگہ ہے یہاں آنے والے اس لیے آتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی رضا و رحمت عبادات کے ذریعے حاصل کریں۔ اس لیے حضور اقدس ﷺ نے ہدایت و تعلیم فرمائی کہ کوئی شخص غفلت و بے توجہی کے ساتھ اس دربار الٰہی میں نہ آئے اور نہ ہی غفلت کے ساتھ مسجد سے جائے بلکہ آنے اور جانے کے وقت اس کے دِل و زبان پر مناسب دعائیں ہوں اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری کا ایک لازمی ادب ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں:

حدیث: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (نزل الابرار: ص ۷۲)

Marfat.com

ترجمہ: "اللہ کے نام سے درود وسلام اللہ کے رسول پر، اے اللہ میرے گناہ معاف فرما، اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔"

حدیث: حضرت ابو حمیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔

(نزل الابرار: ص ۷۲)

ترجمہ: "اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور رزق کے دروازے ہم پر آسان فرما۔"

حدیث: حصن حصین میں روایت ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے یعنی شیطان کا اس پر زور نہیں چلے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

اس دعا پر ایک ہزار آدمیوں کی عبادت کا ثواب:

فضیلت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو مسجد میں یا ایسے مقام میں جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہو داخل ہوتے وقت داہنا (سیدھا) پیر آگے بڑھا لے اور پڑھے تو اُس کے لیے خدا ہزار آدمیوں کی عبادت کا ثواب لکھے گا ایسے ہزار کہ ان میں سے ہر ایک ہزار برس تک زندہ رہا ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَلَآئِکَۃِ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(نزہۃ المجالس: ۲۶۲)

Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اور درود وسلام حضور ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کے پاک فرشتوں پر بھی سلام ہو۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت وقوت نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔''

مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعائیں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے درود وسلام اللہ کے رسول پر اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر آنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر چل پڑتے ہیں جیسے کہ شہد کی مکھیاں (اپنے چھتے کی طرف) جب مسجد کے دروازے پر باہر نکلنے سے پہلے کھڑا ہوکر یہ دعا پڑھ لے تو شیطان اسے ضرر (نقصان) نہیں پہنچا سکتا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

❀❀❀❀❀

Marfat.com

اذان کے وقت دعائیں اور اعمالُ السُّنّہ

اذان کے الفاظ دہرانے پر جنت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر جب فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (اذان کے) الفاظ کو یقین کے ساتھ لوٹائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن ماجہ، نسائی: ص ۱۰۵)

نوٹ: حیعلتین یعنی ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' پر ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھے باقی تمام الفاظ اُسی طرح دہرائے۔

اذان کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے گناہ معاف:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان (کی آواز) سنے اور یہ پڑھے:

وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا۔

اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ (مسلم: ص ۱۶۷، ترمذی)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موذن کے مثل کلمات اذان لوٹاتے اور جب موذن ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھتے تھے اور بعض مرتبہ یہی کلمات دہراتے تھے۔ روایت میں ہے کہ ''حی علی الفلاح'' پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) یہ پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ اے اللہ ہمیں کامیاب لوگوں میں بنا دے اور فجر کی اذ ، یں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

Marfat.com

کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔(کتاب الاذکار)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ پڑھتے تھے:

جو نماز کے لیے اذان دینے والے (کی اذان سن کر) یہ کہے:

مَرْحَبًا بِالْقَائِلِيْنَ عَدْلًا مَرْحَبًا بِالصَّلٰوةِ اَهْلًا وَّسَهْلًا۔

(الدعاء: ص ۱۶۲، نزہۃ المجالس: ۱/۲۲۵)

ترجمہ: ''مبارک ہو حق کہنے والے خوش آمدید اور نماز مبارک ہو۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ اس کہنے والے کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے بیس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے بیس لاکھ درجے بلند کرتا ہے۔

مؤذن کو اذان دیتے سُنے تو اپنے دل کی درستگی کے لیے یہ دعا پڑھے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔ (دیلمی، ابن سنی، ابن حبان)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے دل کے تالوں کو اپنے ذکر سے کھول دیجیے، ہم پر اپنے فضل سے اپنی نعمتوں کو مکمل فرما دیجیے اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں شمار فرما لیجیے۔''

فائدہ: انسانی جسم میں سب سے قیمتی عضو دل ہے گناہوں کی کثرت سے یہ اندر سے کالا سیاہ جبکہ نیکیوں کی کثرت سے یہ اندر سے نورانی چمک دار ہو جاتا ہے۔ کالے سیاہ دل والے میں نیک اعمال کی رغبت ختم ہو جاتی ہے جو انتہائی بدبختی کی علامت ہے اور دنیا و آخرت دونوں ہی کا خسارہ ہے حدیث میں بھی آیا ہے کہ اگر دل کی اصلاح ہو گئی تو تمام جسم سے نکلنے والا اعمال کی اصلاح و درستگی ہو گئی اور اگر دل بگڑ گیا یعنی دل کی

Marfat.com

اصلاح و درستگی نہ ہوئی تو جسم سے نکلنے والے تمام ہی اعمال بگڑے ہوئے خراب ہوں گے، اعمال کی خرابی دنیا و آخرت کے بگاڑ کا ذریعہ بنتی ہے۔ حضور ﷺ نے اذان کے وقت یہ دعا مانگنے کا ارشاد فرمایا ہے چونکہ اذان جس وقت دی جاتی ہے آسمانوں پر قبولیت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں دعا جلد قبول ہوتی ہے ایسے بابرکت اور مبارک وقت میں دل کی درستگی کی دعا کرنا گویا کہ تمام اعمال کی درستگی کی دعا کرنا ہے اور تمام اعمال کی درستگی دنیا و آخرت کی درستگی کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور اعمال صالحہ کی حقیقت نصیب فرمائیں اور کسی کو بھی محروم نہ فرمائیں۔ اخلاص کے ساتھ ان قیمتی اعمال پر مر مٹنے والا بنائیں۔

جو شخص کسی رنج اور تکلیف میں مبتلا ہو تو اذان کا انتظار کرے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، دعا قبول کی جاتی ہے جو شخص کسی رنج و تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ مؤذن کی اذان کا انتظار کرے تا کہ اذان کے وقت دعا کرے کہ یہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے، جب موذن اللہ اکبر کہے تو (سننے والا) بھی اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن شہادتین (کے کلمات) کہے تو یہ بھی شہادتین کے الفاظ کہے اور جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ بھی حی علی الصلوٰۃ کہے اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی حی علی الفلاح کہے پھر یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت و حاجت کے لیے دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا، دَعْوَةِ الْحَقِّ، وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى، أَحْيِنَا عَلَيْهَا، وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا مَحْيَا وَّمَمَاتًا۔ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! اے اس سچی اور مقبول دعوتِ حق (اذان) اور کلمہ تقویٰ (کلمہ شہادت) کے رب! آپ ہمیں اسی (کلمات شہادت) پر زندہ رکھیں اور اسی پر ہمیں موت دیں اسی پر (قیامت کے دن) اٹھائیں اور ہمیں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں بہترین اہل توحید میں شامل فرمادیں۔''

فائدہ: بندہ کی دعاؤں کی قبولیت کے اوقات میں سے منجملہ وقت اذان بھی ہے جو کہ شعائرِ اسلام میں سے ہے اس موقع پر ضرور دعا کرنا چاہیے ہم اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان رحمتوں اور برکتوں سے بھرے ہوئے وقت میں حق تعالیٰ شانہ' سے دعا کرنے سے بالکل ہی غافل اور دنیاوی کاموں میں اور باتوں میں مست ہوتے ہیں حق تعالیٰ شانہ' کے منادی کی پکار جو کہ سراسر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی پر اور حضور ﷺ کی شانِ رسالت پر مشتمل ہے اور آخرت کے اُمور کا اقرار ہے پوری ہی اذان ایک جامع دعوت ہے اس لیے تھوڑی سی توجہ کر کے اذان کے مبارک کلمات کو دھیان سے دل کی عظمت کے ساتھ سنا جائے اور وہی اذان کے کلمات اپنی زبان سے آہستہ آہستہ دہرائے جائیں اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس عمل کے فضائل بتا سنا کر اس عمل پر تیار کیا جائے۔ اس وقت میں خاموش ہونا سننا اور جواب دینا یہ دلوں کے تقویٰ یعنی دل کی پاکی وصفائی کی وجہ سے ہے، اور اس کے برخلاف کرنے میں نقصان کا خطرہ ہے رسم المفتی والسائل میں ایک حدیث ص ٦٦ پر نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان کے وقت (دنیاوی) بات چیت کرے (خصوصاً جان بوجھ کر) تو اس کے ایمان کے زوال کا خوف ہے۔''

حق تعالیٰ شانہ' محض اپنے لطف واحسان سے ہماری اور ہمارے ماں باپ کی سب ہی کی بداعمالیوں سے درگزر فرمائیں اپنے قہر وغصہ سے اپنی ناراضگی و پکڑ سے محفوظ و

Marfat.com

مامون فرمائیں۔ شعائر اسلام میں سے ہر ہر عمل کی اہمیت وعظمت دل و جان سے کرنے والا بنائیں اور اپنے کامل و مقبول اور خاص بندوں میں ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے شامل فرمائیں کہ بے شک اس خدا کے لطف و کرم سے ہی ہم جیسے لوگوں کے بیڑے پار ہوتے ہیں۔

اذان کے ختم ہونے کے بعد کی دعا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے تو قیامت کے دن میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا۔

(بخاری: ۱/ ۸۶، ابوداؤد: ص ۵۲۹)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (ابوداود: ص ۵۲۹)

ترجمہ: ”اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔“

دعا کی جلد قبولیت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اذان کے بعد یہ پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّا رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَه،۔ (ابن السنی: ص ۸۸، ترغیب: ص ۱۷۸)

ترجمہ: ”اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمایے اور ہم سے ایسے راضی ہو جایے کہ جس کے بعد (کبھی) ناراضگی نہ ہو۔“

Marfat.com

فَائِدَۃ: حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ وسیلہ جنت کا ایک خاص مقام ہے اور وہ ایک خاص ہی بندے کو اللہ پاک عطا فرمائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہی ہوں گا، تم بھی (اے مسلمانوں) میرے لیے اس مقامِ خاص کی دعا کیا کرو، جو کوئی میرے لیے (اس) وسیلہ کی دعا مانگے گا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا۔

یہ بات تو حضور ﷺ کا ہر مسلمان اُمتی جانتا اور مانتا ہے کہ آپ ﷺ نے دنیا میں دن رات ہر موقع پر ہر جگہ پر اپنے ہر ہر اُمتی کے لیے دل و جان سے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کے لیے کتنی دعائیں کی ہیں اور آخرت میں بھی کریں گے شفاعت کے خاص مقام پر آپ ﷺ کی درد بھری دعاؤں سے آپ ﷺ کی اُمت کے بیڑے پار ہوں گے اب جس نبی ﷺ نے ہمارے لیے اتنی دعائیں کی ہیں اور آئندہ بھی میدانِ حشر کے ۵۰ ہزار سال کے برابر والے دن میں بھی کریں گے اُس مقدس اور پاک نبی ﷺ نے ہی ہم اُمتیوں سے یہ پاک ارشاد فرمایا ہے کہ اذان کے وقت آسمانوں پر دعا کی قبولیت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، تم لوگ بھی میرے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جنت کے خاص مقام "وسیلہ" کے مل جانے کے لیے اذان کے بعد والی دعا جو تمہارے نبی ﷺ نے ہی تم کو سکھائی ہے اہتمام سے مانگا کرو، ہم لوگوں کے لیے کتنی خوش نصیبی اور سعادت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا اذان کے بعد کیا کرے حالانکہ یقیناً ہم جیسوں کی دعاؤں کی حضور ﷺ کو ضرورت نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کی شفقت و محبت یہ ہے کہ جو اذان کے بعد والی دعا حضور ﷺ کے حق میں کرے گا وہ خود اس دعائے وسیلہ پڑھنے کی وجہ سے حضور ﷺ کی شفاعت کا حق دار بنے گا خود اس کے لیے دوزخ سے نجات کا سامان بنے گا۔ اذان کے بعد کی دعا اہتمام سے پڑھنے والے کے لیے گویا خود اپنی ہی ذات کا

Marfat.com

فائدہ ہے شفاعت وسفارش کا ضرور حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے مستحق ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اہتمام دعا نصیب فرمائیں۔(آمین)

اذان اور نماز کی اقامت کے درمیان کی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا رد نہیں کی جاتی اس لیے تم (اس وقت) دعا کرو۔(مسند احمد، ابوداؤد)

ایک روایت میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگو۔

(ترمذی، بحوالہ مرقاۃ: ص ۱۷۲)

ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ اذان اور اقامت (تکبیر) کے درمیان یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتَ الدَّآئِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

فائدہ: حدیث میں آتا ہے کہ ایمان کی نعمت کے بعد عافیت کی نعمت کامل جانا بڑی خیر حاصل ہو جانا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو ایمان کی سلامتی وخیر و عافیت دونوں جہاں میں عنایت فرمائیں بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم پر بھروسہ رکھنے والا اور اُمید باندھنے والا کبھی بھی محروم و مردود نہیں ہو سکتا۔

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں:

اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے بڑا حکم نماز کا ہے ایک مسلمان بندے کے لیے فرض نماز کی ادائیگی بہت ساری خیروں کے ملنے کا ذریعہ ہے اور حدیث میں فرض نماز کے بعد اور تہجد کے بعد دعا کی قبولیت کی بشارت بھی ہے سنت دعاؤں میں دنیا و آخرت کی

Marfat.com

بھلائیاں ہیں اس لیے اہتمام سے ان دعاؤں کو پڑھیے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھا کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر ہی کیوں نہ آیا ہو۔

(رواہ الطبرانی فی الصغیر، کذا فی الترغیب، ص ۴۵۴)

کھڑے ہونے سے پہلے مغفرت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص نماز کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ (رواہ البزار، الترغیب: ص ۴۵۴)

سمندر کے جھاگ کے برابر بھی گناہ ہو تو معاف:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ ۹۹ کلمات ہوگئے، (اب) ۱۰۰ کی تعداد پورا کرنے کے لیے کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ (کے تعداد) کے برابر ہوں۔ (الدعاء المسنون)

سیدھا جنت میں جائے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾﴾

(اخرجہ النسائی، والبیہقی فی شعب الایمان، والطبرانی فی المعجم الکبیر)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ (بحوالہ اخرجہ البخاری، والمسلم، وابوداؤد، ترمذی)

نوٹ: نماز کے بعد سے بظاہر مراد فرض نماز کے بعد ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے، ان کا کوئی شریک نہیں (سارے جہاں کی بادشاہی ان کے لیے ہے اور تمام تعریف بھی ان ہی کے لیے ہے ان ہی کے قبضہ قدرت میں تمام تر بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! آپ جو عطا فرماتے ہیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو (چیز) آپ نہیں دیتے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ کسی دولت مند کو اس کی دولت (آپ کی پکڑ سے) نہیں بچا سکتی۔''

Marfat.com

فَائِدَۃ: دنیا میں آدمی اپنے مال واسباب کو بہت کچھ سمجھتا ہے خصوصاً مال و دولت کے ذریعے بظاہر بہت سارے اپنے کام کروالیتا ہے لیکن یہ بات اچھی طرح دل میں اتارلینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کسی مال دار کا مال اس کو عذاب سے بچنے کے لیے کچھ کام نہ آئے گا بلکہ اعمالِ صالحہ ہی اس کو فائدہ پہنچائیں گے اکثر مال داروں میں اعمالِ صالحہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔

حدیث میں ایک لفظ جد کا ہے علماء نے اس لفظ کے دو معنی کیے ہیں ایک معنی ''دادا'' کے کیے ہیں یعنی کسی کا حسب نسب عالی خاندان سے ہونا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی فائدہ نہیں جبکہ اعمالِ صالحہ ہی نہ ہوں۔

اور دوسرا معنی لفظ جد کا یہ ہے کہ کسی کو اس کی کوشش اللہ تعالیٰ کے ہاں نفع بخش نہیں ہوگی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مشہور معنی جو اکثر علماء کی رائے ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی چیزیں مال، اولاد، عزت، وجاہت، سلطنت، عہدہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی چیز نجات کا سبب نہیں ہوگی بلکہ نجات دینے والی چیزیں صرف (اعمالِ صالحہ پر ہونے والا) اللہ تعالیٰ کا فضل ورحمت ہے۔

دنیا وآخرت میں سلامتی سے رہنے والی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

تَرْجَمَۃ: ''اے اللہ! آپ ہی (دنیا وآخرت کی سلامتی دینے) والے ہیں اور آپ ہی کی جانب سے سلامتی (دنیا وآخرت کی نصیب) ہوتی ہے۔ (آپ) بڑے برکت والے ہیں، اے عظمت وجلال کے مالک اور اکرام واحسان (کرنے) والے (اللہ کریم)''

Marfat.com

فائدہ: آپ ﷺ کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام جوامع الکلم تھے اپنے مختصر سے کلام میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی عافیت مانگ لیتے جو دوسرا کوئی اپنے بہت لمبے طویل کلام میں بھی نہیں مانگ سکتا۔ آج ہم لوگ بد قسمتی سے قرآن وحدیث کے مبارک پاکیزہ کلام کی گہرائی کو اس کے باریک لطائف کو اس کے معنی ومفہوم کی وسعتوں کو نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے بس اسی وجہ سے قرآن وحدیث جو آسمانی ہدایت نامہ ہیں دنیا و آخرت کی تمام بھلائیں اور خوبیوں کے حاصل کرنے کا خزانہ ہے اپنی ہی ناسمجھی اور بے علمی کی وجہ سے قرآن پاک اور حدیث پاک پر پورا پورا عمل کرنے کے بجائے دوسری چیزوں کی طرف بھاگتے دوڑتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کا نقصان کرتے ہیں اہل علم کے توجہ دلانے اور بار بار مختلف انداز سے سمجھانے کے باوجود بھی ادھر پوری توجہ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث والی صفات سے خالی ہو کر روز بروز گرتے ہی جا رہے ہیں اگر غور کریں تو دنیاوی اسباب کی کثرت کے باوجود مختلف مسائل میں ہم الجھے ہوئے ہیں دعاؤں والے اعمال میں نہیں لگتے اور اگر دعاؤں میں لگتے بھی ہیں تو اپنی چھوٹی سی سمجھ اور عقل کو سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں سنت دعاؤں کی طرف پوری توجہ نہیں ہوتی حالانکہ محبوب رب العالمین ﷺ نے ہر ہر موقع محل کی دعائیں سکھائی بتائیں ہیں تاکہ اُمت کے لیے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے اپنے مسائل ومشکلات میں رہنمائی ہو جائے اللہ کریم ہم تمام مسلمانوں کو اپنے آقا و مولا ﷺ کا کامل اتباع واطاعت اور محبت وعشق نصیب فرمائیں۔

فرض نماز کے بعد دعا کی مقدار:

① ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نماز کے بعد اس دعا یعنی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

Marfat.com

السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے پڑھنے کی مقدار سے زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے۔ (مسلم: ۱/ ۲۱۸)

② جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہوں تو اس دعا کے پڑھنے کی مقدار سے زیادہ نہ ٹھہرنا مستحب ہے۔ (شامی: ۱/ ۵۳۰)

③ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہوں اُن نمازوں کے بعد فوراً سنتیں پڑھنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح: ص ۱۷۱)

④ فرض نماز کے بعد سنتیں ذکر واذکار سے پہلے پڑھنا سنت ہے۔

(نور الایضاح: ص ۸۰)

⑤ اگر اذکار کو سنتوں پر مقدم کیا تو سنتوں کے ثواب میں کمی ہوگی۔ اسی طرح طویل گفتگو کا بھی یہی حال ہے کہ اس کے بعد بھی پڑھنا ثواب کی کمی کا باعث ہے۔

(شامی، مراقی الفلاح: ص ۱۷۱)

⑥ اذکار کو سنتوں پر مقدم کرنا اور سنت دیر سے پڑھنا خلافِ اولیٰ مکروہ تنزیہی ہے۔

(شامی: ۱/ ۳۵۰، فتاویٰ رحیمیہ: ص ۳۵۱)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے ہر عمل سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ

نمازِ فجر وعصر اور مغرب کے بعد کے اذکار:

فجر اور مغرب کے بعد کے وہ کلمات جو ناگواریوں اور گناہوں سے بچاتے ہیں۔

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی فرض نماز سے فارغ ہوکر (اور مغرب کی فرض نماز سے فارغ ہوکر) اسی طرح بیٹھے ہوئے بولنے سے قبل دس مرتبہ یہ دعا پڑھی:

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے سات چیزیں مرحمت فرمائیں گے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

① ان کلمات کی وجہ سے دس نیکیاں لکھیں گے۔

② اس کی دس خطائیں معاف فرمائیں گے۔

③ اس کے دس درجے بلند فرمائیں گے۔

④ اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

⑤ یہ کلمات اس کے لیے شیطان سے پناہ کا باعث ہوں گے۔

⑥ اور ہر قسم کی مکروہات (ناگواریوں) سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔

⑦ اور اُس دن کوئی گناہ اس کو نہیں پہنچ سکے گا یعنی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے اور جس شخص نے مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر ان کلمات کو پڑھا تو تمام رات اسی کے مثل اس کو انعام عطا کیا جائے گا۔

اور اس کلمہ کے متعلق حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد پیر پھیلانے سے پہلے یہ کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لے تو تمام اہل زمین پر عمل کے اعتبار سے سب سے افضل ہوگا۔ سوائے اس کے جو یہی عمل کرے۔ (مجمع الزوائد: ص ۱۰۱)

امام نسائی رحمہ اللہ نے الفاظِ حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ ہر کلمہ کے بدلے جو اس نے کہا ایک مؤمن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور امام ترمذی نے اس حدیث کو عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جس میں فضیلت اس طرح بھی ہے کہ ان کلمات کی وجہ سے

Marfat.com

اللہ رب العزت اُس بندے کے لیے ایسی دس نیکیاں لکھیں گے جو واجب کرنے والی ہیں یعنی جنت اور ثواب کو اور مٹا دیں گے اللہ رب العزت دس ایسے گناہوں کو جو اس بندے کو تباہ کرنے کو کافی ہیں اور اس کے لیے دس مؤمن غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔ (رواہ ابن ابی دنیا، والطبرانی، والنسائی)

جنت میں (سونے چاندی) کا محل بن جائے گا:

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص صبح کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○﴾

پوری سورۃ پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں محل بنایا جائے گا۔ (کنز العمال:۲/۹۹۰)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ صبح دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کی وجہ سے سارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا۔

ایک سال کے گناہ معاف:

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے قبل ۱۰۰ مرتبہ پوری سورۃ الاخلاص پڑھے گا پس وہ جیسے ہی قل ہو اللہ احد شروع کرے گا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن سنی:ص ۱۲۵، طبرانی، کنز:ص ۹۶)

ستر قسم کی بلاؤں آفتوں سے حفاظت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو ستر بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

(کنز العمال:ص ۹۱، الدعاء:ص ۴۰۰)

Marfat.com

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا حِيْلَةَ وَلَا اِحْتِيَالَ لَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ۔

ترجمہ: ’’اللہ کے علاوہ نہ کوئی طاقت وقوت اور نہ کوئی حیلہ چارہ اللہ کے علاوہ نہ کوئی جائے نجات نہ جائے پناہ ہے۔‘‘

چالیس ہزار نیکیاں صبح ہی صبح:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو وہ شخص چالیس ہزار نیکیاں پائے گا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: ’’میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ایسا معبود جو تنہا ہے بے نیاز ہے نہ بیوی نہ اولاد ہے نہ اس کا کوئی ساجھی ہے۔‘‘

(ابن سنی: ص ۱۳۶، کنز العمال: ص ۹۰)

جہنم کی آگ سے خلاصی و آزادی:

حضرت ابو حارث تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چپکے سے بتایا کہ جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو اور مغرب کی نماز (فرض) سے فارغ ہو جاؤ تو (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھو اگر انتقال کر گئے تو آزادی جہنم کا پروانہ تمہارے لیے لکھ دیا جائے گا۔ (ابوداؤد: ص ۶۹۳، ابن سنی: ص ۱۲۲)

نوٹ:

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ (اُس ہیت میں) کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے یعنی فرض نماز کے سلام کے بعد فوراً ہی پڑھ لے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچالے۔''

فجر اور عصر کے بعد گناہوں کی بخشش:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ استغفار پڑھے گا تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(رواہ ابن السنی: ص ۵۲، کذا فی الترغیب: ص ۳۰۷)

ایک روایت میں رات کو سوتے وقت بھی اس استغفار کو تین مرتبہ پڑھے گا تو زمین میں ریت کے ذرّوں اور درخت کے پتوں کے برابر بھی گناہ ہوں تو معاف ہوجائیں گے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

ترجمہ: ''اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور ہر چیز کو قائم کرنے والا ہے۔''

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی، خواہ (تعداد میں) سمندر (کے اوپر) جھاگ کے برابر ہو۔ (رواہ نسائی)

ایک دوسری روایت میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد اپنے اذکار میں جس کا پڑھنے والا ہر فرض نماز کے بعد (پڑھے تو) نامراد نہیں ہوگا۔

۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔ (الترغیب: ص ۴۵۰)

Marfat.com

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (ان بابرکت کلمات کے فضائل کے بارے میں)

۱۰۰ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا تم نے سو عرب غلام آزاد کیے اور ۱۰۰ مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دیے ہوں اور ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو یہ ایسا ہے کہ گویا تم نے ۱۰۰ اونٹ قربانی میں ذبح کیے اور وہ قبول بھی ہو گئے اور لا الہ اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمہ نہ تو کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی عمل اس سے بڑھ سکتا ہے۔ (رواہ مسند احمد، وابن ابی الدنیا)

پانچوں نمازوں کے بعد کے اذکار:

حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ دوسری نماز کے آنے تک خدا کی حفاظت میں رہے گا۔ (مجمع: ص ۱۵۱، الدعاء: ص ۱۱۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور محبوب ﷺ نے فرمایا:

جو فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے گا اس کے لیے جنت میں داخلہ سے روکنے والی چیز صرف موت ہو گی یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہو گا۔

(الدعاء: ص ۱۱۴، عمل الیوم للنسائی: ص ۱۸۲)

آیۃ الکرسی:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ

Marfat.com

مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

فَائِدَةٌ: آیۃ الکرسی حفاظت و دفع آفات کے لیے تمام آیات میں ممتاز ہے اور بہت ہی سریع الاثر ہے۔

نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پڑھنے کی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں ہاتھ (یعنی سیدھے ہاتھ) کو سر پر رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱۰، جامع صغیر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ رضی اللہ عنہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد اس دعا کو نہ چھوڑنا۔''

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

تَرْجَمَہ: ''اے اللہ! ہماری مدد فرمایئے اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔''

(ابوداؤد: ۲۱۳)

فالج، جذام، جنوں اور برص سے حفاظت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (ایک ماموں جان) سے فرمایا: اے قبیصہ رضی اللہ عنہ: جب آپ صبح کو فجر کی نماز پڑھ لیں تو چار مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

تَرْجَمَہ: ''اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر پاک ہیں، تمام تر حمد بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے گناہوں سے پھیرنے اور نیکی کی قوت دینے والا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔''

Marfat.com

چار چیزیں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا میں اور چار چیزیں آخرت میں عطا فرمائیں گے۔
دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ آپ (یہ دعا پڑھنے کی برکت سے) جنون، جذام، برص اور فالج سے محفوظ رہیں گے۔

اور آخرت کی چار چیزوں کے لیے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ. وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ۔

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمایئے، مجھ پر اپنے فضل کی بارش فرمایئے، مجھ پر اپنی رحمت فرمایئے اور مجھ پر اپنی برکت نازل فرمایئے۔"

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر انہوں نے ان کو پورا کیا اور ان سے اعراض یا نسیان کی وجہ سے ترک نہیں کیا تو قیامت کے دن وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے کے پاس جائیں گے اس کو کھلا ہوا پائیں گے۔ (مسند احمد، والطبرانی فی الکبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص (ہر) نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لے تو وہ اسی حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔"

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(عمل الیوم واللیۃ)

ستر مرتبہ نظر رحمت سے اللہ دیکھے گا اور ستر حاجتیں پوری ہوں گی:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد "سورۃ فاتحہ" اور آیۃ الکرسی کے بعد سورۃ آلِ عمران کی دو آیتیں پڑھے تو میں اس کا ٹھکانہ جنت میں بنا دوں گا اور اس کو اپنے خطیرۃ القدس

Marfat.com

(ملإ الاعلیٰ) میں جگہ دوں گا ہر روز اس کی طرف ستر مرتبہ رحمت کروں گا اور اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور ہر حاسد اور دشمن سے پناہ دوں گا اور ان (دشمنوں) پر اس پڑھنے والے کو غالب رکھوں گا۔ (بحوالہ تفسیر معارف القرآن)

سورۃ الفاتحہ پڑھے۔

پھر آیۃ الکرسی پڑھے۔

پھر سورۂ آلِ عمران کی یہ دو آیتیں پڑھے۔

پہلی آیت:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ (سورۃ آلِ عمران:۱۸)

دوسری آیت:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۲۶ تُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷﴾ (سورۃ آلِ عمران:۲۶،۲۷)

Marfat.com

ذِکرُ اللہ کے بارے میں

حق تعالیٰ کا ارشاد، فضائل اور طریقے

اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝﴾ (سورة الأحزاب)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام (یعنی علی الدوام) اُس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو۔''

حدیثِ رسول اللہ ﷺ:

حضورِ اقدس ﷺ سے ایک اعرابی نے عرض کیا اسلام کے اعمال وفرائض وواجبات تو بہت ہیں، آپ ﷺ مجھے کوئی ایسی مختصر جامع بات بتا دیں کہ میں اس کو مضبوطی سے اختیار کرلوں۔ نبی پاک ﷺ نے (اعرابی سے) یہ ارشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى۔ (ابن کثیر رحمہ اللہ، مسند احمد)

ترجمہ: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ پاک کے ذکر سے تروتازہ رہنی چاہیے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُذْكُرُوا اللهَ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ۔ (مسند احمد)

ترجمہ: ''تم اللہ پاک کا ذکر اتنا کرو کہ دیکھنے والے تمہیں دیوانہ (پاگل) کہنے لگیں۔''

فائدہ: ذکر کے اصلی معنی ''یاد کرنے'' کے آتے ہیں اور انسان کے یاد کرنے کا تعلق قلب یعنی دل سے ہے زبان سے نہیں۔ زبان سے ذکر کرنے کو بھی ذکر اس

Marfat.com

لیے فرمایا گیا کہ زبان ہی دل کی ترجمان ہے۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ انسان کا زبان سے ذکر اللہ کرنا وہی معتبر ہے کہ زبان کے ساتھ ساتھ دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت و دھیان ہو۔ جو ذکر اللہ زبان سے کر رہا ہے تو دل کی توجہ و دھیان بھی اُسی کی طرف لگی ہوئی ہو، لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھے کہ اگر کوئی شخص زبان سے ذکر و تسبیح میں مشغول ہو اور اس کا دل ذکر اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو یا یہ کیفیت ہو کہ دل ذکر اللہ میں نہ لگ رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ فائدے سے یہ ذکر کرنے والا بھی خالی نہیں ہے۔ اس لیے کہ اجر و ثواب اس پر بھی مل رہا ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ایسا پرنور اور بااثر ہے کہ اگر کوئی شخص اس پاک و مبارک نام کو غفلت سے بھی لے گا جب بھی اللہ تعالیٰ کے نام لینے کا اثر ضرور لینے والے پر ہوگا۔ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے ایسی ہی حالت کی شکایت کی کہ ہم زبان سے ذکر کرتے ہیں مگر اپنے دل میں ذکر کی کوئی حلاوت محسوس نہیں کرتے، تو آپ نے کہا اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے ایک عضو یعنی زبان کو تو اپنی طاعت میں لگا لیا ہے۔

ذکر اللہ کی اصل حقیقت:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝﴾

(سورۃ البقرۃ: آیت ۱۵۲)

ترجمہ: ”پس (ان نعمتوں پر) مجھ کو یاد کرو میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکر گزاری کرو اور میری ناسپاسی (نافرمانی ناشکری) مت کرو۔“

(بیان القرآن)

Marfat.com

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر معارف القرآن میں اس آیت کا معنی ومفہوم یہ بیان کرتے ہیں تم مجھے اطاعت احکام کے ساتھ یاد کرو تو میں تمہیں ثواب اور مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر اللہ کی تفسیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری سے کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی نہ کی اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا، اگرچہ ظاہر میں اس کی نماز اور تسبیح کتنی بھی ہو۔"

کنز العمال میں روایت ہے کہ "جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کا ذکر کیا، خواہ اس کی نماز، روزے، تلاوت قلیل ہوں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر اطاعت ذکر اللہ ہے۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص حقیقی طور پر اللہ کو یاد کرتا ہے وہ اس کے مقابلے میں ساری چیزوں کو بھول جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ خود اس کے لیے ساری چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور تمام چیزوں کا عوض اس کو عطا کر دیتے ہیں۔ بس بات تو یہ ہے کہ ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس جملے کا مطلب یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے ذکر اللہ سے بہت بڑا اور بہت اہم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یادِ خدا کرنے والوں کو اللہ یاد رکھتا ہے ان کا تذکرہ بطورِ فخر فرشتوں میں کرتا ہے یہ مؤمن کے لیے بڑی نیک بختی اور سعادت مندی کی بات ہے۔

کسی شرط کے بغیر ذکر اللہ بکثرت کرنے کا حکم:

شریعت میں ذکر اللہ کے علاوہ کسی اور عبادت کی کثرت کا حکم نہیں دیا گیا۔ پس صرف ذکر اللہ کے ہی متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

﴿اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝﴾ (سورۃ الاحزاب:۴۱)

مفسرین حضرات فرماتے ہیں کہ ہر ایک عبادت کے لیے کچھ قواعد وضوابط ہیں جن کو پورا کیے بغیر وہ عبادت کامل طریقے سے ادا نہیں ہوسکتی۔ ان مخصوص شرائط کی ادائیگی ہی سے وہ عبادت بجاطور پر عبادت بنتی ہے۔ بخلاف ذکر اللہ والی عبادت کے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا ذکر، اپنی یاد کو اس قدر آسان کر دیا کہ ذکر اللہ کرنے والوں سے تمام شرائط اٹھالیں انسان کھڑے ہوئے ذکر کرسکتا ہے، بیٹھے ہوئے ذکر کر سکتا ہے، بستر پر لیٹے لیٹے تسبیح پڑھ سکتا ہے حتیٰ کہ بے وضو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرسکتا ہے گویا کہ یہ ذکر اللہ والی عبادت ہر حال میں اور ہر وقت انجام دے سکتا ہے۔

معارف القرآن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ذکر اللہ کے سوا کوئی ایسی عبادت عائد نہیں کی جس کی کوئی خاص حد مقرر نہ ہو جیسے نماز پانچ وقت کی اور ہر نماز کی رکعات متعین ہیں۔ روزے ماہِ رمضان کے متعین اور مقرر ہیں۔ حج بھی خاص مقام پر خاص اعمالِ مقررہ کرنے کا نام ہے۔ زکوٰۃ بھی سال میں ایک ہی مرتبہ فرض ہوتی ہے، مگر ذکر اللہ ایسی عبادت ہے کہ نہ اس کی کوئی حد اور تعداد متعین ہے، نہ کوئی خاص وقت وزمانہ مقرر ہے۔ نہ اس کے لیے کوئی خاص ہیئت قیام یا نشست کی قید ہے اور نہ ہی اس کے لیے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے۔ ہر وقت ہر حال میں ذکر اللہ بکثرت کرنے کا حکم ہے۔ سفر ہو، حضر ہو، تندرستی ہو یا بیماری ہو، خشکی میں ہو یا دریا میں، رات ہو یا دن، اکیلے ہو یا مجمع میں ہو ہر حال میں ذکر اللہ کا حکم ہے۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
یہ ہی نام عاشقوں کی جان ہے

Marfat.com

ذکر اللہ کی اقسام اور احکام:

اللہ تعالیٰ کا قرآنِ عزیز میں پاک ارشاد ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝۲۰۵﴾

(سورۃ اعراف: آیت ۲۰۵)

ترجمہ: ”اور (آپ ہر شخص سے یہ بھی کہہ دیجیے) اے شخص اپنے رب کو یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام (یعنی علی الدوام) اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔“ (بیان القرآن)

فائدہ: ہر ایمان والے کا یہ یقین ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے ذاتی نام اور صفاتی نام میں جو طاقت وقوت، روحانیت وجاذبیت، مٹھاس، لذت وسرور، اطمینان وراحت ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک ذکر کی کثرت دلوں کو پاک کر دیتی ہے اور جس قدر دل سے ظلمت ونحوست دور ہوتی چلی جائے گی۔ اُسی کے بقدر ذکر کے انوارات دل میں داخل ہوں گے جس کی وجہ سے آدمی راحت وسکون محسوس کرے گا۔ جو لوگ کچھ عرصہ تک صبح وشام اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہے اور اس پاک نام کا اثر اُن کے دلوں میں سرایت کر گیا تو جنت والی زندگی جیسا سکون وراحت دنیا میں محسوس کر لیا اور پھر یہی پاک نام دلوں کا سرور اور طمانیت کا باعث بن گیا۔

خود حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (سورۃ الروم)

ترجمہ: ”خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (میں یہ خاصیت ہے کہ اس) سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔“

Marfat.com

آج کل عموماً ہر شخص مادی چیزوں اور شکلوں سے متاثر ہے اور انہی دنیاوی چیزوں کو اصل راحت و آرام سمجھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے صبح سے شام تک صرف انہی چیزوں کی فکر ومحنت میں ہر شخص اپنی زندگی کا قیمتی وقت ضائع کر رہا ہے۔ کم نصیبی یہ ہے کہ اس بات کا احساس وشعور بھی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق وافسوس نہیں ہوگا بجز اُس وقت کے جو دنیا میں اللہ پاک کے ذکر کے بغیر گزر گیا ہو۔“ (مسند احمد، الطبرانی)

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ اپنی مشہور کتاب ”فضائل ذکر“ میں اس حدیث کے نقل کے بعد فرماتے ہیں کہ جنت میں جانے کے بعد جب یہ منظر سامنے ہوگا کہ ایک دفعہ اس پاک نام (اللہ) کو لینے کا اجر وثواب کتنی زیادہ مقدار میں ہے کہ پہاڑوں کے برابر مل رہا ہے تو اُس وقت اپنی اس کمائی کے نقصان پر جس قدر افسوس ہوگا وہ ظاہر ہے۔ ایسے خوش نصیب بندے بھی ہیں جن کو دنیا ہی بغیر ذکر اللہ کے اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی کثرت سے ذکر اللہ کرنے والا بنائے اور محض اپنے فضل ورحمت سے اپنے پاک وصاف مقبول بندوں میں دنیا اور آخرت میں شامل فرمائے۔ آمین

ذکر اللہ کی اقسام:

اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات ہر انسان پر اتنے زیادہ ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں۔ اُس پاک بلند وبالا ذات کی یاد، اُس کی محبت وعظمت، اُس کی احسان مندی، اُس کی تعریف، اُس کا ذکر اور اُس کی شکرگزاری فطری چیز ہے اور عقلمندی سمجھداری کی نشانی ہے۔

خداوندِ عالم کے قربان میں
کرم جس کے لاکھوں ہیں ہر آن میں

Marfat.com

تفسیر معارف القرآن میں ہے کہ قرآن کریم نے اِس آیت ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ ...﴾ میں دوطرح کا اختیار دیا ہے، ذکر خفی اور ذکر جہری یعنی آہستہ ذکر اور بلند آواز میں ذکر کرنا۔

① ذِکرخفی:

ذکر خفی یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنے رب کو یاد کیا کرو۔ اس کی بھی دوصورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ بغیر زبان کی حرکت کے صرف دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا دھیان اور خیال رکھے جس کو ذکر قلبی یا تفکر کہا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ زبان سے بھی آہستہ آواز میں اسماءِ الٰہیہ کے حروف ادا کرے۔ سب سے افضل اور بہتر صورت یہی ہے کہ جو ذکر کررہا ہے اس کے مفہوم کو سمجھ کر دل میں بھی اس کا پورا استحضار اور دھیان ہو اور زبان سے بھی ادا کرے کیونکہ اس صورت میں قلب کے ساتھ زبان بھی ذکر میں شریک ہو جاتی ہے اور اگر صرف دل ہی دل میں دھیان اور تفکر میں مشغول رہے زبان سے کوئی حرف ادا نہ کرے وہ بھی بڑا ثواب ہے اور سب سے کم درجہ اس کا ہے کہ صرف زبان پر ذکر ہو اور قلب توجہ سے خالی اور غافل ہو۔

اگر ذکر اللہ کے وقت دل غافل ہو تو ذکر کے آثار برکات وانوارات کامل حاصل نہیں ہوتے۔ لیکن یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ صرف زبانی ذکر بھی ثواب وفائدے سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ بعض اوقات یہ زبانی ذکر ہی قلبی ذکر کا ذریعہ اور سبب بن جاتا ہے۔ زبان سے ذکر کرتے کرتے ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ قلب بھی ذکر سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ اس لیے جن لوگوں کو ذکر وتسبیح میں دلجمعی اور دھیان، توجہ اور استحضار نہیں ہوتا وہ بھی ایسے ذکر کو بے فائدہ سمجھ کر چھوڑیں نہیں بلکہ مستقل جاری رکھیں اور اپنے ذکر میں دل کی توجہ اور دھیان کو لانے کی محنت کوشش کرتے رہیں۔ ان شاء

Marfat.com

اللہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ دل اللہ کے نور سے منور ہو جائے گا۔

۲ ذِکر جہری:

ذکر اللہ کا دوسرا طریقہ ذکر جہری ہے جو کہ اس آیت میں بتایا:

﴿وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾

یعنی زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ ذکر کرے، مطلب یہ ہے کہ ذکر اللہ میں مشغول ہونے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ آواز سے ذکر کرے مگر اس کا ادب یہ ہے کہ بہت زور سے چیخ کر نہ کرے، متوسط آواز کے ساتھ کرے جس میں ادب واحترام ملحوظ رہے۔ بہت زیادہ زور سے ذکر کرنا اس کی علامت ہوتی ہے کہ مخاطب کا ادب و احترام اس کے دل میں نہیں۔ اس وجہ سے ذکر کے وقت اس بات کی رعایت رکھنی چاہیے کہ ضرورت سے زائد آواز میں بلند نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ ذکر اللہ کرنے والا یا تو ذکر خفی کرے یعنی صرف قلبی ذکر کہ دل اللہ کی یاد میں پوری طرح توجہ و دھیان کے ساتھ مشغول ہو، اس میں زبان کو بالکل حرکت نہیں ہو اور ذکر خفی کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے مگر آواز بہت آہستہ ہو جس کو دوسرے نہ سن سکیں۔ یہ دونوں طریقے ذکر کے ارشادِ ربانی ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ ...﴾ میں داخل ہیں۔ یہ دونوں صورتیں ذکر خفی کی ہیں یا پھر ذکر اللہ کرنے والا ذکر جہری کرے کہ استحضارِ قلب اور دھیان کے ساتھ زبان کی حرکت بھی ہو اور آواز بھی ہو مگر اس طریق کے لیے ادب یہ ہے کہ آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔ یہ طریقہ ارشادِ قرآنی ﴿وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ میں تلقین فرمایا گیا ہے۔

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر صبح وشام ہونا چاہیے۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کم از کم دن میں دو مرتبہ صبح وشام ذکر اللہ کی ترتیب ہو، اور یہ بھی

Marfat.com

ہو سکتا ہے کہ صبح و شام بول کر مراد تمام دن و رات کے اوقات ہوں، جیسے مشرق مغرب بول کر سارا عالم مراد لیا جاتا ہے تو پھر اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ انسان پر لازم ہے کہ ہمیشہ ہر حال میں ذکر و تلاوت کا پابند رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت، ہر حال میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ آیت کے آخر میں فرمایا: ﴿وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ یعنی اللہ کی یاد کو چھوڑ کر غفلت والوں میں شامل نہ ہو جانا۔ کہ یہ بہت بڑا خسارا ہے۔ اصل میں محروم و نامراد تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاک نام کے ذکر سے دن و رات محروم رہا ہو۔

Marfat.com

ذکراللہ کے فضائل

اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں کثرت کے ساتھ ذکراللہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ دنیا اور آخرت میں ذکراللہ پر ملنے والے انعاماتِ الٰہیہ کا بیان کیا گیا ہے۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے پر رحمتوں، برکتوں اور حفاظتوں کا وعدہ فرمایا گیا ہے اور اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد پر دونوں جہاں میں کامیابی وسرخروئی، مصائب ومشکلات کا حل بتایا گیا ہے۔ ذکر کرنے والوں کے بلند درجات ونجات کے وعدے بیان کیے گئے ہیں۔ ذکراللہ سے غفلت اور سستی اور بے توجہی کرنے والوں کا دنیا وآخرت میں کیا خسارہ ونقصان ہے اس کا جاننا سمجھنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے بہت ہی اہم ہے جس کی طرف توجہ کرنا اور کرانا سب ہی کی ذمہ داری اور سعادت مندی ہے۔

اب قرآن پاک کی چند آیات جو ذکراللہ سے متعلق ہیں پڑھیے اور غور کیجیے ان شاء اللہ ضرور دل میں ذکراللہ کی عظمت ومحبت پیدا ہو جائے گی اور وقت فارغ کر کے یادِ الٰہی میں مشغول ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سہل ہو جائے گا۔ بے شک وہ کریم ذات جس پر چاہے نظرِ کرم کر دے۔

ذکراللہ سے متعلق آیاتِ شریفہ:

① ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝٣٥﴾ (سورۃ احزاب: ۳۵)

ترجمہ: ''(پہلے سے مؤمنوں کی صفات کا بیان ہے اس کے بعد ارشاد ہے) اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

② ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾

(سورۃ المنافقون:۹)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو لوگ (مرد اور عورتیں) ایسا کریں گے وہی خسارہ والے ہیں۔ (کیونکہ یہ چیزیں تو دنیا ہی میں ختم ہوجانے والی ہیں اور اللہ کی یاد آخرت میں کام دینے والی ہے)"

③ ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝﴾ (سورۃ الاحزاب:۴۱، ۴۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام (یعنی علی الدوام) اُس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو۔"

④ ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝﴾ (سورۃ زخرف:۳۶)

ترجمہ: "جو شخص رحمٰن کے ذکر (یعنی اُس کی یاد) سے (جان بوجھ کر) اندھا ہوجائے ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ (ہر وقت) اُس کے ساتھ رہتا ہے۔"

⑤ ﴿وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝﴾

(سورۃ جن:۱۷)

ترجمہ: "اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی اور اعراض کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔"

⑥ ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (سورۃ النور:۳۷)

Marfat.com

ترجمہ: ”وہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن کو اللہ کے ذکر سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے نہ فروخت۔“

⑦ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾﴾

(سورۃ الاعلیٰ: ۱۴، ۱۵)

ترجمہ: ”بے شک بامراد ہو گیا وہ شخص جو (برے اخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام (ذکر) کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔“

احادیثِ شریفہ ذکر اللہ کے بارے میں:

جس طرح قرآن پاک میں ذکر اللہ کی آیات کثرت سے ہیں اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے پاک و مبارک ذکر کی ترغیب کثرت سے آئی ہے۔ ان تمام احادیث کا احاطہ کرنا ہم جیسے بے علم و نااہل کے بس کی بات نہیں ہے، ہاں نمونہ اور عمل کے لیے کچھ احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و لطف و کرم سے قبولیت عطا فرمائیں اور دارین میں سلامتی و نجات کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

احادیث پڑھنے پڑھانے میں نیت:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پڑھنے کے لیے ایک غرض یہ کافی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلامِ مبارک ہے اور ہم محبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کے دعویدار ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو محض اس لیے پڑھنا چاہیے کہ ایک محبوب کا کلام ہے اور جب اس کو محبت کے ساتھ پڑھا جائے تو ایک قسم کی لذت و حلاوت اور رغبت پیدا ہو گی۔ اس طرح اطاعت و عمل بھی آسان ہو جائے گا۔

① حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کون سا بندہ تجھے سب

Marfat.com

سے زیادہ محبوب ہے تا کہ میں بھی اُس سے محبت رکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کررہا ہے تو سمجھ لے کہ میں نے ہی اُس کو ذکر میں مصروف کیا ہے اور میں اُس سے محبت رکھتا ہوں، اور جب تو کسی بندے کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کررہا تو جان لے کہ میں نے ہی اُس کو اس سے باز رکھا ہے اور میں اُس (شخص) سے بغض رکھتا ہوں۔'' (ابن عساکر، الدار قطنی)

② حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ''جب بندہ زیادہ تر میرے ساتھ مشغول رہتا ہے (یعنی ذکر اللہ کرتا رہتا ہے) تو میں اُس کا مطلوب اور اُس کی لذت، اپنا ذکر بنا دیتا ہوں۔ پس جب اُس کا مطلب اور اُس کی لذت میرا ذکر ہو جاتا ہے تو اُسے مجھ سے عشق ہو جاتا ہے اور مجھے اس سے عشق ہو جاتا ہے۔ جب یہ منزل آجاتی ہے تو میں اپنے اور اُس کے درمیان سے پردے اٹھا دیتا ہوں، اور پھر اکثر وقت اُس پر یہ کیفیت طاری کر دیتا ہوں۔ اسی وجہ سے جب اور لوگ غفلت و بھول چوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو وہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ یہی مردانِ حق ہیں، یہی ہیں کہ جب میں روئے زمین والوں پر عذاب مسلط کرنا چاہتا ہوں لیکن پھر ان کا خیال آتا ہے تو میں اہل زمین سے عذاب کو ہٹا لیتا ہوں۔'' (کنز العمال: ۱/ ۲۸۶)

③ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں میں میرے دوست اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین افراد وہ ہیں کہ میرے ذکر کے ساتھ اُن کا ذکر کیا جاتا ہے اور اُن کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے۔'' (الحلیۃ)

④ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک

Marfat.com

وتعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! فجر اور عصر کے بعد چند گھڑی مجھے یاد کرلیا کر، میں تیری ان کے درمیانی اوقات میں کفایت کروں گا۔" (مصنف عبدالرزاق)

⑤ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اُس کو اپنے ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُسے رفیق اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں۔" (الکبیر للطبرانی)

⑥ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: "حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب تک کہ وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے ہلتے رہیں۔" (مسند احمد، ابن ماجہ)

⑦ بروایت حضرت عمارۃ بن زعکرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: "اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ فرماتے ہیں: جو بھی بندہ میرا ذکر کرتا ہے تو وہ اپنے دوست (یعنی اللہ تعالیٰ) سے ملاقات کررہا ہوتا ہے۔" (صحیح ترمذی)

⑧ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اسلام کے نفلی اعمال بہت زیادہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سے درخواست ہے کہ) مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری زبان ہر وقت اللہ پاک کے ذکر سے تر رہے یعنی ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔"

(مسند احمد، حیاۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم)

⑨ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے وقت میری آخری گفتگو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے عرض کیا تھا کہ کون سا عمل اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا: ''تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔'' (ابن حبان، ابن سنی)

⑩ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق تعالیٰ جل شانہ، وعم نوالہ، فرماتے ہیں: اے ابن آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو در حقیقت میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب مجھ سے غفلت و بھول میں پڑ جاتا ہے تو میری ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (کنز العمال، ابن عساکر، الدیلمی)

⑪ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ''جس کسی قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہا تک خوش ہو جاتا ہے اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لیے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زمین اس کے لیے سنور جاتی ہے۔'' (کنز العمال)

⑫ حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی اقوام کو اٹھائیں گے کہ اُن کے چہروں پر نور عیاں ہوگا۔ وہ لؤلؤ یعنی موتیوں کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگ رشک آمیز نگاہیں اُن پر اٹھائیں گے (کہ کس عالیشان و مرتبہ کے لوگ ہیں) لیکن وہ انبیا نہ ہوں گے اور نہ ہی شہدا۔ وہ تو محض اللہ کی محبت میں مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے لوگ ہوں گے جو اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہوئے ہوں گے اور اُس کا ذکر کرتے ہوں گے۔'' (الکبیر للطبرانی رحمہ اللہ)

⑬ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے حفصہ کثرتِ کلام سے اجتناب کر کیونکہ ذکر اللہ کے سوا (غیر مفید) کلام دل کو مردہ

Marfat.com

(یعنی بے نور) کر دیتا ہے۔ پس تجھ پر ذکر اللہ کی کثرت ضروری ہے کیونکہ یہ چیز دل کو زندہ رکھتی ہے۔'' (دیلمی، کنز العمال)

⑭ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ''ابن آدم نے ذکر اللہ کے سوا کوئی عمل انجام نہیں دیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا ہو۔'' (مسند احمد، کنز العمال)

⑮ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا وہ نفاق سے بری ہو گیا۔'' (الصغیر للطبرانی رحمہ اللہ)

⑯ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔'' (الدار قطنی)

⑰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے: ''جس شخص نے اللہ کا ذکر کیا اور پھر خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں (یعنی رونے لگا) حتیٰ کہ زمین پر بھی کچھ آنسو گر گئے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔'' (المستدرک للحاکم)

⑱ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''کوئی شخص اگر اپنے گھر میں بیٹھا درہم تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔'' (الاوسط للطبرانی رحمہ اللہ)

⑲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لا الہ الا اللہ سے بڑھ کر کوئی افضل ذکر نہیں ہے اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا افضل نہیں ہے۔'' (الکبیر للطبرانی)

⑳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم پر جو

Marfat.com

گھڑی بھی ذکر اللہ کے بغیر گزر جاتی ہے وہ اس کے لیے قیامت کے روز حسرت و افسوس کا سبب بنے گی۔'' (شعب الایمان، الحلیۃ)

(۲۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے، زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۲۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔'' (مسند احمد)

(۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ''اللہ کا ذکر یوں کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں یہ ریا کار لوگ ہیں۔'' (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے اللہ کے ذکر کی اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ بغیر ذکر کے کوئی چیز نفع نہ دے گی۔ (حافظ ابن حجر منبہات)

(۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ اللہ کا ذکر ایمان کی علامت ہے، نفاق سے برأت ہے، شیطان سے حفاظت ہے اور جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے۔ (فضائل اعمال: ص ۵۲۲)

(۲۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ رب العزت ان لوگوں کو اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

(۲۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم ہر وقت ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے

Marfat.com

تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔

(فضائل اعمال: ص ۵۰۳)

(۲۸) حضرت عطا بن ابی مسلم سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا ذکر کرو کہ یہ تمہارے مطلوب کام میں مددگار ہے۔ (ابن عساکر، کنزالعمال)

نوٹ: صاحب الفوائد فی الصلاۃ والعوائد میں لکھا ہے کہ آدمی ذکر پر مداومت (پابندی) کرنے کی برکت سے تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا ذکر دلوں کی شفا ہے۔ یعنی دل میں جس قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں، کینہ، بغض، عداوت، حسد، ریاکاری، تکبر وغرور وغیرہ سب ہی امراض کا علاج ہے۔

(۳۰) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر شے کی انتہا مقرر ہے اور بنی آدم کی انتہا موت ہے۔ پس تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے کیونکہ یہ تمہاری مشکل آسان کرے گا اور تم کو آخرت کی رغبت دلائے گا، حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عربی رسالہ ''الوابل الصیب'' میں ذکر کے فوائد میں لکھا ہے کہ ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اور اس کی قوت کو توڑتا ہے۔

(۳۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کیا میں تم کو سب سے بہتر عمل جو تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ عمل ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے اور یہ کہ دشمنوں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں اس سے بھی بڑھ کر عمل وہ اللہ کا ذکر ہے۔ (بخاری ومسلم، ابن ماجہ، نسائی)

Marfat.com

(۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "لا الہ الا اللہ" کی کثرت کے ساتھ اپنے ایمانوں کو تازگی بخشتے رہا کرو۔ (مسند احمد، متدرک حاکم)

(۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا (یعنی یہ کلمہ دل کے اخلاص سے پڑھ لیا) وہ میرے عذاب سے مامون و محفوظ ہو گیا۔ (ابن عساکر، کنز العمال)

(۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بغض ہے۔ (کنز العمال، شعب الایمان)

(۳۵) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آقائے نامدار فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا یہ کلمہ اپنے قائل کو اس کی زندگی میں موت سے پہلے کسی بھی دن کسی ناگہانی آفت سے نفع دے گا۔ (بزار، شعب الایمان)

(۳۶) حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ سے کوئی عمل بازی نہیں لے جا سکتا اور نہ یہ کسی گناہ کو باقی چھوڑتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین انسان وہ ہے کہ محض اس کا دیکھنا ہی تم کو اللہ کی یاد تازہ کر دے اور اُس کا بولنا بات کرنا تمہارے علم میں اضافہ کا باعث ہو اور اُس کا عمل تم کو آخرت کی رغبت دلائے۔ (کنز العمال)

(۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ یاد

Marfat.com

الٰہی کی چابیاں ہیں کہ ان کو دیکھو تو از خود اللہ یاد آ جاتا ہے۔ (رواہ فی الطبرانی)

(۳۹) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ شروع وقت میں تم (لوگوں) پر اللہ کا ذکر اور درود شریف لازم ہے، اس سے اللہ عزوجل تمہارے عمل کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ (کنز العمال)

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور رحمت و بابرکت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک نقل کرتے ہیں کہ روزِ قیامت ہر مقام پر تم میں سے مجھ سے قریب ترین شخص وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا اور جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور رات میں سو مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود شریف پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیں گے جو اس درود شریف کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لیے کوئی (دنیا میں) ہدیہ لے کر آتا ہے اور پھر وہ فرشتہ درود شریف پڑھنے والے کا اور اس کے والد کا نام اور قبیلہ تک کا نام لے کر مجھے خبر دے گا اور میں اس کو (یعنی پڑھے ہوئے درود شریف کو) اپنے پاس موجود ایک سفید بیاض میں محفوظ کرلوں گا۔ (ابن عساکر، شعب الایمان، کنز)

Marfat.com

صبح وشام کے اذکار اور اعمال السنۃ

حق تعالیٰ شانہٗ نے صبح وشام ذکر کی ترغیب اپنے پاک کلام میں فرمائی ہے، جو بندہ بھی صبح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا سنت وظائف پڑھے گا وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان اور سلامتی میں رہے گا اور جو بندہ شام کو اللہ تعالیٰ کی یادِ الٰہی میں سنت دعاؤں میں لگے گا اپنی ترتیب زندگی بنائے گا وہ صبح کے نمودار ہونے تک تمام آفات وبلیات سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت و پناہ میں رہے گا پوری زندگی ان شاء اللہ امن وامان اور عافیت سے گزرے گی اور مرنے کے بعد کی بھی ہر ہر منزل سے بآسانی گزر کر اپنی منزلِ مقصود تک باعزت راحت وآرام سے پہنچا دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا والتجا ہے کہ اپنے پاک ومقدس نام وذات سے سچا عشق نصیب فرمادے اور حضور ﷺ سے سچی وحقیقی محبت ہمارے جسم کے رگ وریشہ میں پیوست کردے اور حضور ﷺ کی لائی ہوئی پاکیزہ شریعت پر دل وجان سے ہر حال اور ہر موقع پر عمل پیرا ہونا اپنے فضل وکرم سے آسان فرمادے اور ہر کلمہ گو مسلمان کے دل کو قرآن پاک کی طرف اور حضور ﷺ کی مبارک زندگی کے اپنانے کی طرف مائل کردے۔ (آمین)

صبح وشام اللہ کو یاد کرنے کے بارے میں قرآن پاک کا ارشادِ مبارک:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (سورۃ المؤمن:۵۵)

ترجمہ: ''اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔''

توبہ واستغفار کے وہ الفاظ جس پر جنت ہے:

صحیح بخاری میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا سید الاستغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ: ”الٰہی تو میرا رب ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کام کے شر سے جو میں نے کیا میں اعتراف کرتا ہوں تیرے سامنے تیری ان نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر فرمائی ہیں اور اپنے گناہوں (کا بھی) اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے رات کے وقت یہ پڑھا وہ مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا یا وہ اہل جنت میں سے ہوگا اگر اس نے صبح کے وقت پڑھا اور وہ مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دن کی اور رات کی تمام نعمتوں کا شکر:

حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے صبح کے وقت یوں کہا اُس نے دن کا شکر ادا کر دیا جس آدمی نے شام کے وقت بھی اس دعا کو پڑھ لیا اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

ترجمہ: ”اے اللہ کریم! آج صبح جو مجھ پر نعمتیں ہوئی ہیں اور تیری مخلوق میں جس پر

Marfat.com

بھی یہ نعمتیں ہوئی ہیں وہ سب تیری ہی طرف سے ہیں۔ تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے ہی حمد وتعریف ہے اور تیرے لیے ہی (اے اللہ) شکر ہے۔"

فَائِدَة: کسی بندے بشر میں یہ طاقت وقوت نہیں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی بے انتہا اور ان گنت نعمتوں اور احسانوں کا شکر ادا کر سکے جبکہ ہر نعمت پر شکر واجب بھی ہے اور نعمتوں سے نوازنے والے کی حمد وتعریف بھی ہے اور عموماً انسان اس سے غافل ہیں۔

اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے پاک کلمات سکھائے کہ اگر کوئی بندہ ان کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر گزار بندوں میں داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شاکرین میں سے شمار فرمائیں۔ آمین

جو صبح وشام یہ دعا پڑھے بہترین رزق ملے:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح میں یہ دعا پڑھ لے تو اُس دن بہترین رزق سے نوازا جائے گا اور برائیوں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے لے تو اس رات بہترین رزق سے نوازا جائے گا اور برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ (کنز العمال: ص ۲۱۰، ابن سنی)

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمۃ: "ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا نہ ہی کوئی طاقت نہ ہی کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے میں گواہی دیتا ہوں اللہ پاک ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

ناپسندیدہ اور تکلیف دہ اُمور سے حفاظت:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کو "آیۃ الکرسی" اور سورۃ الفاتحہ اور سورۃ المؤمن کی پہلی تین آیات پڑھ لے تو شام تک وہ ناپسندیدہ تکلیف دہ اُمور سے محفوظ رہے گا اسی طرح شام کو بھی پڑھ لیا کرے تو صبح

Marfat.com

تک محفوظ رہے گا۔ (مسند دارمی: ص ۴۴۸)

سورۃ الفاتحہ پڑھے پھر آیۃ الکرسی پڑھے پھر سورۃ المؤمن کی پہلی تین آیت پڑھ لے۔

﴿حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ○ ﴾ (سورۃ المؤمن: ۱۔ ۳)

ذکر واذکار میں کمی رہ جائے تو اس آیت سے پورا ثواب ملے گا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو اس دن جو کچھ (ذکر واذکار وظیفہ میں سے) اس کا رہ گیا ہوگا تو اُس نے (اس کا ثواب ان کلمات کے صبح پڑھنے کی وجہ سے) پالیا اور جس نے یہ کلمات رات کے وقت (یعنی مغرب یا عشاء کے بعد) پڑھے تو اس نے وہ کچھ (ذکر واذکار کا ثواب) پالیا جو رات کے وقت (پڑھنے اور پورا کرنے سے) رہ گیا۔ (ابوداؤد شریف)

﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○﴾ (سورۃ الروم: آیت ۱۷۔ ۱۹)

ترجمہ: ''تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو) اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (اُس وقت بھی نماز پڑھا کرو) وہی زندہ کو مردے سے نکالتا اور (وہی) مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے۔''

Marfat.com

تمام آفات سے نجات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیا کہ مجھے آفات نے گھیر لیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "صبح کے وقت یوں کہا کرو تیری کوئی چیز بھی نہ جائے گی (یعنی یہ کلمات پڑھو) اُس شخص نے یہی کلمات کہے تو آفات کا خاتمہ ہو گیا۔ (کتاب الاذکاری نووی)

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى (دِيْنِىْ) وَنَفْسِىْ (وَوَلَدِىْ) وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت دین، جان، اولاد، اہل وعیال اور مال میں ہو۔"

ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخلہ کی ضمانت:

حضرت منید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (یہ ایک افریقی صحابی ہے) کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے، میں اُس کا ذمہ دار ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شام کو یہ دعا پڑھے وہ اللہ کی خوشنودی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (وَّرَسُوْلًا)

ترجمہ: "خوش ہیں ہم اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مذہب مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر۔"

دعائے فاطمہ رضی اللہ عنہا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں کس چیز نے میری ایک وصیت سننے سے روکا ہے تم یہ دعا صبح وشام پڑھو:

Marfat.com

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔

ترجمہ: ''اے زندہ اور باقی رہنے والے، آپ سے فریاد کرتا ہوں میرا حال درست فرما دیجیے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرمایئے۔'' (مجمع الزوائد)

جنت میں آسانی اور ایک لاکھ نیکیاں:

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِّعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِّعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِّمُلْكِهٖ۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے سامنے ساری چیزیں جھکی ہیں، اس کی عزت کے سامنے ساری چیزیں ذلیل ہیں، اس اللہ کے لیے ساری تعریفیں جس کی حکومت اور سلطنت کے سامنے سب جھکے ہیں۔'' (مجمع الزوائد)

صبح وشام کے درمیان کا کفارہ:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب صبح ہو شام ہو تو اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لو، درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَصْبَحْتُ وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ (الدعاء المسنون)

جلنے ڈوبنے اور ظالموں کے ظلم سے حفاظت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو صبح وشام پڑھ لے گا وہ

Marfat.com

جلنے ڈوبنے سے محفوظ رہے گا اور حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شیطان، ظالم، سانپ، بچھو کے ضرر سے بھی محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے وہ جو چاہے، بھلائی نہیں آتی مگر اللہ سے،
اللہ کے نام سے وہ جو چاہے برائی نہیں ہٹ سکتی مگر اللہ سے،
اللہ کے نام سے وہ جو چاہے تمام نعمتیں اللہ ہی کی طرف سے ہیں،
اللہ کے نام سے جو وہ چاہے، کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے اللہ کے۔''

(شرح احیاء العلوم)

تمام بلاؤں اور اثر آسیب سے حفاظت:

حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام تین تین مرتبہ قل ہو اللہ (پوری سورت) قل اعوذ برب الفلق (پوری سورت) اور قل اعوذ برب الناس (پوری سورت) پڑھ لیا کرو۔ اس سے تمام بلاؤں اور مصائب سے حفاظت ہوگی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

یہ کلمات پڑھنے والا دن میں بھی جنتی اور رات میں بھی جنتی:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (سید الاستغفار کے بارے میں) کہ جس بندہ نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور اُسی دن رات کے شروع ہونے سے پہلے اس کو موت

Marfat.com

آ گئی تو بلا شبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر رات کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے وہ چل بسا تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا۔

(اخرجہ احمد والبخاری والنسائی)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (اخرجہ احمد والبخاری والنسائی)

اِس دعا پر تمام نعمتیں ملتی ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح (اور شام) کے وقت یوں کہا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کے لیے یہ (تمام نعمتیں) مکمل کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ (اَمْسَیْتُ) مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّعَافِیَةٍ وَّسِتْرٍ فَاَتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ وَعَافِیَتَكَ وَسِتْرَكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی۔ تو اپنی نعمت مجھ پر مکمل فرمادے۔ اپنی عافیت اور اپنی پردہ پوشی کو دنیا اور آخرت میں مجھ پر مکمل فرما۔'' (ابن السنی، کتاب الاذکار: ص ۱۰۴)

اپنی جان اور عزت اللہ تعالیٰ کو ہبہ کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم رضی اللہ عنہ کی طرح ہونے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو ضمضم رضی اللہ عنہ (کی طرح ہونے سے کیا مطلب) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: صبح ہوتی ہے تو وہ یوں کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ وَعِرْضِیْ لَكَ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت تجھے ہبہ کردی ہے۔''

پھر کوئی اُسے گالی دیتا تو وہ جواباً اس کو گالی نہ دیتا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے درگزر کرنے اور برداشت کرنے کی توفیق ہو جاتی اس طرح اپنے اعمال کے ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا) جو اس پر ظلم کرتا وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور وہ اُسے نہ مارتا تھا جو اُسے مارتا۔ (ابن السنی، کتاب الاذکار: ص ۱۰۴)

اِس دعا کی برکت سے دینی و دنیاوی اُمور میں مدد کی جاتی ہے:

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے صبح و شام سات بار اس طرح دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دینی اور دنیاوی اُمور کی کفایت کرے گا ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر یہ دعا پڑھنے والا کمزور یقین سے بھی پڑھے گا تو بھی اُس کے اُمور میں اس کی مدد کی جائے گی۔

(کتاب الاذکار)

﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾

اچانک برائی سے بچنے کی دعا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح و شام یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ.

(ابن السنی رحمہ اللہ)

ترجمہ: ''اے پروردگار! میں تجھ سے بھلائی کے اچانک آجانے کا سوال کرتا ہوں

Marfat.com

اور شر کے اچانک آجانے سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔“

قرض وغم سے نجات:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ ذکر (دعا) نہ سکھاؤں جب تم وہ ذکر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم ختم کردے اور تمہاری طرف سے تمہارا قرض ادا کردے۔ انہوں نے عرض کی ”ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ (ابن السنی رحمہ اللہ)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ (وحفاظت) لیتا ہوں ہر فکر وغم سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور وظلم سے۔“

ان صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دعا کرنی شروع کردی اللہ رب العزت ذوالجلال نے میرا غم واندوہ ختم کردیا اور میری طرف سے قرض ادا کردیا۔

صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک امن وحفاظت:

سنن ابی داؤد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (ابوداؤد، کتاب الاذکار: ص ۱۰۲)

Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اسی کے لیے تعریف ہے کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ساتھ جو اللہ رب العزت نے چاہا وہ ہو گیا جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے۔''

جس نے یہ کلمات صبح کہے اُسے شام تک محفوظ کر دیا گیا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اسے صبح تک محفوظ کر دیا گیا۔

وہ دعا جو حضور ﷺ ترک نہیں فرماتے تھے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ دعائیں کبھی ترک نہیں فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَافِیَةَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَةَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِیۡ وَاٰمِنۡ رَوۡعَاتِیۡ، اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَمِیۡنِیۡ وَعَنۡ شِمَالِیۡ وَمِنۡ فَوۡقِیۡ وَأَعُوۡذُبِكَ بِعَظۡمَتِكَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ۔

ترجمہ: ''اے پروردگار! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، الٰہی! میں تجھ سے درگزر اور اپنے دین، اپنی دنیا اپنے اہل اور اپنے مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، مولا میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما مجھے خوف سے امن عطا فرما اے اللہ میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے حفاظت فرما اے ربِ کریم! میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ میں نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔ (زمین سے کوئی عذاب آئے یا زمین میں ہی دھنسا دیا جاؤں)'' (ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد)

Marfat.com

اس دعا کی برکت سے گھر جلنے سے بچ گیا:

ابن السنی نے طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ "آپ کا گھر جل چکا ہے انہوں نے فرمایا میرا گھر نہیں جلا" اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر تھا کہ وہ اُسے نہ جلاتا کیونکہ میں نے وہ کلمات کہے تھے جنہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جس نے وہ کلمات دن کے ابتدائی حصے میں پڑھے تو شام تک اسے کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس نے یہ کلمات دن کے آخری حصے میں کہے تو صبح تک اسے کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔"

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھی پر میں نے بھروسہ کیا ہے تو ہی عرشِ عظیم کا رب ہے جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا جو اس نے نہ چاہا نہ ہوا۔ کوئی قوت نہیں کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے ساتھ جو بلند اور عظیم ہے میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس جانور کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے، میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔"

دعائے حضرت انس رضی اللہ عنہ (ظالموں سے حفاظت):

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکھلائی اور

Marfat.com

فرمایا کہ جو اسے صبح پڑھ لے گا اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (یعنی قتل وغارت حوادث و آفات، جسمانی و مالی نقصان سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِنَّ وَلِىِّ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔ (مستطرف الدعاء)

یہ کلمات گناہوں کو ختم کردیتے ہیں:

حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ دعا صبح پڑھے گا اس کے شام تک کے گناہ اور جو شام کو پڑھے گا اس کے صبح تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّىَ اللّٰهُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(الدعاء المسنون، کنز العمال)

شہادت کا مرتبہ اور ستر ہزار ملائکہ کی بخشش کی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورۃ الحشر کی آخری (تین) آیات پڑھیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی

Marfat.com

مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (الخصال المکفرہ)

ایک دوسری روایت میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ ’’جو صبح اور شام کو یہ تعوذ تین مرتبہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

اور پھر سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے اسی طرح شام کو (یعنی صبح تک) اور اگر اسی دن انتقال ہو جائے تو شہید (یعنی بلند مقام والا) ہوگا۔ (مسند دارمی، مسند احمد، ترمذی)

سورۃ حشر کی آخری تین آیات یہ ہیں:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾﴾

ہر تکلیف دینے والی چیز سے حفاظت (سانپ بچھو وغیرہ):

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آیا اور کہا میں ساری رات نہ سو سکا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس وجہ سے؟ اس نے کہا اس وجہ سے کہ رات بچھو نے مجھے کاٹ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے صبح کو یہ کلمات پڑھ لیے ہوتے تو کوئی چیز تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتی تھی:

Marfat.com

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کے واسطے سے مخلوق کی برائیوں سے۔“ (ابوداؤد: ۵۴۴)

جادو سے جادوگر سے سحر اور آسیب سے بچانے والی دعا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے اس دعا کو تین مرتبہ صبح اور اسی طرح شام کو پڑھ لیا تو صبح سے شام اور شام سے صبح تک جادو، شیطان، جادوگر، کاہن اور حاسد کی برائی سے محفوظ رہے گا۔

(عمل الیوم واللیلۃ: ص ٦٦، الدعاء المسنون: ۲۱۷)

(اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ) اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ۔

ترجمہ: ”(ہم نے صبح کی اور پوری سلطنت نے صبح کی اللہ کے لیے) ہم نے شام کی اور پوری سلطنت نے شام کی اللہ تعالیٰ کے لیے، تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں، پناہ لیتا ہوں اللہ کی جس نے آسمان کو روکے رکھا کہ وہ زمین پر گرے، مگر اس کی اجازت سے، مخلوق کی برائی سے اور جو پھیلی ہے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔“

سخت اور مشکل کام کے وقت پڑھنے والی دعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔ (کتاب الاذکار، عمل الیوم واللیلۃ)

Marfat.com

ترجمہ: "اے اللہ! کوئی کام بھی مشکل نہیں سوائے اس کام کے جس کو آپ مشکل بنادیں اور آپ جب چاہیں مشکل کام کو آسان بنادیں۔(اس لیے میرا کام بھی آسان بنادے)"

فائدہ: جب بھی کسی کام میں دشواری، ذلت خواری اور مشکل پیش آرہی ہو تو آدمی کو فوراً اس اہم دعا کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف بار بار متوجہ ہونا چاہیے اور یہ دعا پڑھنا چاہیے اپنی عاجزی اور بے کسی کا استحضار دل میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت وطاقت کا پورا یقین دل میں جماتے ہوئے دل وزبان سے یہ کلمات بار بار پڑھے مدد طلب کرے کیونکہ یقیناً اللہ رب العزت کے لیے نہ کوئی کام مشکل ہے اور نہ ہی کوئی کام اللہ کے لیے ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم وفیصلہ ہی کائنات کے تمام مسائل کے حل کے لیے کافی ہے اپنے مسائل ومشکلات میں سنت عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور سب کے لیے مدد ونصرت کے دروازے کھلوانا چاہیے حضور ﷺ کا خود بھی یہی عمل تھا کہ جب بھی کوئی مشکل بات یا کام پیش آتا تو اللہ تعالیٰ کی ہی طرف متوجہ ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مدد کے طلب گار بن جاتے تھے امت کو بھی اس حدیث میں یہی تعلیم ہے۔

Marfat.com

کھانے اور پینے سے متعلق دعائیں اور اعمالُ السُّنّہ

جب کھانا سامنے آجائے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کھانا پیش کیا جاتا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللهِ۔

ترجمہ: "اے اللہ جو نوازا ہے آپ نے ہم کو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور عذاب دوزخ سے بچا ہم کو اللہ کے نام سے شروع ہے۔" (الدعاء المسنون: ص ۲۶۲)

فائدہ: علامہ زرقانی رحمہ اللہ شارح مواہب نے لکھا ہے کہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔

ترجمہ: "اے اللہ جو دیا ہے آپ نے ہم کو اس میں برکت عطا فرما اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔"

کھانے کے پہلے لقمہ پر مغفرت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا لقمہ لیتے تو یہ پڑھتے:

"یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ" اے وسیع مغفرت والے۔ (سیرۃ الشامی: ۷/ ۲۶۱)

کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنا:

مسند احمد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ پڑھتے اور کھانا شروع فرمادیتے۔

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا جب کھانے پر ہاتھ لگاؤ (یعنی شروع کرو) تو یہ دعا (برکت) پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ.

ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے اور اس کی برکت پر۔'' (حاکم، حصن حصین: ۲۵۵)

فائدہ: کھانے کے چند آداب:

① کھانا کھانے کے لیے ہاتھ دھونا۔

② کھانا شروع کرنے میں پہل اور ابتداء بڑے اور بزرگ سے کرنی چاہیے۔

③ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینا بلکہ ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا چاہیے جیسا دوا پینا، شہد اور شوربا وغیرہ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیے، کھانے کے ہر لقمہ اور پینے کے ہر گھونٹ پر بسم اللہ پڑھنا اچھا ہے۔

(شرح زرقانی: ۴/۴۰۰)

④ صرف بسم اللہ پڑھ لینا اس سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے لیکن پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا زیادہ اجر وثواب کی بات ہے۔

⑤ جنبی مرد اور حائضہ عورت بھی کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرے۔ (کلمہ من شرح المسلم للنووی)

⑥ اس طرح ایک حدیث میں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِبَرَکَۃِ اللّٰہِ کہنا بھی آیا ہے۔

(فتوحات ربانیہ)

⑦ کھانا اپنے سامنے سے کھائے برتن میں ادھر ادھر ہاتھ نہ گھمائے۔

⑧ ایک روایت میں ہے کہ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے سے برکت ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ: ۲۶۵)

⑨ کھانے کے نوالے پر اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ پڑھنے سے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

⑩ کھانا دائیں ہاتھ سے اور پینا دائیں ہاتھ سے سنت ہے۔

⑪ کھانے میں عیب نہ نکالنا سنت ہے۔

کھانے کے شروع میں جو بسم اللہ پڑھنا بھول گیا وہ اب یہ دعا پڑھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (یعنی بسم اللہ کہنا) بھول جائے اور جب (کھانے کے دوران) یاد آجائے تو یہ دعا پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

ترجمہ: ''اس کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں۔''

(ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

کھانا کھانے کے درمیانی لقمہ میں اللہ کو راضی کرنے والی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے تو الحمد للہ کہے اور ایک گھونٹ پانی پئے تو الحمد للہ کہے۔ (مسلم: ص ۲۵۳، زاد المعاد: ص ۲۵)

کھانا کھانے کے بعد کی مسنون دعائیں:

کھانا پینا یہ انسان کے لوازمِ حیات میں سے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کو ان نعمتوں کے استعمال کا حکم دیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کچھ کھانے یا پینے کو میسر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ادا کرتے ہوئے استعمال کرتے اور کھاتے پیتے تھے اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں پر حمد و شکر کی تلقین فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضور ﷺ کی کھانے کے بعد متعدد دعائیں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی کھانے پینے کی نعمتیں مختلف ہیں اور مختلف ان کے ذائقے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں پر حمد و شکر گزاری کے الفاظ بھی مختلف ہیں بہتر یہ ہے کہ مختلف مواقع پر مختلف دعائیں پڑھ لیا کرے تا کہ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے ان کھانے پینے کی نعمتوں پر ادا ہونے والی ہر ہر دعا پر سنت کی نیت سے عمل ہو جائے جو کہ بڑی ہی خیر و برکت و قبولیت کا ذریعہ ہے اور عبادتِ الٰہی بھی ہے ویسے ان منقولہ و ماثورہ دعاؤں میں سے کسی ایک کا پڑھ لینا بھی ادائے سنت کے لیے کافی ہے اور تمام ہی دعاؤں کا پڑھنا تو نور علیٰ نور ہے۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ جنہوں نے آٹھ سال حضور ﷺ کی خدمت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب کھانا شروع فرماتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانا کھا لیتے تو (یہ دعا) پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَيْتَ، وَأَغْنَيْتَ وَاَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ نے کھانا کھلایا پانی پلایا، غنی کیا (بھوک سے) کفایت فرمائی، ہدایت عطا فرمائی اور زندگی عطا فرمائی اور جو کچھ آپ نے عطا فرمایا اس پر آپ ہی کا شکر اور آپ ہی کی تعریف ہے۔“ (مسند احمد، نسائی، ابو یعلیٰ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو یہ (دعا) پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا، وَالَّذِىْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا

Marfat.com

وَکُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہم پر احسان کیا، ہمیں ہدایت دی۔ ہمیں پیٹ بھر کھانا کھلایا ہمیں سیراب فرمایا اور ہر قسم کا احسان ہم پر فرمایا۔'' (طبرانی فی الدعاء، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ)

فائدہ: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کا فائدہ منعم کا شکر ادا کرنا اور اس کو خوش کرنا ہوتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے شکر گزاری کے ذریعے اس نعمت میں اپنے لیے زیادتی کی طلب بھی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ...﴾

''کہ اگر تم شکر ادا کرتے رہو تو میں ضرور تمہارے لیے (نعمتوں میں) زیادتی کروں گا۔''

کھانا کھانے کے بعد کی دعا سے اگلے پچھلے گناہ معاف:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کھانا کھایا پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھی تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابوداؤد کی روایت میں مزید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو بھی معاف فرمائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ (ترمذی، ابوداود)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اس اللہ پاک کی ہیں جس نے مجھے کھانا کھلایا اور بلا قوت و طاقت کے مجھے اُس نے عطا کیا۔''

فائدہ: بذل المجہود میں ہے کہ مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان سے برے اعمال سرزد نہیں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائیں گے یا پھر ان کے گناہ معاف ہو جائیں گے گویا گناہ ہوئے ہی نہیں۔

Marfat.com

بعض اعمال شکل وصورت کے اعتبار سے بہت مختصر ہوتے ہیں، اس میں وقت بھی کچھ نہیں لگتا اور بہت ساری محنت بھی نہیں ہوتی بس تھوڑی توجہ اور دھیان کی ضرورت ہوتی ہے آدمی سرسری سمجھ کر اُسے کر لیتا ہے اور اس عمل کو اہم اور زیادہ خاص نہیں سمجھ رہا ہوتا مگر اللہ رب العزت کی نگاہ میں اس کی پاک بارگاہ میں اس کے شاہی دربار میں اس عمل کی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے اور بڑے بڑے انعامات اور بخشش سے نوازا جاتا ہے جیسا کہ اس دعا کے پڑھنے پر اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے ایک شخص بڑی محنت سے جدوجہد سے گرمی سردی اور ناگواریاں برداشت کر کے صبح سے شام محنت کر کے کماتا ہے پھر کھاتا ہے اور اس کھانے کے پیچھے ایک لمبی چوڑی محنت ومشقت ہوتی ہے اس کے باوجود جب ایک مؤمن بندہ کھانا کھانے کے بعد اس دعا میں یہ اعتراف کر لیتا ہے کہ یہ کھانا صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت واحسان فضل وکرم سے ہی ملا ہے اس ملنے میں آدمی کا کوئی کمال نہیں ہے اپنی ساری محنت ومشقت کی نفی کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو یہ تمام بھاگ دوڑ محنت ومشقت یہ کھانے پینے کی تمام چیزیں مجھے ہرگز نہیں مل سکتی تھی اپنی سعی ومحنت کا انکار اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان لطف وکرم کا اقرار دل سے کر لیتا ہے تو یہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ خوش وراضی ہو کر آدمی کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور آخرت میں مزید اس سے بڑے بڑے انعامات ہیں اور بہت ہی اکرام ہے بے شک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے عمل کی بڑی قدر کرتا ہے۔

کھانے کے بعد باسہولت فراغت کے لیے یہ دعا پڑھے:

حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تو اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدح سرائی کرتے:

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس (کھانے کے جسم سے) نکلنے کا راستہ بنایا۔“ (سنن ابی داؤد، نسائی)

اچھا اور بہتر کھانا ملنے کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اُسے یہ دعا مانگنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔“

(ترمذی، ابوداؤد، ابن السنی)

دستر خوان سے اٹھتے وقت کی دعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دستر خوان اٹھالیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سی پاکیزہ اور مبارک تعریف ہے جس سے استغناء نہیں اور جسے چھوڑا نہیں جا سکتا جس سے روگردانی نہیں کی جاسکتی تو ہمارا رب ہے۔“

(صحیح بخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستر خوان اٹھالیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ۔

Marfat.com

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہماری کفایت فرمائی جس نے ہمیں سیر کیا اس سے مستغنی ہوئے بغیر اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔''

(کتاب الاذکار للنووی: ص ۲۵۴)

شروع اور آخر کے کلمات جس سے مغفرت ہو جاتی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور جب کھانا اٹھایا جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا پڑھے۔ (ابن السنی: ۴/ ۱۳)

مہمان جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو میزبان کے لیے دعا مانگے:

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر کھانا تناول فرمایا کھانے کے بعد میرے والد محترم نے عرض کی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لیے دعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! جو آپ نے انہیں رزق دیا ہے اس میں برکت فرما انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔''

ضیافت کے بعد کی دعا:

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنا سر اقدس اٹھایا اور (دعوت کے موقع پر) یوں دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اسے کھلایے جس نے مجھے پلایا اسے پلایے۔'' (مسلم: ۱۸۴)

Marfat.com

کھانے، پینے کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کھانا کھاؤ یا پانی پیو تو یہ دعا پڑھ لو تم کو کوئی نقصان نہ ہوگا اگرچہ اس میں زہر ہی کیوں نہ ہو۔ (جان بوجھ کر یہ دعا پڑھ کر زہر کھانا جائز نہیں ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے اور اس اللہ کی مدد سے جس کے نام کی برکت سے زمین آسمان کی کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی، اے زندہ قائم رہنے والے۔'' (کنز العمال)

کھانے کے مُضر اثرات سے بچاؤ کے لیے:

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کھانے پر یہ دعا پڑھ لے تو اُسے کسی قسم کا ضرر و نقصان نہیں ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ فِی الْاَرْضِ وَفِی السَّمَآءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْهِ بَرَکَةً وَّعَافِیَةً وَّشِفَآءً۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع ہے جس کا نام زمین و آسمان میں بہترین ہے، اُس کے نام کے ساتھ کسی بیماری کا ضرر نہیں، اے اللہ اس میں برکت عافیت اور شفا عطا فرما۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ)

پانی پینے کے بعد کی دعا:

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو (آخر میں) یہ دعا فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْ مِلْحًا

Marfat.com

اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

ترجمہ: ”تمام تعریف اللہ پاک کے لیے ہے جس نے اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔“ (مشکوٰۃ، الدعاء: ص ۸۹۹)

دودھ پینے کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

Marfat.com

لباس سے متعلق دعائیں اور اعمالُ السُّنّہ

لباس جوتے پہننے اور اُتارنے کا طریقہ:

سنت ہے کہ آدمی لباس زیب تن کرتے وقت بسم اللہ پڑھ لے اسی طرح تمام اعمال میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ قمیص، پائجامہ اور جوتے وغیرہ جب پہنا جائے تو دائیں سے شروع کریں اور اتارتے وقت پہلے بائیں طرف سے اتارے پھر دائیں طرف سے اتارے اسی طرح مسواک، ناخن کاٹنے، سرمہ لگانے، مونچھیں تراشنے، زیر بغل بال صاف کرنے، سر کے بال کاٹنے، نماز میں سلام کرنے، مسجد میں داخل ہونے، بیت الخلا سے نکلنے، وضو کرنے، غسل کرنے، کھانے پینے، مصافحہ کرنے، حجر اسود چومنے اور کسی انسان کو ضرورت کی چیز دیتے وقت اور لیتے وقت دائیں (یعنی سیدھا ہاتھ) سے آغاز کیا جائے اور ان کی ضد کے امور بائیں (یعنی الٹا ہاتھ) سے شروع کیے جائیں۔

کپڑے پہنتے وقت کی دعا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص، لنگی، چادر، عمامہ کو اپنے جسم مبارک پر سجنے کا شرف بخشتے تو یوں دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَهٗ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَهٗ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے وہ ہے اور میں تجھ سے اس کے شر اور اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کے لیے ہے۔“ (ابن السنی، نزل الابرار)

Marfat.com

جب نیا کپڑا یا جوتا وغیرہ پہنے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کپڑے کا نام مثلاً قمیص، چادر یا عمامہ وغیرہ نام لیتے پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ''اے اللہ! حمد وثنا تیرے لیے ہے مجھے یہ تو نے ہی پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس خیر کا ملتمس ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے میں تجھ سے اس کے شر اور شر کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔''

فائدہ: کتاب الاذکار میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جو شخص جوتا پہلے دائیں (یعنی سیدھا) پاؤں میں پہنے اور بائیں (یعنی الٹا) پاؤں سے اتارنے کا عادی بن جائے (سنت کی نیت سے عمل کرے) وہ تلی کی بیماری سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھے تو اگلے پچھلے گناہ معاف:

ابن السنی کی کتاب میں حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نیا کپڑا پہنا اور یوں کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا، میری قدرت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔'' (کتاب الاذکار: ص ۴۰)

کپڑے پہنتے وقت وہ دعا جس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت وامن میں رہے:

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں

Marfat.com

نے فرمایا میں نے حضور ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ جس نے نیا کپڑا زیب تن کیا اور پھر یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا جس سے میں نے اپنی شرم گاہ چھپائی اور اپنی زندگی میں حسن حاصل کرتا ہوں۔"

(کتاب الاذکار: ص ۴۰)

کپڑے اتارتے وقت جنات کی نظر بد سے محفوظ رہنا:

ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے کپڑے اتارتے وقت یوں کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

یہ ذکر (کر کے کپڑے اتارا کرے) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے مابین (پردہ یعنی روحانی) حجاب ہوگا۔

فائدہ: کپڑے کی آستین میں دایاں ہاتھ (یعنی سیدھا ہاتھ) پہنتے وقت پہلے ڈالنا اور پائجامہ اور جوتے پہنتے وقت بھی پہلے دایاں (یعنی سیدھا) قدم ڈالنا باعث سنت و باعثِ برکت ہے اور جب کپڑے یا جوتے اتارنے ہوں تو پہلے اپنی آستین سے بایاں بازو (یعنی الٹا ہاتھ) نکالے اور اسی طرح جوتے اتارتے وقت بایاں پیر (یعنی الٹا) پہلے نکالے۔ علما کرام فرماتے ہیں کہ کپڑے یا جوتے اتارتے وقت بائیں (یعنی الٹی) طرف سے آغاز اس لیے کیا جاتا ہے کیونکہ انسانی عضو کا اپنے ملبوس میں رہنا اُس کی عزت ہے اور دایاں یعنی سیدھا عضو ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔

فائدہ: حضور ﷺ کی سنتوں پر اہتمام سے عمل کرنے کی برکت سے بندہ قربِ

Marfat.com

الٰہی میں بہت تیزی سے ترقی کرتا رہتا ہے بندے کی قربِ الٰہی میں دن بدن ترقی یہ بہت بڑی سعادت مندی اور خوش نصیبی ہے اور ساتھ ساتھ سنتوں پر اہتمام سے عمل کرنے کی برکت سے حضور ﷺ سے بھی روحانی تعلق اور باطنی مناسبت مضبوط ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے عبادت واطاعت میں حلاوت یعنی دل جمعی نصیب ہوتی ہے پھر تو ہر اطاعت وعبادات ایسے آسان ہو جاتی ہے جیسے کے پھولوں پر چلنا نرم نرم قالینوں پر چلنا آسان ہے۔ بس یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ہمارے باطن کی ظلمتیں وکدورتیں سختیاں اور گندگیاں اُس وقت تک دور نہیں ہوں گی جب تک ہم لوگ محبوب رب ا۔ لمین ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے دل وجان سے محبت نہیں کریں گے اور دن ورات کے سنت اعمال عظمت ومحبت طلب وادب سے سیکھ نہیں لیں گے۔

اگر حضور ﷺ والی پاکیزہ اور مبارک ومقدس زندگی ہم تمام مسلمانوں مردوں اور عورتوں میں آجائے تو اللہ تعالیٰ انہیں پوری دنیا کے لیے نمونہ بنادیں گے اور یہ لوگ سورج کی روشنی کی طرح سے تمام دنیا میں ہدایت کی روشنی پھیلنے کا ذریعہ بنیں گے۔ بدقسمتی سے یہ دین والی، قرآن والی، سنت والی، ہدایت والی پاکیزہ زندگی ہم مسلمانوں کی زندگی سے نکلتی جارہی ہے اور ہم مسلمان بھی دوسری بے دین قوموں کی طرح سے اندھیروں کی طرف تیزی سے جارہے ہیں، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی اپنے لطف واحسان سے ہم سب مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں کو دین والی سنت والی ہدایت والی پاکیزہ زندگی کی طرف پھیر دے یقیناً تمام ہی انسانوں کے قلوب دین کی طرف حضور ﷺ والی مبارک کلمہ والی دعوت کی محنت سے پھیرے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو کلمہ والی دعوت کی محنت کے لیے قبول ومنظور فرمالیں اور ساری دنیا کے لیے ہدایت کا سورج بنادیں۔ (آمین)

Marfat.com

سفر سے متعلق دعائیں اور اعمالُ السُّنّہ

سفر کے لیے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے کی نماز و اعمال:

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ اپنی مشہور تصنیف ''کتاب الاذکار'' میں فرماتے ہیں کہ مسافر کے لیے سنت ہے کہ وہ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل (صلوٰۃ السفر) پڑھے کیونکہ حضرت مقطم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی سفر کرتے وقت دو رکعتیں پڑھے تو اس نے اپنے اہل خانہ کے پاس ان دو رکعتوں سے افضل کوئی شے نہیں چھوڑی۔''

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھر سے نکلو تو دو رکعت نماز پڑھ لو سفر کی تمام ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہو گے۔ (الاذکار)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مسافر کے لیے سنت ہے کہ وہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعض نے فرمایا کہ مسافر پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس پڑھے، سلام پھیر کر آیت الکرسی پڑھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے گھر سے نکلنے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لی تو اس کے واپسی گھر آنے تک اُسے کسی ایسی چیز کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جو اُسے ناپسندیدہ ہو۔

اسی طرح سورۃ القریش یعنی لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (پوری سورت) پڑھنا بھی مستحب ہے، امام سید جلیل، فقیہ اعظم حضرت ابو الحسن قزوینی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ سورۃ قریش ہر برائی سے امان ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو طاہر بن جحشو یہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''میں نے سفر کا ارادہ کیا مگر میں اس سفر سے خوفزدہ تھا، حضرت علامہ قزوینی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی التجا کی انہوں نے خود ہی فرمایا کہ جو سفر کرنے کا عزم و ارادہ کرے اسے کسی دشمن سے خوف یا وحشت کا اندیشہ ہو تو اُسے چاہیے کہ سورۃ قریش (پوری سورت) پڑھنا چاہیے یہ سورت ہر بری چیز سے امان ہے۔ حضرت ابو طاہر بن جحشو یہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفر پر جانے سے پہلے اس سورۃ قریش کو پڑھنے کا معمول بنا لیا اور اب مجھے آج تک کسی سفر میں مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑھا۔

جب سفر کرنے والا نماز سفر اور ان اعمال سے فارغ ہو جائے تو پھر اخلاص اور دل کی توجہ سے یہ دعا مانگنا چاہیے سب سے عمدہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَسْتَعِيْنُ وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ، اَللّٰھُمَّ ذَلِّلْ لِیْ صُعُوْبَةَ اَمْرِیْ وَسَهِّلْ عَلَیَّ مُشَقَّةَ سَفَرِیْ، وَارْزُقْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ اَكْثَرَ مِمَّا اَطْلُبُ وَاصْرِفْ عَنِّیْ كُلَّ شَرٍّ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَحْفِظُكَ وَاَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَدِيْنِیْ وَاَهْلِیْ وَاَقَارِبِیْ وَكُلَّ مَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلَيْهِمْ بِهٖ مِنْ اٰخِرَةٍ وَدُنْيَا فَاحْفِظْنَا اَجْمَعِيْنَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَا كَرِيْمُ۔

(کتاب الاذکار للنووی رحمہ اللہ: ص ۲۳۷)

ترجمہ: ''الٰہی! میں تجھ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں مولا! میرے لیے معاملہ کی مشکل آسان فرما سفر کی مشقت آسان فرما مجھے اس (سفر) سے کثیر بھلائی عطا فرما جتنی میں مانگتا ہوں مجھ سے ہر قسم کا شر دور فرما، پروردگار! میرا سینہ کھول دے میرے لیے میرا معاملہ آسان کردے اے اللہ! میں تجھ سے ہی (ہر

Marfat.com

شے) محفوظ رکھنے کی التجاء کرتا ہوں میں اپنی جان، اپنا دین اپنے اہل خانہ، اپنے اقارب اور ہر وہ چیز جو تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہے اور دنیا آخرت میں اُن پر انعام کی ہے تیرے سپرد کرتا ہوں ہم سب کی ہر برائی سے حفاظت فرما۔ اے کریم۔"

حضور ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اُٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرتے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو (سفر شروع کرنے سے پہلے) اُٹھتے وقت یہ دعا ضرور مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، اَللّٰھُمَّ اكْفِنِیْ مَا هَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ لَهٗ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّهْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ۔

ترجمۃ: "اے اللہ! میں نے تیری ہی طرف رُخ کیا ہے تیرا دامن کرم ہی تھاما ہے اس امر کی کفایت فرما جس کا میں نے ارادہ کیا ہے یا جس کا میں نے اہتمام نہیں کیا، اے اللہ! مجھے تقویٰ بطور زادہ راہ دے میرے گناہ معاف فرما اور میرا رُخ بھلائی کی طرف کر میں جدھر کا بھی ارادہ کروں۔" (کتاب الاذکار للنووی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳۷)

سفر کرنے والا شخص دیگر افراد سے رخصت کے وقت یہ دعا پڑھے:

ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دیگر افراد سے (ملتے وقت) یوں کہے:

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ وَدَآئِعُهٗ۔

ترجمۃ: "میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس کی امانتیں ضائع ہوتی نہیں۔"

فائدۃ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی چیز اللہ رب العزت کے سپرد کی جائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔"

Marfat.com

مسافر کو الوداع کرتے وقت کی دعا:

مسافر کو اس طرح الوداع کرنا سنت ہے جس طرح سنن ابو داؤد میں حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اس طرح الوداع کرتا ہوں جس طرح مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے الوداع کیا تھا۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

ترجمہ: ''میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے اختتام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔''

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے جو کہ ترمذی میں ہے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

سفر سے واپسی تک اللہ کی حفاظت (گھر کے دروازے پر پڑھنے کی دعا):

ابن النجار رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سفر کا ارادہ کرے تو اپنے گھر کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کے گیارہ بار سورۃ الاخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت پڑھے تو ان شاء اللہ سفر سے واپسی تک اللہ پاک اس کا نگہبان ہوگا۔ (الدر المنثور: ۶۷۵)

سفر کے دوران بھلائی سے نوازا جائے گا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے گھر سے سفر یا اور کسی ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اُس (سفر کرنے والے کو) بھلائی سے نوازا جاتا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترغیب: ۲/ ۴۵۸، الدعاء المسنون ص ۱۵۴)

Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ پر ایمان لایا اسی کو مضبوط پکڑا، اللہ پر بھروسہ کیا، نہ کوئی طاقت نہ کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔''

گھر سے نکلتے وقت کی وہ دعا جس پر ہدایت حفاظت اور کفایت ہے:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نہ کسی کو طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنے گھر کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے کر دیے جاتے ہیں جب وہ بِسْمِ اللهِ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ہدایت دیے گئے جب وہ کہتا ہے تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ تو فرشتے کہتے ہیں کفایت کیے گئے جب وہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ تو فرشتے کہتے ہیں حفاظت کیے گئے۔ (ابن ماجہ: ۲/۲۷۷)

سفر میں حال اچھا رہنے والا عمل:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبیر رضی اللہ عنہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور سب سے زیادہ تمہارے پاس زادِ راہ رہا کرے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں ضرور چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو۔

(۱) قل یأیها الکافرون (۲) إذا جاء نصر الله (۳) قل هو الله احد (۴) قل اعوذ برب الفلق (۵) قل اعوذ برب الناس۔

ہر سورت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا کرو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پر ختم کیا

Marfat.com

کرو۔(اسی طرح بسم اللہ چھ مرتبہ ہو جائے گی) یعنی آخری سورت پڑھنے کے بعد بھی بسم اللہ پڑھنی ہے۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں (لوگوں میں) زیادہ غنی اور زیادہ مال دار تھا (مگر) جب سفر میں نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ بدحال ہو جاتا تھا اور میرا زادراہ بھی سب سے کم ہو جاتا تھا جب سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں ان سورتوں کے پڑھنے کا علم حاصل کیا ہے۔ برابر ان سورتوں کو سفر میں پڑھتا ہوں اور سفر سے واپس آنے تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ اچھے حال میں رہتا ہوں اور میرا زادراہ بھی سب سے زیادہ رہتا ہے۔

نوٹ: سفر کے دوران گاہے گاہے یعنی وقتاً وقتاً یہ سورتیں پڑھتے رہے۔ تو مالی اور جانی دونوں حالتیں اچھی رہیں گی سفر کے دوران اس عمل کو کرنے والے سفر کے خطرات ونقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ (مسند ابی یعلی الموصلی: ۶/۴۵۸)

سواری پر بیٹھنے کا طریقہ اور دعا:

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ کو سواری پیش کی گئی تا کہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوں جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا

"بسم اللہ" جب سواری کی پشت پر بیٹھ گئے، تو فرمایا:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (سورۃ زخرف)

پھر تین مرتبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

Marfat.com

پھر تین مرتبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر یہ دعا پڑھی (آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہوئے)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسکرائے تو آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ اے امیر المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح عمل کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ اسطرح کہتا ہے اغفرلی ذنوبی تو اللہ تعالیٰ بندے کے اس قول پر تعجب کرتا ہے وہ بندہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی (خدا ایسا نہیں) جو گناہ معاف کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

سواری پر سوار ہونے کے بعد کی جامع دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ (یعنی سواری) پر تشریف فرما ہو کر سفر پر روانہ ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر تکبیر کہتے پھر یہ دعا مانگتے:

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ

Marfat.com

وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔ (صحیح مسلم)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

فَائِدَة: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ حدیث میں بعض روایت میں لفظ اَلْكَوْرِ بھی آیا ہے یعنی لفظ "اَلْكَوْر" اور لفظ اَلْكَوْن دونوں درست ہیں مراد اس سے اطاعت سے معصیت کی طرف رجوع کرنا ہے۔

کشتی یا پانی کے جہاز میں سوار ہونے کی دعا:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے لیے ڈوبنے سے حفاظت اس میں ہے کہ جب وہ سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

تَرْجَمَة: "اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہے ہمارا رب معاف کرنے والا رحیم ہے لوگوں نے اس کے شایان شان حق ادا نہیں کیا ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، پاک ہے بلند و بالا ہے، اس سے جو شریک کرتے ہیں۔" (ابن السنی، کتاب الاذکار: ص۲۴۶)

دورانِ سفر جب کسی منزل پر قیام کرے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرمارہے تھے کہ جب کوئی شخص کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے پھر یہ دعا پڑھ لے تو اس مقام سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (مسلم: ص ۳۴۷)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے واسطے سے تمام مخلوق کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

جب کسی دوسری بستی یا شہر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔

اے اللہ ہمیں اس بستی میں برکت عطا فرما۔

پھر یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَجَنِّبْنَا وَبَاهَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔

ترجمہ: ''اے اللہ! اس بستی کے فوائد سے ہمیں نواز اور اس کی وبا سے ہماری حفاظت فرما اور ہمیں بستی والوں کے نزدیک محبوب بنا اور بستی کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔'' (طبرانی، الفتوحات: ص ۲۵۹)

جب اپنی بستی میں یا شہر میں داخل ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ میں داخل ہوتے تو تیزی سے آتے اور یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا۔

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے سکون وقرار عطا فرما اور بہترین رزق عطا فرما۔'' (کتاب الاذکار: ص ۲۴۷)

سفر سے لوٹنے والے کو کیا کہا جائے:

محدث امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مسافر جب سفر سے واپس لوٹے تو ملنے والوں کو یوں کہنا مستحب ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَلَّمَكَ۔

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے آپ کو سلامت رکھا۔''

Marfat.com

مختلف اوقات کی مسنون دعائیں اور اعمال السنّہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وسیلہ کی تعلیم دینا:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بینائی کے چلے جانے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر صبر نہیں کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی (نماز وغیرہ کے لیے) لانے اور لے جانے والا نہیں ہے اس لیے یہ مجھ پر بہت ہی گراں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھو پھر یہ دعا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ، اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ. (بیہقی، ترمذی: ص ۳۵۷۸)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دعا کرتا ہوں) تاکہ وہ پوری ہوجائے، اے اللہ! تو میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول کر لے۔''

فائدہ: حضرات علماء مشائخ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے خدا کے دربار میں دعا مانگنا جائز ہے۔ آدم علیہ السلام نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اپنے لیے دعا مانگی تھی اور وہ دعا قبول بھی ہوئی لیکن اس کے ساتھ بندہ کا عقیدہ یہ ہو کہ سب کچھ کرنے والی ذات ایک اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جب

Marfat.com

تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی بھی مخلوق کچھ نہیں کرسکتی، اللہ تعالیٰ ہی سب کو دینے اور روکنے والے ہیں، جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔ تمام اختیارات وقدرت اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔ یہی عقیدہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو سکھایا ہے، اپنے نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے خود عمل نہیں کیا بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے لینے والا عمل بتایا اور اُن ہی سے عمل بھی کروایا اور اپنی اُمت کو تعلیم دی کہ حضور ﷺ والے اعمال کو اختیار کر کے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور اس کے لامحدود خزانوں سے اپنا مسئلہ حل کرواسکتا ہے۔ یہ عمل صرف اُن نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے نہیں ہے بلکہ تمام اُمت کے مسلمانوں کے لیے طریقہ تعلیم ہے اور تمام حاجتوں میں، پریشانیوں میں حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگی جاسکتی ہے۔ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ نے یہ دعا صلاۃ الحاجت میں ذکر کی ہے۔ اُن نابینا صحابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد مبارک کے مطابق عمل کیا، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! ہم ابھی گئے نہ تھے کہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بینا ہو چکے تھے۔

حفاظتِ گھر و مال کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت چوری سے امان میں رکھتی ہے: (خصائص کبریٰ)

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾﴾

(سورۃ بنی اسرائیل)

Marfat.com

ترجمہ: "کہیے، اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو گے سو اسی کے ہیں سب نام خاصے، اور پکار کر مت پڑھ اپنی نماز اور نہ چپکے پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ میں راہ اور کہیے سب تعریفیں اللہ کو جو نہیں رکھتا اولاد اور نہ کوئی اس کا ساجھی سلطنت میں اور نہ کوئی اس کا مددگار ذلت کے وقت پر اور اس کی بڑائی کر بڑا جان کر۔"

(ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب)

فائدہ: ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جب سونے کا ارادہ کیا تو اس آیت کو پڑھ لیا پھر ان کے گھر میں چور آیا اور تمام سامان اکٹھا کر کے اٹھا کر لے چلا اور وہ صحابی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے یہاں تک کہ چور سامان کو لے کر دروازے پر پہنچا مگر اس چور نے دروازہ بند پایا۔ پھر اُس نے اس گٹھڑی کو رکھ دیا دیکھا تو دروازہ کھلا ہوا ہے، اس نے پھر گٹھڑی اٹھائی اور دروازہ بند پایا۔ اس طرح چور نے تین مرتبہ کیا۔ یہ حال دیکھ کر وہ صحابی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور کہنے لگے میں نے اپنے گھر کو اس آیت کے پڑھنے کی برکت سے محفوظ کر لیا ہے۔ (بیہقی)

مال و اولاد میں آفت سے بچنے کا طریقۂ نبوی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اہل خانہ، اولاد اور مال کی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس پر کہے:

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: "جو اللہ تعالیٰ نے چاہا (وہی ہوا) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قوت نہیں ہے۔"

تو وہ اُس میں موت کے سوا کوئی آفت نہیں دیکھے گا (یعنی موت تو مقررہ وقت پر آنے ہی والی ہے یہ اس سے پہلے اس میں کوئی مصیبت نہیں دیکھے گا) (ابن سنی رحمہ اللہ)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی نعمت پر اگر یہ دُعا پڑھ لی جائے تو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور پھر اُس نعمت سے بھرپور نفع پہنچتا ہے۔ یقیناً اگر اِس سنت دعا پر عمل کرلیا جائے تو کتنی ہی پریشانیوں سے ہم بچ سکتے ہیں اور اپنی نعمتوں کو محفوظ کر سکتے ہیں بس اللہ تعالیٰ کا دھیان اور دینی مزاج ہونا چاہیے۔

چہرہ ہر برائی و بیماری سے محفوظ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سے میں نے یہ دعا سنی ہے پھر کبھی نہیں چھوڑی، اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ دعا (آئینہ دیکھتے ہوئے) پڑھتا ہے اس کے چہرے کو کبھی کوئی برائی چھو نہیں سکتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْ اَحْسَنَ خُلُقِيْ وَسَوّٰى خَلْقِيْ وَجَعَلَنِيْ بَشَرًا سَوِيًّا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(نزہۃ المجالس: ۱/ ۲۹۰)

ترجمہ: ''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اُس اللہ نے (ہی) میری سیرت اچھی بنائی اور میرا جسم متناسب بنایا اور بہترین انسان بنایا، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔''

صحیح فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد لینے والی دعا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب (قضا کے لیے) بھیجا تو سینہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ (ابن ماجہ: ۱۶۷)

ترجمہ: ''اے اللہ! اس کے دل کی صحیح رہنمائی فرمایئے اور زبان کو درست رکھیے۔''

اور جب خود کوئی فیصلہ کرے تو پھر یہ دُعا اس طرح سے پڑھے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبِیْ وَثَبِّتْ لِسَانِیْ۔

ترجمۃ: ”اے اللہ! میرے دل کی صحیح رہنمائی فرمایئے اور میری زبان کو درست رکھیے۔“

فائدۃ: اس دعا کے پڑھنے کی برکت سے ان شاء اللہ دل و زبان سے صحیح فیصلہ ہو جائے گا۔

ڈاڑھ کے درد کی نبوی دُعا:

حدیث: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میری ڈاڑھ میں درد ہوا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس آجاؤ قسم اس ذات مبارک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے لیے ایسی دعا کروں گا کہ کوئی مومن اس کو پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی کو دور کر دے گا۔ پھر میرے رخسار پر دستِ مبارک رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ عَنْہُ مَا یَجِدُ فُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (نزھۃ المجالس: ۱/۶۳)

ترجمۃ: ”اے اللہ جو کچھ بے حد برائی اسے ستاتی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت اس سے دور کر دے۔“

پس اللہ تعالیٰ نے فوراً مجھے شفا عنایت فرما دی۔

فائدۃ: ہم مسلمانوں کے پاس اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کا قیمتی سرمایہ موجود ہے۔ ہر غم و درد اور مصیبت پریشانی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم والے اعمال کی طرف اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنا بندے کی سعادت مندی کی دلیل ہے۔ ان دعاؤں کو پڑھنے کی برکت سے ایک طرف تو دنیاوی راحت ملے گی، ساتھ ساتھ آخرت کی لا زوال نعمتوں سے بھی مستفیض ہوتا رہے گا، اللہ تعالیٰ کے خوش نصیب بندے حضور

Marfat.com

ﷺ والے اعمال کے ذریعے سے اپنے دنیا وآخرت کے مسائل حل کروانے کی محنت کرتے ہیں اور رحمتِ خداوندی بھی ایسے لوگوں کو مایوس نہیں ہونے دیتی۔

فکروغم سے عافیت کی دعا:

حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص (اس دعا کو صبح وشام پڑھتا ہے) وہ فکروغم سے عافیت میں رہتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ۔ (حصن حصین، ابن سنی رحمہ اللہ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا ہی بردبار بہت کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرشِ عظیم کا مالک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے (مخصوص) ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں تیرے بندوں کے شر سے۔''

فائدہ: ایمان کے بعد ایک مسلمان کے لیے عافیت سب سے بڑی نعمت ہے، ظاہری نعمتیں بھی سلامت رہیں اور باطنی نعمتیں بھی محفوظ رہیں۔ کس قدر خدا کی رحمت ہے اپنے بندوں پر کہ رحمت والے اعمال اور دعائیں اپنے رحمت والے نبی ﷺ کے ذریعے سے اپنے بندوں تک پہنچائی ہیں، اب اگر ہم ہی توجہ نہ کریں اور دن رات صرف دنیاوی مال واسباب ہی کی طرف متوجہ رہیں تو پھر یہ پریشانیاں اسی طرح باقی رہیں گی اور بڑھتی بھی رہیں گی۔ اللہ رحم فرمائیں دین کی طرف متوجہ فرمائیں۔

سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز وزنی اور بڑی نہیں اور اللہ پاک کی یاد سے زیادہ کوئی چیز بھی دل کو راحت وآرام پہنچانے والی نہیں ہے۔ ہمارے اندر سب سے

Marfat.com

زیادہ کمی اگر کسی چیز کی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کی ہے۔ اللہ کریم ہماری اس غفلت کو اپنے کرم سے دور کرے۔

وہ دعا جس سے قرضہ باقی نہ رہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر بھی سونا قرض ہو اور یہ دعا پڑھ کر خدا سے دعا مانگے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا:

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ (مستدرک حاکم، کتاب الدعاء)

ترجمہ: ''اے اللہ! فکر کے دور کرنے والے، رنج کے زائل کرنے والے، مجبوروں کی پکار سننے والے، اے دنیا اور آخرت میں سب سے بڑے مہربان اور رحم کھانے والے بس تو ہی مجھ پر رحم فرمائے گا۔ تو مجھ پر ایسی رحمت فرما دے کہ تیرے سوا مجھے کسی دوسرے کی مہربانی کی ضرورت نہ رہے۔''

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اوپر قرض تھا میں نے یہ دعا پڑھی خدا نے میرا قرض ادا کر دیا۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! یہ توریت میں ہے جو کوئی اس دعا کے وسیلے سے مانگتا ہے خدا اس کو قرض سے سبکدوش کرتا ہے اور دشمنی سے بھی بچاتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں قرض دینے کے فضائل میں آتا ہے کہ جو شخص کسی مدت تک کے لیے کسی کو مال قرض دے تو اُس مدت تک ہر روز اس مال کے عوض اُسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا اور

Marfat.com

مدت ختم ہونے کے بعد اگر مقروض کو اللہ تعالیٰ کے لیے مہلت دے تو صدقہ کا ثواب دہرا ہوجاتا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شانِ خداوندی ہے کہ اپنے بندوں کو اپنی عنایت سے نوازنے کے لیے بات بات پر رحمت وانعام سے سرفراز کیا جارہا ہے اگر اپنی نیت کو صحیح کرلیا جائے اور عمل کو نیت کے مطابق کرلیں تو تھوڑا عمل بھی دنیا وآخرت میں بہت کچھ دلواتا ہے اور اگر نیت ہی خراب ہو اور عمل بھی سنت طریقے کے مطابق نہ ہو تو پھر دنیا وآخرت میں سراسر نقصان وخسارہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک میت پر نماز نہیں پڑھی کیونکہ وہ قرض دار تھا اور قرض ادا کیے بغیر دنیا سے رخصت ہوا تھا اور آپ ﷺ ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھاتے تھے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے فرما دیتے کہ تم اس مقروض کا جنازہ پڑھ لو، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی اس مقروض میت کا قرضہ اپنے ذمے لے لیتا تو آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہوجاتے ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی بھی نمازِ جنازہ پڑھا دیتا تھا، ہاں اگر قرضہ لینے والے کی نیت خالص ہو اور ہر حال میں قرضہ ادا کرنے کی نیت سچی ہو اور پھر قضائے الٰہی سے انتقال ہوجائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیت کی پاکی کی وجہ سے قرض کی ادائیگی مقروض بندے کی طرف سے کردی جائے گی اور یہ مقروض بندہ عذابِ الٰہی سے بچ جائے گا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرلو۔ خوب اس بات کی طرف توجہ کرکے نیتوں کو عمل میں صحیح کرنے کا پختہ عزم کرلو۔ نزہۃ المجالس میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مقروض کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے قرض کے موافق دراہم لائے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! آپ اس پر نماز پڑھیے اس لیے کہ یہ روزانہ سو مرتبہ ﴿قل ھو اللہ احد ...﴾ یعنی

Marfat.com

پوری سورت اخلاص پڑھا کرتا تھا (اور اس کی نیت بھی خالص تھی) روض الافکار میں فضیل بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں ایک بار قرض دار ہو گیا اور میں آہ وزاری کے ساتھ یہ دعا پڑھنے لگا:

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ

ترجمہ: "اے ذالجلال والاکرام اپنے وجہ کریم کے طفیل میرے قرض کو ادا کر دے۔"

پھر کچھ عرصہ بعد ہی خواب میں بتایا گیا کہ خدا کے وجہ کریم کے طفیل سے کب تک الحاح وزاری کرتا رہے گا فلاں مقام پر جا اور وہاں سے اپنے قرض کے موافق لے لے۔

ادائیگی قرض میں آسانی کی دعا:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قرض ہو اور وہ یہ دعا پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ قرض ادا کر دیں گے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (حصن حصین)

ترجمہ: "اے اللہ! تو مجھے حلال رزق دے کہ حرام سے بچا جاؤں، اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔"

فائدہ: حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بابرکت اور مبارک دعاؤں نے قبولیت کے راستے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان مبارک دعاؤں میں صرف ایک مسئلہ کا حل موجود نہیں ہے بلکہ ہر ہر دعا سے کتنے ہی دنیا آخرت کے مسائل ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر دل نورانی ہو اور دل کا تعلق مالکِ حقیقی سے جڑ گیا ہو تو فراستِ ایمانی سے آدمی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ کریم نے فلاں دعا کی برکت سے میرا فلاں مسئلہ ختم کر دیا، حالانکہ بعض اوقات مسائل کے حل کے لیے بندے کے پاس ظاہری اسباب میں سے کچھ

Marfat.com

نہیں ہوتا اور دعا کی قبولیت کے بعد حق تعالیٰ شانہ' کے ایک فیصلے سے سارے کام بن جاتے ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سچ ہے کہ خدا کی قدرت کسی بھی سبب کی محتاج و پابند نہیں ہے اس لیے تو یقین والے کہا کرتے ہیں کہ انسان کے پاس اپنے کسی بھی مسئلہ کا کوئی حل نہیں اور اللہ وحدہ' لاشریک لہ' کے پاس اپنے بندے کے ایک ایک مسئلہ کے لاکھوں حل موجود ہیں، بس رجوع الی اللہ کی بندے کو توفیق نصیب ہو جائے۔

دعائے استخارہ کے ذریعے اپنے کاموں میں آسانی پیدا کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ۔

(مجمع الزوائد، طبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: ”جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوگا اور جس نے مشورہ کیا اُسے ندامت نہ ہوگی۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا قصد کیا کرو تو اپنے رب سے سات بار استخارہ کر لیا کرو پھر جس طرف تمہارا دل جاتا ہو اُسی طرف نظر کرو کیونکہ اُس میں خیر ہوتی ہے۔ (ابن سنی رحمہ اللہ)

فائدہ: ہم مسلمانوں کے لیے شریعت کے ہر ہر حکم میں دونوں جہاں کے فائدے مضمر ہیں، اس بات کو سعادت مند لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ' نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے جو مبارک احکامات عطا فرمائے ہیں وہ پریشان کرنے، تکلیف پہنچانے کے لیے نہیں دیے بلکہ دنیا و آخرت کے راحت و سکون پہنچانے کے لیے عطا فرمائے ہیں۔ خوش نصیبی و نیک بختی ان مبارک لوگوں کے لیے جو اپنے حالات و معاملات میں شریعتِ مطہرہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، درحقیقت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور رحمت و برکت سے ہی

Marfat.com

انسان کی دنیا سنورتی ہے اور آخرت بھی مغفرت والی بنتی ہے۔ حضور ﷺ والے اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے بھرے ہوئے ہیں، استخارہ کرنا بھی انہی رحمتوں والے اعمال میں سے ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمت ﷺ ہم کو تمام کاموں میں استخارہ (اہتمام وتاکید کے ساتھ) سکھایا کرتے تھے۔ یہ حضور ﷺ کی اپنی اُمت کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت ہے کہ اپنی تمام اُمت کو رحمت و برکت والے اعمال بتائے بھی اور سکھائے بھی۔ کسی موقع پر بھی اپنی اُمت کو بے یارومددگار نہیں چھوڑا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نعمت کی اور ہر عمل کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائیں، ساری دنیا میں سارے انسانوں تک اپنے نبی ﷺ کا لایا ہوا ایک ایک سنت عمل پہنچانے کا غم وفکر اور طریقۂ محنت اپنی مشیت کے مطابق ہم سب مسلمانوں کو عطا فرمائیں، آمین

دعائے استخارہ اور طریقہ کار:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی کام کو کرنا چاہے تو دو رکعت نفل پڑھے اور اس کے بعد یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ، وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ (رواہ البخاری وابوداود وترمذی والنسائی)

Marfat.com

ترجمہ: ''یااللہ! آپ کے علم کے واسطہ اور ذریعے سے آپ سے خیر چاہتا ہوں اور میں آپ کی قدرت کے واسطہ اور ذریعہ سے آپ سے قدرت وطاقت چاہتا ہوں اور میں آپ سے آپ کے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں ہوں (سراپا محتاج ہوں) اور آپ علم رکھتے ہیں اور میں علم نہیں رکھتا (یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اس کا علم آپ کو ہے مجھے نہیں) اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں قوت نہیں۔''

یااللہ! آپ کے علم میں ہے کہ اگر یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کر رہے ہیں) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لیے بھی بہتر ہے، میرے معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور آسان فرما دیجیے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دیجیے۔

اور آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ اگر یہ معاملہ میرے حق میں برا ہے، میرے دین کے حق میں برا ہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں برا ہے یا میرے انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، فوری نفع اور دیرپا نفع کے اعتبار سے بھی بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دیجیے اور مجھے اس سے پھیر دیجیے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دیجیے جہاں بھی ہو یعنی اگر یہ معاملہ میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیجیے اور اس کے بدلے جو کام میرے لیے بہتر ہو اس کو مقدر فرما دیجیے، پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن بھی کر دیجیے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''روضہ'' میں بیان کیا ہے کہ نمازِ استخارہ سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے اور انہیں کی مختصر المناسک میں مذکور ہے کہ دوسری

Marfat.com

رکعت میں تین بار سورۃ الاخلاص پڑھے اور سلام کے بعد دعائے استخارہ پڑھے۔

استخارہ اعمالِ نبوی ﷺ میں بڑا اہم اور مفید عمل ہے۔ لفظ استخارہ عربی زبان کا ایک صیغہ ہے جس کا مطلب و معنی ''کسی معاملے میں خیر و بھلائی کا طلب کرنا'' ہے۔ کون انسان ایسا ہے جو اپنے روزہ مرہ کی زندگی میں پیش آنے والے اپنے ہر جائز کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و بھلائی، آسانی و عافیت نہ چاہتا ہو۔ بس اسی کے لیے استخارہ والا عمل ساتوں آسمان کے اوپر سے ملا ہے۔ اس عمل کی قدر و قیمت یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ، سنت کے مطابق اسے اپنی زندگی میں لایا جائے۔ استخارہ کے عمل کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ استخارہ کرنے سے کوئی خبر مل جاتی ہے، اور بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے گزشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ یا آیندہ ہونے والا کوئی کام معلوم ہو جاتا ہے، استخارہ کے عمل سے یہ بات سمجھنا بالکل غلط اور بے دینی ہے بلکہ ایسے استخارے کے نتیجے پر یقین رکھنا ناجائز اور برے عقیدے کی بات ہے۔ استخارہ شریعت میں اس غرض سے منقول نہیں بلکہ وہ تو محض کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد اور شک دور کرنا ہے نہ کہ واقعات معلوم کرنا۔ یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے جس کی اصلاح کرنا چاہیے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلافِ مصلحت ہونے میں تردد ہو تو خاص دعائے استخارہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس کے بعد دل میں جو بات عزم و پختگی کے ساتھ آئے اسی میں خیر سمجھے اور کام شروع کر دے۔ پس اس بات سے پتہ چلا کہ استخارہ کا مقصد تردد اور شک ختم کرنا ہے جو اپنے کام کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کے لیے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

بعض مفتیانِ کرام فرماتے ہیں کہ اگر کام کے بارے میں تردد و شک دور نہ بھی ہو پھر

Marfat.com

بھی استخارہ کا مقصود حاصل ہے کہ بندے نے حضور ﷺ والے مبارک عمل یعنی استخارہ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کی ہے۔ سنت پر عمل کے بعد بندہ کبھی بھی محروم و نامراد نہیں رہتا، استخارہ کرنے کے بعد خیر و بھلائی کے اسباب اللہ تعالیٰ پیدا فرما دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عقلمند و سمجھدار انسان کے لیے یہ ساری تفصیل جو استخارہ کے بارے میں بیان کی گئی ہے، کافی وشافی ہے ہاں اگر کوئی خود ہی سمجھنا نہ چاہے تو بات اور ہے۔

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارہ کا مختصر و مسنون طریقہ کار:

بعض حالات اور مواقع انسان پر اس طرح کے بھی آجاتے ہیں کہ اُس وقت جلد ہی کوئی فیصلہ کرنا ہوتا ہے یا کوئی رائے قائم کرنی ہوتی ہے تو ایسی صورتِ حال میں بھی شریعت نے پوری رہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ، اعلیٰ سے اعلیٰ جزائے خیر حضور نبی کریم ﷺ کو ہماری طرف سے عطا فرمائیں اور ایک اُمتی کی طرف سے جو بہترین سے بہترین بدلہ ہے وہ اپنے فضل و کرم سے پہنچائیں۔ آمین

بندے کے پاس وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں بھی حضور ﷺ نے ایک مختصر اور آسان استخارہ تجویز فرمادیا تاکہ استخارے جیسے خیر و بھلائی والے عمل سے کوئی بھی اور کسی وقت بھی محروم نہ رہ جائے اور یہ اس وقت ہے جب آدمی کو تفصیلی استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع و وقت نہ مل سکے تو پھر یہ مختصر و مسنون استخارہ کرے کیونکہ بسا اوقات اچانک کوئی کام سامنے آگیا اور فوراً کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے اور اتنا وقت نہیں کہ دو رکعات نفل پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے، تو ایسے ہی مواقع کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے کچھ دعائیں ارشاد فرمائیں بس اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے استخارہ کرنے کی نیت سے پڑھے:

Marfat.com

① اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ۔ (کنز العمال)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے خیر کو پسند فرمایے اور اس کو میرے لیے چن لیجیے اور مجھے میرے نفس کو حوالے نہ کیجیے۔“

دوسری دعا استخارہ کی نیت سے پڑھے:

② اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے صحیح ہدایت فرمایئے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھیے۔“

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے استخارہ کی نیت سے پڑھے:

③ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِزْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: ”اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر القا فرما دیجیے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا لیجیے۔“

فائدہ: یہ چند مسنون دعائیں استخارہ کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں، ان دعاؤں میں سے چاہے تو تینوں دعائیں تین تین مرتبہ پڑھ لے یا چاہے تو ایک ہی دعا کو تین مرتبہ اُسی وقت پڑھ لے اور زبان یا دل سے دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آ گئی ہے، میں پریشان ہوں فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں، آپ ہی مجھے صحیح راستہ دکھا دیجیے، صحیح راستہ پر ڈال دیجیے، وہ راستہ جو آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لیے دونوں جہاں کی خیر و عافیت ہو۔

اصلاحی خطبات میں لکھا ہے کہ مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ساری عمر کا یہ معمول رہا ہے جب کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوری فیصلہ کرنا ہو تا کہ یہ دو راستے ہیں ان میں سے ایک راستے کو اختیار کرنا ہے تو آپ اس وقت چند لمحوں کے لیے آنکھیں بند کر لیتے، اب جو شخص آپ کی عادت سے واقف نہیں ہوتا

Marfat.com

اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ آنکھیں بند کر کے کیا کام ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ اس دوران ذرا سی دیر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیتے کہ اے اللہ! میرے سامنے یہ کشمکش کی بات پیش آگئی ہے، میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا فیصلہ کروں، آپ میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کے نزدیک بہتر ہو۔ بس دل ہی دل میں یہ چھوٹا سا مختصر استخارہ ہو گیا۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں، اس لیے کہ تمہیں اس کا اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحے کے اندر کیا سے کیا کر لیا یعنی اس ایک لمحے کے اندر تم نے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا، اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لی اور اپنے لیے صحیح راستہ طلب کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تمہیں صحیح راستہ مل گیا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اجر بھی مل گیا اور دعا کرنے کا بھی اجر و ثواب مل گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بہت پسند فرماتے ہیں کہ بندہ ایسے موقع پر مجھ سے رجوع کرے۔ اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کتنے ہی واقعات ایسے پیش آتے ہیں جس میں آدمی کو کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، اس وقت ایک دو لمحے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف دل سے رجوع کر لیں کہ اے اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کی رضا کے مطابق ہو۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ استخارہ کے بعد اس دعا کو پڑھنے کے لیے فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِلْمَ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَهُوَ مَحْجُوْبٌ عَنِّيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا

Marfat.com

اخْتَارَهٗ لِنَفْسِيْ فَكُنْ اَنْتَ الْمُخْتَارُ لِيْ فَقَدْ فَوَّضْتُ اِلَيْكَ مَقَالِيْدُ اَمْرِيْ وَرَجَوْتُكَ لِفَاقَتِيْ وَفَقْرِيْ فَارْشُدْلِيْ اِلٰى اَحَبِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ وَاَرْجَاهَا عِنْدَكَ اَحْمَدُهَا عَاقِبَةً فَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيْدُ. (نزہۃ المجالس: ص ۱۵۲)

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ کو علم الغیب ہے اور وہ مجھ سے پوشیدہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں اپنے لیے کیا اختیار کروں، لہٰذا آپ میرے مختار بن جائیے، میں نے اپنے کام کی کنجیاں آپ کو سونپ دیں اور اپنے فقر و فاقہ کے لیے آپ سے امیدوار ہوں، پس جو شے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کی طرف اور جس شے میں آپ کے نزدیک زیادہ امید ہو اور جس شے کا انجام نہایت محمود ہو، اس کی طرف میری رہنمائی کیجیے، بلا شک آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں حکم کرتے ہیں۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں کے اعمال میں سے دعا کرنا اور مانگنا بڑا ہی مکرم اور پسندیدہ عمل ہے کیونکہ آہ و زاری کے ساتھ بندے کا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا عاجزی و انکساری کو ظاہر کرتا ہے جو خالص عبدیت ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةِ'' دعا ہی عبادت ہے۔ دعا کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ'' دعا عبادت کا مغز ہے۔ ہم لوگوں کو دعا کا اصل معنی و مفہوم بھی سمجھنا چاہیے۔ دعا کے معنی یہ ہے کہ اے اللہ ہم آپ کی اجازت سے وہ چیز مانگتے ہیں جو ہمارے علم میں مصلحت اور خیر و بھلائی ہے۔ اگر آپ کے نزدیک بھی وہ خیر ہے تو عطا کر دیجیے۔

اب بندے کی اللہ سے رضا کی علامت یہ ہے کہ دعا کا ظاہری طور پر قبول نہ ہونے سے شکوہ نہ کرے اور تنگدل بھی نہ ہو بلکہ دعا کرتا رہے تو یہ دعا رضا کے خلاف نہ ہوئی۔ دعا

Marfat.com

کی حکمت اپنی محتاجگی کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی علویت شان کا اقرار ہے اور اس طرح کہنے میں استغناء کا وہم ہوتا ہے کہ ہم بے پرواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کریں یا نہ کریں۔

احیاء العلوم میں مذکورہ ہے کہ جس کو چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہ رہے گا:

(١) پس جس کو توبہ عطا ہوئی ہو وہ قبولیتِ توبہ سے محروم نہ رہے گا۔

(٢) جس کو استخارہ عطا ہو وہ صحیح اختیار سے محروم نہ رہے گا۔

(٣) جس کو مشورہ عنایت ہو وہ صواب یعنی صحیح بات سے محروم نہ رہے گا۔

(٤) جس کو دعا عطا ہو وہ قبولیت سے محروم نہ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ

روزی میں فراخی اور بری موت سے حفاظت:

مولانا عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب نزہۃ المجالس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت منقول کی ہے کہ ”جس کو پسند ہو کہ اس کی عمر میں تاخیر ہو (یعنی اس کی عمر دراز ہو) اور اپنے دشمن پر نصرت حاصل کرے اور اس کی روزی فراخ (یعنی کشادہ) ہو اور بری موت سے بھی محفوظ رہے تو وہ صبح و شام یہ دعا پڑھ لیا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھٰی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھٰی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھٰی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھٰی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ۔ (نزہۃ المجالس)

ترجمہ: ”سبحان اللہ! میزانِ اعمال بھر کر، علم کی انتہا تک، اللہ کی رضا تک اور اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، الحمد للہ! میزانِ اعمال بھر کر، علم کی انتہا تک، اللہ کی رضا

Marfat.com

تک اور اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، لا اللہ الا اللہ! میزانِ اعمال بھر کر، علم کی انتہا تک، اللہ کی رضا تک اور اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، اللہ اکبر! میزانِ اعمال بھر کر، علم کی انتہا تک، اللہ کی رضا تک اور اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر۔"

فَائِدَة: احادیثِ مبارکہ میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ جن لوگوں کی احادیث کی کتب پر گہری نگاہ ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جنت کی طرف سب سے پہلے وہ لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں، راحت ہو یا تکلیف، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے ہوں۔ ایک حدیث میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ جل شانہٗ کو اپنی تعریف (اپنی مخلوقات سے) بہت پسند ہے۔ یقیناً ہونا بھی چاہیے۔ درحقیقت تعریف کی مستحق ذات صرف حق تعالیٰ شانہٗ ہی کی پاک ذات ہے، غیر اللہ کی تعریف ہی کیا ہے کہ جس کے قبضے میں کچھ بھی تو نہیں ہے حتیٰ کہ وہ خود بھی اپنے قبضے میں نہیں۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، تعریف کرنا، یہ شکر کی اصل اور بنیاد ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف نہیں کی، اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا، حالانکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی نعمت پر حمد کرنا (مثلاً الحمد للہ ہی کہہ دینا) اُس نعمت کے زائل ہو جانے سے حفاظت ہے۔ زبان سے کہنے میں تو الحمد للہ ایک مختصر سا کلمہ ہے لیکن درحقیقت آخرت میں آسمانوں اور زمینوں سے بڑے میزانِ اعمال کو یہ ایک کلمہ ہی پر کر سکتا ہے۔ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کی تعریف میں ایک کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی قیمت بتائی گئی ہے کہ اگر دنیا ساری کی ساری میری اُمت میں سے کسی کے ہاتھ میں ہو اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو یہ کلمہ کہنا اُس (ساری دنیا) سے افضل ہے، سبحان اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو فضیلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کا اہتمام

Marfat.com

کرے جنت میں داخل ہو اور وہ دونوں بہت آسان چیزیں ہیں مگر اُن پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھ لیا جائے اور دوسری چیز یہ ہے کہ سوتے وقت اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ، الحمد للہ تینتیس (۳۳) مرتبہ اور سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ یہ سو (۱۰۰) کلمے ہو گئے جن کا ثواب ایک ہزار نیکیاں ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ان اعمال کی طرف توجہ کرنے اور عمل میں لانے، پھیلانے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین یارب العالمین)

تین بڑے اعمال اور سورۂ اخلاص:

حضور ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں ہیں کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ان (اعمال) کو کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جنتی حوروں سے چاہے نکاح کرے:

① جس نے (اپنے مسلمان بھائی کا) پوشیدہ قرضہ ادا کیا۔

② اپنے قاتل کو معاف کر دیا۔

③ ہر فرض نماز کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھتا رہا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے جو کوئی ایک ہی عمل کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ ان میں سے کوئی ایک عمل بھی کرے۔ (بحوالہ طبرانی، مسند ابو یعلیٰ)

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ○﴾

ترجمہ: ”آپ کہیے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور

Marfat.com

نہیں اس کے جوڑ کا کوئی۔'' (ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب)

فَائِدَۃ: احادیث میں مختلف اعمال پر بندے کے لیے مختلف وعدے ہیں جو کہ ایک مخلص مسلمان کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوتے ہیں اور انہی نیک اعمال کی بدولت (جو ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کیے جاتے ہیں) دنیا میں، موت کے وقت، قبر میں، حشر میں، پل صراط میں اور ہمیشہ ہمیشہ جنت میں نعمتوں اور خوشیوں کی صورت میں ان کے رحیم و کریم پروردگار کی طرف سے ملتے رہیں گے۔ اسی وجہ سے ہر مسلمان بندہ، بندی کو اپنا عمل اچھے سے اچھا بنانا چاہیے۔ اپنے عمل کو کامل سنت کے مطابق بنانے کی فکر میں لگے رہنا چاہیے۔ قرآن پاک میں بھی آتا ہے کہ ﴿اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ کہ زندگی سے لے کر موت تک دیکھا جاتا ہے کہ دنیا میں عمل کتنا حسین سنت کے مطابق اور مضبوط بناتا ہے۔ اپنے ظاہر کو تو ہر ایک بناتا سنوارتا ہے محنت کوشش کرتا ہے اس کے ساتھ اصل یہ ہے کہ اپنے باطن کو زیادہ توجہ و فکر کے ساتھ سنوارے، پاک وصاف کرے، اپنے باطنی امراض کی اصلاح کرے جس کی وجہ سے ظاہری اعمال کی بھی اصلاح ہوتی جائے گی۔ اپنے باطنی اعمال کے لیے اہل اللہ کی صحبت نہایت ضروری ہے اور کارآمد ثابت ہوتی ہے کہ صحبت اہل اللہ سے ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ باطنی اعمال کی بھی اصلاح ہوتی جاتی ہے اور جیسے جیسے باطن کی صفائی ہوتی جائے گی دین پر عمل کرنا آسان ہوتا جائے گا اور دین پر عمل سے ہی دنیا و آخرت کی کامیابیاں ملیں گی۔ حدیث میں پوشیدہ قرض کی ادائیگی کا یہ عمل دراصل اپنے مسلمان بھائی کی اخلاص کے ساتھ مدد ہے قرض کا ایک بہت بھاری بوجھ اتارنا ہے اس کو ذلت و شرمندگی سے بچانا ہے اور یہ کام اس طرح اللہ کے لیے کرے کہ اس کے بدلے نام و نمود اور شکریہ بھی نہ چاہے اور کام بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہو

Marfat.com

جائے۔قرض سے متعلق پچھلی حدیثوں میں کچھ تفصیل آگئی ہے وہاں دیکھ لی جائے اور دوسرا عمل قاتل کو معاف کر دینا، اس کے لیے بھی بڑا ایمان وحوصلہ چاہیے، اسی وجہ سے تو انعام بھی بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔اگر عمل پر جو فضیلت قرآن وحدیث میں آئی ہے وہ ہمارے سامنے ہو اور اس فضیلت پر یقین مضبوط ہو تو پھر عمل ہر حال میں آسان ہو جاتا ہے۔اس حدیث میں تیسری چیز جو ارشاد فرمائی گئی ہے وہ سورۃ اخلاص کی فضیلت کے بارے میں ہے۔احادیث میں کثرت سے سورۃ اخلاص کے فضائل مذکور ہیں۔

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ مشرکین نے حضور ﷺ سے کہا اپنے رب کے اوصاف بیان کریں تو یہ سورۃ اخلاص نازل ہوئی۔ایک حدیث میں ہے کہ ہر چیز کی نسبت ہے اور خدا کی نسبت یہ سورۃ اخلاص ہے۔بخاری شریف کتاب التوحید میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر کہیں بھیجا۔اس لشکر کا امیر ہر نماز کی قراءت کے خاتمے پر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یعنی پوری سورت اخلاص پڑھا کرتا تھا۔لشکر کی واپسی پر حضور ﷺ کو یہ بات بتائی گئی۔حضور ﷺ نے اپنے اُن صحابی رضی اللہ عنہ سے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس سورت کا پڑھنا محبوب ہے، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سورۃ سے محبت کرنے والے سے محبت رکھتا ہے۔اسی طرح بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ میں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جو مسجدِ قبا کے امام تھے، ان کی عادت بھی نماز میں سورۃ اخلاص کو کثرت سے پڑھنے کی تھی، حضور ﷺ کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے اس سورت سے بڑی محبت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اس سورت کی محبت نے تجھے جنت میں پہنچا دیا۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ساری رات اس سورت کو پڑھتے

Marfat.com

رہے۔ حضور ﷺ سے جب ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ترمذی کی ایک حدیث میں ہے جو شخص اس سورت کو ایک دن میں سو مرتبہ پڑھ لے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر قرض نہ ہو کیونکہ قرض معاف نہیں ہوتا جب تک ادا نہ کرے یا معاف نہ کرائے۔ نسائی شریف میں اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اپنی دعا میں کہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دے کر کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اُس کے برابر کا (ہمسر) ہے۔“

آپ ﷺ یہ سن کر فرمانے لگے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے، اللہ تعالیٰ کے اُس بڑے نام کے ساتھ کہ جب کبھی اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو عطا ہو، اور جب کبھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو۔ مسند ابو یعلیٰ میں روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ کا مدینہ پاک میں انتقال ہو گیا ہے، کیا آپ ﷺ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر زمین پر مارا تمام درخت اور سب ٹیلے وغیرہ پست ہو گئے، ان کا جنازہ حضور ﷺ کو نظر آنے لگا، آپ ﷺ نے نماز شروع کی اور آپ ﷺ کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں، ہر صف میں ستر

Marfat.com

ہزار فرشتے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آخر اس مرتبہ کی وجہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا ان صحابی رضی اللہ عنہ کو اس سورت اخلاص سے محبت تھی اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اس کو پڑھا کرتے تھے۔ حصن حصین میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر و افلاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر کے داخل ہوا کرو خواہ گھر میں کوئی نہ ہو، پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو مثلاً ''صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَسَلَّمْ'' یا اس طرح کوئی بھی درود و سلام ہو، اس کے بعد

﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ○ اللهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○﴾

پڑھ لیا کرو۔ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا مالا مال کر دیا کہ انہوں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ ساتھ اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بھی خبر گیری کی۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورت کو گھر میں جاتے وقت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس گھر والوں سے اور اس کے پڑوسیوں سے فقیری دور کر دے گا۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورت اخلاص کو دس مرتبہ پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔ حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں مولانا یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کنز العمال سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا وہ سارا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا چاہے شیطان کتنا ہی زور لگائے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ سلف صالحین جمعہ کے دن ہزار

Marfat.com

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (پوری سورت) پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔ نزہۃ المجالس میں حضور ﷺ سے منقول ہے کہ جو اپنے مرض الموت میں (پوری سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتا ہے۔ قبر میں فتنہ میں نہیں پڑتا اور قبر کی تنگی سے امن میں رہتا ہے اور قیامت میں فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ پل صراط سے گزار کر جنت میں پہنچ دیں گے۔ کتاب البرکۃ میں ہے کہ جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ سورت اخلاص پڑھتا ہے خدا پچاس ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح حصن حصین کی کتاب میں حدیث ہے کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ الفاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے اور بیہقی کے فضائل اعمال میں حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے وہ جب تک اپنا گھر جنت میں دیکھ نہ لے گا، انتقال نہ کرے گا۔

بیماریوں سے ہمیشہ محفوظ رہے:

حضور ﷺ سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک بیمار آدمی ہوں، کھانا پینا میرے بدن کو ذرا بھی نہیں لگتا، اللہ تعالیٰ سے میرے لیے صحت کی دعا فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ جب کچھ کھایا پیا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو تم کو کبھی کوئی بیماری نہ ہوا کرے گی اگرچہ اس کھانے میں زہر ملا ہوا ہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ (شمائل کبریٰ، نزہۃ المجالس)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی شے زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اے حی اے قیوم۔''

فائدہ: صحت کی حفاظت کے لیے کس قدر بہترین دعائے نبوی ﷺ ہے۔ ہم

Marfat.com

میں سے کون ہے جو صحت جیسی نعمت کا محتاج نہ ہو، اگر آدمی کے پاس صحت جیسی قیمتی نعمت ہو تو پھر دین اور دنیا دونوں کے کام آسان اور سہل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی صحیح طور پر بجالانے کے لیے صحت بڑی ہی نعمت ہے اور دنیاوی اُمور بھی ٹھیک طریقے سے ہو جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ صحت اور فراغت اللہ تعالیٰ کی دو بڑی نعمتیں ہیں لیکن بہت سے لوگ ان دونوں کی ناقدری کرتے ہیں۔

پس ہمیں بھی چاہیے کہ اس دعا کا کھانے اور پینے سے پہلے پڑھنے کا اہتمام کریں، کم از کم تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں اور دل کے یقین کے ساتھ پڑھیں، صرف زبانی بول نہ ہو بلکہ حضور ﷺ کی بتائی ہوئی دعا پر دل سے یقین اور بھروسہ ہو۔ کھانے اور پینے کی چیزوں میں نہ نفع ہے اور نہ ہی کوئی نقصان ہے۔ دنیاوی چیزیں اور شکلیں انسان کو فائدہ اور نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ان چیزوں کے ذریعے فائدہ اور صحت دیتا ہے اس لیے ہر کھانے کا استعمال ہر چیز کا استعمال حکم خداوندی اور سنت طریقے کے مطابق سیکھے اور پھر استعمال کرے، ان شاء اللہ دنیا اور آخرت دونوں میں فائدے ظاہر ہوں گے۔ خود بھی سیکھے اور عمل کرے اور اہتمام سے اپنے بچوں اور سب کو عمل کرنے کی ترغیب دیں تاکہ حضور ﷺ کی اُمت حضور ﷺ والے اعمال کی طرف رغبت کرے۔ یہ دین کی خدمت ہے اور دین کی خدمت بڑی عبادت ہے، اس پر انعام و اکرام بھی بہت زیادہ ہے۔

ہر مرض کی شفا اور ہر مصیبت و رنج کی دوا:

حضرت عبد اللہ صالح رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار میرے سر میں شدت سے درد ہوا، میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھی:

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ، رَبِّیَ اللّٰهُ، حَسْبِیَ اللّٰهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ، فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے، میرا پالنے والا اللہ ہے، اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، میں نے اللہ کا سہارا مضبوط پکڑ لیا، میں نے اپنا کام اللہ کو سونپ دیا، اللہ جو چاہے کرے، بلا مدد اللہ تعالیٰ کے کسی کو قوت طاقت نہیں ہے۔''

آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ان کلمات کی کثرت کرو کیونکہ اس میں ہر مرض کی شفا ہے اور ہر مصیبت و رنج کی دوا ہے اور دشمنوں پر فتح یابی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

چور سے محفوظ رہے:

بعض علماء متقدمین کا قول ہے کہ جو شخص صبح اور شام میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ سانپ، بچھو اور چور سے محفوظ رہے گا:

عَقَدْتُّ لِسَانَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَیَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (نزہۃ المجالس)

ترجمہ: ''میں نے سانپ کی زبان اور بچھو کی زبان اور چور کے ہاتھ کو اس قول اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے ذریعے باندھ دیا۔''

ہر قسم کی دینی اور دنیوی آفات سے حفاظت کا قلعہ معوذتین:

معوذتین ہر قسم کی دنیوی اور دینی آفات سے حفاظت کا قلعہ ہیں۔ معوذتین سے مراد سورۃ فلق اور سورۃ الناس ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ

Marfat.com

حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝﴾

ترجمہ: ”آپ کہیے میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی، ہر چیز کی بدی سے، جو اُس نے بنائی، اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے، اور بدی سے عورتوں کی جو گرہوں میں پھونک ماریں، اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ٹوک لگانے۔“ (ترجمہ: معارف القرآن)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ أَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝﴾

ترجمہ: ”آپ کہیے میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، بدی سے اس کی جو پھسلائے، اور چھپ جائے، وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں، جنوں میں اور آدمیوں میں۔“

فائدہ: ہر مسلمان کا یہ عقیدہ پختہ ہونا چاہیے کہ ایک اکیلا اللہ تمام مخلوق کے بغیر اپنی طاقت اور قدرت سے سب کچھ کرسکتا ہے اور تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے کے بغیر کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ دنیا اور آخرت کا ہر نفع و نقصان ایک اکیلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے کوئی کسی کو ایک ذرّے کا نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تمام کائنات کی مخلوق اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں جکڑی ہوئی ہے۔ جب یہ یقین دل میں اتر جائے تو پھر ایک مؤمن بندہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور یقیناً دنیا و آخرت کی تمام آفات سے محفوظ رہنے کا اصل ذریعہ یہ ہی ہے کہ ایک مسلمان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ

Marfat.com

میں دیدے اور حضور ﷺ کے بتائے ہوئے اعمال کے ذریعے سے اپنے آپ کو، اپنے اہل وعیال کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے قابل بنانے کی محنت وکوشش کرے۔

جو بھی اعمال کے راستے سے، حضور ﷺ والی پاکیزہ دعوت والی محنت اور دعاؤں کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے تو ایسا شخص تمام مخلوقات کے شر اور ایذا سے محفوظ ہوجاتا ہے اور ہر طرح کی پریشانی اور مصیبت سے بچا رہتا ہے۔

ان دونوں پناہ دینے والی سورتوں میں سورت الفلق میں دنیاوی آفات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم وترغیب ہے اور دوسری سورت یعنی سورت الناس میں اخروی آفات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

مستند احادیثِ مبارکہ میں ان دونوں سورتوں کے بڑے فضائل وبرکات منقول ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں کچھ خبر ہے کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل فرمائی ہیں کہ ان کی مثل نہیں دیکھی، مراد اِن سورتوں سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں بھی اُن کی مثل کوئی دوسری سورت (پناہ دینے والی) نہیں ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی ہر نماز کے بعد پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

موطا امام مالک رحمہ اللہ میں یہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی بیماری پیش آتی تو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے، پھر جب مرضِ وفات میں آپ ﷺ کی تکلیف بڑھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں پر دم کر دیتی تھی اور آپ ﷺ اپنے تمام بدنِ اطہر پر پھیر لیتے تھے۔ میں یہ کام اس لیے کرتی تھی کہ

Marfat.com

حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات بارش اور سخت اندھیرا تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے، ایک جگہ آپ ﷺ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو، میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھو، جب صبح ہو اور جب شام ہو، تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لیے ہر تکلیف سے امان ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد، ترمذی)

اسی طرح نزہۃ المجالس میں بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے معوذتین کو پڑھا گویا اُس نے جو کچھ محمد ﷺ پر اترا ہے سب پڑھ لیا ہے، نیز بروایت ان کے حضرت نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں میں دو ایسی سورتیں نہ بتاؤں کہ اگر تم ان دونوں سورتوں کو پڑھو گے تو کوئی شے ایسی نہ رہے گی جو یہ نہ کہے اے اللہ! اسے میرے شر سے پناہ میں رکھیے، مراد ان دو سورتوں سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا صبح وشام پڑھنا ہے۔

حضرات علما و مشائخ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

① یہ دونوں سورتیں جسمانی و روحانی بیماریوں اور تکلیفوں میں پڑھنا، صبح وشام دم کرنا اور دم والا پانی پینا اور درد کی جگہ پر لگانا مفید ہے۔

② سحر و نظر بد کے مضر اثرات کے لیے بھی صبح وشام سات سات مرتبہ اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر تمام جسم پر دم کرنا۔

③ رات سوتے وقت تین تین مرتبہ با نیت حفاظت و حصار پڑھنا اور ہاتھوں پر دم کر کے اپنے جسم پر پھیر لینا، ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔

Marfat.com

④ ظالم و جابر قسم کے لوگوں کے روبرو جاتے وقت کثرت سے پڑھے تو ان شاء اللہ ان کے شر و تکلیف سے بچا رہے گا۔

⑤ جو آدمی بھی ان دونوں سورتوں کو پابندی سے پڑھنا اپنا معمول بنالے گا تو ان شاء اللہ امن و سلامتی سے زندگی گزارے گا۔

⑥ بیمار مریض پر ان سورتوں کو پڑھ کر دم کرنے سے بہت جلد بفضل اللہ تعالیٰ افاقہ ہوتا ہے۔

⑦ انسانوں اور جنوں کے شر سے، ان کے گندے وسوسوں سے محفوظ رہنے کے لیے صبح و شام ہر نماز کے بعد اور خصوصاً سوتے وقت ضرور پڑھے۔

⑧ چھوٹے بچوں پر بھی صبح و شام تین، تین مرتبہ پانی پہ دم کر کے بچوں کے چہرے اور ہاتھوں کو اس پانی سے ملے۔

⑨ رزق میں آسانی اور خیر و برکت کے لیے سورۃ الفلق کو کثرت سے روزانہ پڑھے۔

⑩ ہر بڑی بیماری سے خواہ جسمانی ہو یا روحانی بیماری ہو، ان دونوں سورتوں کو روزانہ کثرت سے پڑھے اور اپنے پر دم کرتا رہے۔ (کثرت کی تعداد تین سو ہے)

Marfat.com

قلب القرآن یٰسین سے مسائل کا حل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿یٰسٓ ۝ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۝﴾ ...الخ

ترجمہ: ''یس، قسم ہے اُس پکے قرآن کی، آپ ﷺ تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے اوپر سیدھی راہ کے، اُتارا زبردست رحم والے نے......''

(ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب)

فائدہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سورۃ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

آج مادہ پرست لوگوں کی طرح ہم مسلمان بھی دنیاوی مادی چیزوں کی طاقت قوت کو جانتے ہیں، ان کے نفع ونقصان کو سمجھتے ہیں لیکن قرآن پاک کی طاقت وقوت اور سنتِ نبوی ﷺ کی طاقت وقوت کے سامنے ان دنیا کی مادی چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ایک آدمی مختلف قسم کے حالات و پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ سب ہی طرف اپنی پریشانیوں میں نگاہ اور ذہن جاتا ہے لیکن اپنے گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں کی طرف نہیں جاتا جو ان تمام پیش آنے والی پریشانیوں کا اصل سبب اور وجہ ہیں۔ جس خدا کے بندے کو یہ بات سمجھ میں آگئی اُس کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ دے گا اور رجوع الی اللہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

سچی توبہ کرنے پر اور نافرمانیوں کو چھوڑ دینے پر نیک اعمال کو اختیار کرنا بہت آسان

Marfat.com

ہو جائے گا اور جب آہستہ آہستہ عمل کا اہتمام ہونے لگے گا تو اس عمل کی برکتیں رحمتیں اپنی زندگی میں بہت جلد مشاہدہ کرنے لگے گا جیسے کہ یٰسین شریف کا پڑھنا ایک زبردست سنت عمل ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں سورۃ یٰسین کی تلاوت پر انسانی حاجتوں کے پورا ہونے کی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں اس سورت کا نام آسمانی کتاب تورات میں معممہ آیا ہے یعنی اپنے پڑھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی خیرات وبرکات عام کرنے والی اور بعض روایات میں اس کا نام مدافعہ بھی آیا ہے یعنی اپنے پڑھنے والے سے بلاؤں کو دفع کرنے والی اور اسی طرح بعض روایات میں اس کا نام قاضیہ بھی مذکورہ ہے یعنی حاجات کو پورا کرنے والی۔ (روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ یٰسین کو اپنی حاجت کے آگے کردے (یعنی اپنی ضرورت اور حاجت کے وقت اس سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتا رہے) تو اس کی (سورۃ یٰسین کی تلاوت کی برکت سے) حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (مظہری) اور یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص صبح کو سورۃ یٰسین پڑھ لے وہ شام تک خوشی و آرام سے رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک خوشی میں رہے گا۔ (مظہری) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۃ یٰسین کو خالص اللہ تعالیٰ (کی رضا) اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے اس کی موت (کی تکلیف میں) آسانی ہو جاتی ہے۔ (رواہ الدیلمی وابن حیان)

تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ میں روایت ہے کہ سورۃ یٰسین کے پڑھنے والے کو دس قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رات کو سورۃ یٰسین پڑھے اُسے بخش دیا جاتا ہے اور جو سورۃ دُخان پڑھے اُسے بھی بخش دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض علمائے کرام رحمہم اللہ کا قول ہے کہ جس سخت کام کے وقت سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے مثلاً کسی کام کا مشکل ہو جانا، کھانا کم ہو جانا، راستہ بھول جانا، بچہ کی ولادت، کسی چیز کا گم ہو جانا، کسی خطرناک بیماری کا لگ جانا، کسی خوف کی جگہ میں پھنس جانا وغیرہ، اللہ تعالیٰ اُس کام کو سورۃ یٰسین پڑھنے کی برکت سے آسان کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کے پاس پڑھنا بہت مفید ہے جو حالتِ نزع یعنی جان نکلنے کی حالت میں ہو تو اس پر نزع میں آسانی ہو جاتی ہے۔

تحفۃ الحبیب اور تفسیر قرطبی رحمہ اللہ میں مذکورہ ہے جو سورۃ یٰسین کو دن کے شروع میں پڑھتا ہے اس کی فکر وغم کی کفایت ہو جاتی ہے اور جو اس سورت کو رات میں پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اسی میں ہے کہ جو اس کو دن میں پڑھتا ہے شام تک خوشی میں رہتا ہے اور جو اس کو رات میں پڑھتا ہے صبح تک خوشی میں رہتا ہے۔ نزہۃ المجالس میں ہے کہ جو اس سورۃ یٰسین کو پاک صاف چیز پر لکھ کر پیتا ہے تو اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار نور، ہزار برکتیں، ہزار یقین، ہزار رحمتیں پہنچتی ہیں اور ہر بیماری اس سے دور ہو جاتی ہے۔

کتاب البرکۃ میں ہے کہ جو بغیر بات کیے ہوئے چار مرتبہ لگاتار سورۃ یٰسین پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ، سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ، سُبْحَانَ مَنْ أَمْرِہٖ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ. سُبْحَانَ مَنْ إِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ یَا مُفَرِّجَ الْھُمُوْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاقْضِ حَاجَتِیْ.

ترجمہ: ”تمام تر نقائص وعیوب سے پاک ومنزہ ہے وہ ذات جو ہر قرض دار کی

Marfat.com

مصیبت دور کرنے والا ہے، ہر غمگین کا غم دور کرنے والا ہے وہ ذات پاک ہے جس کا حکم کاف اور نون کے مابین ہے وہ پاک ہے جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہہ دیتا ہے وہ ہو جاتی ہے، غموں کے دور کرنے والے اے حی اے قیوم ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام بھیجیے اور میری حاجت پوری کیجیے۔"

اس کے پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت اور حاجت بیان کرے تو حکم خدا سے اس کی حاجت ضرورت پوری ہو جائے اور بیان فرمایا کہ یہ مجرب ہے۔ علماء مشائخ سے منقول ہے کہ جو سورۃ یٰسین، سورۃ دخان اور سورۃ تبارک الذی پڑھے تو امن سے رہے گا، ہر مشکل سے نجات پائے گا اور شکم سیر ہو جائے گا۔

مسند بزار میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ میری چاہت وخواہش ہے کہ میری اُمت کے ہر ہر فرد (چاہے عورت یا مرد) کو یہ سورۃ یٰسین (حفظ) یاد ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دل سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو حضور ﷺ کی اس دلی خواہش کو پورا کرنے والوں میں شمار فرمائے، حق تعالیٰ شانہ اپنی کامل رضا نصیب فرمائیں اپنی مرضیات کے مطابق زندگی عطا فرمائیں اور حضور ﷺ فداہ روحی وامی وابی کو ہم سے دنیا وآخرت دونوں جہاں میں خوش کر دے۔ امین یارب العالمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

دل گناہوں سے پھر جائے:

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص کے دل پر ہاتھ رکھ کر حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهٗ، وَطَهِّرْ قَلْبَهٗ، وَحَصِّنْ فَرْجَهٗ.

ترجمہ: "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور دل کو پاک کر دے اور شرم گاہ کی حفاظت فرما۔"

Marfat.com

اس دعا کے بعد پھر اُس شخص کو کسی شے کی طرف التفات باقی نہ رہا۔ (فضائل اعمال)

اور جب اپنے لیے پڑھے تو دل پر ہاتھ رکھ کر کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَ حَصِّنْ فَرْجِیْ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو (گناہوں سے) پاک کر دے اور میری شرم گاہ کی حفاظت فرما۔''

مدینہ منورہ کی مٹی سے علاج:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے فرمایا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض آدمیوں کے لعاب کے ساتھ مل کر ہمارے بیمار کو شفاء دیتی ہے۔''

فائدہ: مسلم شریف کے مشہور شارح امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی (شہادت والی) کو لعاب لگا کر زمین پر لگاتے تاکہ اس کو مٹی لگ جائے اور یہ دعا پڑھتے پھر اس کو اس جگہ لگا دیتے جو تکلیف شدہ ہوتی۔ علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبیلہ بنوالحارث کے پاس گئے، وہ لوگ بیمار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے؟ وہ لوگ کہنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ بخار میں مبتلا ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس تو صُعیب موجود ہے (یہ مدینہ کی ایک خاص جگہ کا نام ہے جو وادی بُطحان میں ہے) انہوں نے عرض کیا کہ حضور صُعیب والی جگہ کو کیا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کی مٹی لے کر پانی میں ڈال کر اس پر یہ پڑھ کر لعاب ڈالو، دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرَابُ اَرْضِنَا بِرِيْقِ بَعْضِنَا شِفَآءٌ لِّمَرِيْضِنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.
(فضائل حج)

Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے لعاب کے ساتھ اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو صحت دیتی ہے۔''

ان حضرات نے یہ دعا والا عمل کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار جاتا رہا۔ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ جگہ اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے لوگ اس کی مٹی بیماروں کے واسطے لاتے ہیں۔ وفاء الوفا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی مٹی میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا غبار کوڑھ کی بیماری کے لیے شفا ہے۔ (زرقانی) علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض لوگوں کے حالات بھی لکھے ہیں جن کو برص کی بیماری تھی اور مدینہ پاک کی مٹی ملتے ہی وہ اچھے ہوگئے۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہر مرض کے لیے شفا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کا صحیح یقین ہمارے دل کی گہرائیوں تک اتر جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں، برکتوں اور محبتوں کے دروازے ہم پر کھول دے اور آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے کی برکت سے ہر مشکل ہر بیماری اور ہر مسئلہ ختم ہو جائے۔

معاشی تنگی کے وقت کی دعا:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو معاش کی تنگی ہو تو وہ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا کیوں نہیں پڑھتا (یعنی اس شخص کو یہ دعا خصوصاً نمازوں کے لیے مسجد جاتے وقت اہتمام سے پڑھنی چاہیے):

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَا لِىْ وَ دِيْنِىْ، اَللّٰهُمَّ رَضِّنِىْ بِقَضَائِكَ

Marfat.com

وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَلِيْ، حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ، وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔ (والبیہقی فی ''شعب الایمان''، ابن سنی k، ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے (یعنی بابرکت نام کی برکت) میرے نفس پر، میرے مال پر اور میرے دین پر (ہو)، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلہ پر (جو آپ نے میرے بارے میں کیا ہے) راضی (ہونے کی توفیق عطا) کردیجیے، میرے لیے آپ نے جو مقدر فرمایا ہے اُس میں برکت ڈال دیجیے یہاں تک جو آپ نے میرے لیے مؤخر (یعنی بعد میں دینا مقرر) کردیا ہے اس کے جلد مل جانے کو پسند نہ کروں اور جس کو آپ نے مجھے جلدی عطا فرمادیا اُس کے دیر سے ملنے کو پسند نہ کروں۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا نام بہت ہی باعظمت وبابرکت ہے اور جس چیز پر لیا جائے وہ بھی بابرکت وخیر بن جاتی ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ برکت نام ہے خیر میں زیادتی اور اضافے کا۔ حضور ﷺ دین اور دنیا دونوں میں برکت کی دعائیں کثرت سے مانگتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی اسی کی تعلیم دی ہے۔

آج ہم کثرت کو جانتے ہیں، برکت کو نہیں جانتے اس لیے اللہ تعالیٰ سے چیزوں میں صرف کثرت ہی مانگتے ہیں برکت نہیں مانگتے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے برکت مانگی ہے۔ آج ساری دنیا کے کفار ومشرکین اپنی چیزوں میں کثرت کو جانتے مانگتے ہیں لیکن خیر وبرکت کتنی بڑی چیز ہے اور نعمتِ خداوندی ہے، ایمان کی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے اس نعمت کو نہیں مانتے اور اپنی دنیاوی چیزوں میں کثرت اور اضافے کے لیے دن رات حیران وپریشان ہیں اور جو مسلمان ان کی زندگی کو دیکھ کر اپنی زندگی گزار رہے ہیں وہ بھی ان کی طرح پریشان ہیں اور مختلف تکلیفوں میں ہیں حالانکہ اگر آج ساری دنیا کے مسلمان حضور ﷺ کی

Marfat.com

بابرکت اور پاکیزہ زندگی کے ہر پہلو میں ایمان ویقین کی نگاہ سے غور وفکر کریں تو حضور ﷺ کے بتائے ہوئے ہر ہر عمل میں اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی کا بننا سنورنا نظر آجائے گا۔ جو مسئلہ ساری دنیا کی چیزوں کو جمع کرنے اور ساتھ لینے سے حل نہیں ہوتا وہ حضور ﷺ کی بتائی ہوئی ایک بات پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے حل ہوجاتا ہے۔

بعض مسلمانوں کے ایمان ویقین میں زیادہ طاقت وقوت نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث میں مال کو دین سے پہلے ذکر کیا ہے کیونکہ بسا اوقات اس کی وجہ سے دنیاوی زندگی میں گزر بسر کی سہولت رہتی ہے اور ایسے لوگوں کے دین کی بھی حفاظت رہتی ہے۔ اس اہمیت اور وجہ سے مال کو دعا میں دین کے ذکر سے پہلے ذکر کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے معاشی تنگی میں اپنے لیے وسعت وعافیت چاہی جارہی ہے، اس وجہ سے بھی مال کو دعا میں مقدم کیا اگرچہ دین اس سے کہیں زیادہ اہم ہے اور متعدد احادیث کی دعاؤں میں دین کا ذکر سب سے پہلے ملتا ہے۔ اس حدیث کی دعا میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنے کی دعا بھی ہے، فیصلہ سے مراد تقدیر ہے جس پر ایمان لانا اور یقین رکھنا واجب ہے اچھی ہو یا بری، اسی طرح آدمی کی طبیعت کے موافق ہو یا مخالف، ہر حال میں اپنے پروردگار سے راضی رہنے والا بننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم، فضل واحسان سے اس سیاہ کار اور ناپاک کو بھی حقیقی ایمان ویقین سے نواز دے تو اس کی عطا وکرم سے بعید نہیں کہ وہ کریم ایسا ہے کہ جس کو چاہے نواز دے بے شک اس پاک ذات کا لطف ورحم، اس کی بخشش اور کرم بہت ہی وسیع ہیں۔

تنگدستی کو دور کرنے اور تمام امراض سے شفا کے لیے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ

Marfat.com

باہر نکلا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ میں تھا، آپ ﷺ کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت شکستہ حال اور بیمار پریشان تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہوگیا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ بیماری اور تنگدستی نے میرا یہ حال کردیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ میں تمہیں چند کلمات بتاتا ہوں وہ پڑھو گے تو تمہاری بیماری اور تنگدستی جاتی رہے گی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

(تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَّلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا۔

ترجمہ: ''میں اس ہمیشہ زندہ قائم رہنے والی ذات پر اعتماد و بھروسہ کرتا ہوں جس کو فنا ہونے والی موت نہیں ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے، نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے، نہ وہ ایسا کمزور کہ اس کا کوئی حمایتی ہو اور اُس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہے۔''

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے استفسار پر یہ وظیفہ بتایا۔ خود حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ وظیفہ پڑھنا (صبح وشام) شروع کردیا۔ ابھی چند دن گزرے تھے کہ میری حالت بہت ہی سنور گئی۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھا (یعنی میری بہترین صحت و عافیت کو) اور پوچھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ اُن کلمات کی وجہ سے خدا کی طرف سے برکت ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے تمام چھوٹے بڑے لوگوں کو یہ آیت سکھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس آیت کا نام آیت العزّ یعنی عزت والی آیت رکھا ہے۔

Marfat.com

بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہے کہ جس گھر میں رات کو یہ آیت پڑھی جائے اس گھر میں کوئی آفت یا چوری نہیں ہوسکتی۔ واللہ اعلم بالصواب

حضرات علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت العز کو صبح وشام دس دس مرتبہ پڑھنا چاہیے اور ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں پر دم کر کے جسم پر پھیرا کرے۔ بعض اکابر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز سے فراغت کے بعد تین تین مرتبہ اس آیت کو پڑھا کرے اور جو آدمی کسی بھی وجہ سے ذلت وآفت میں مبتلا ہو گیا ہو وہ اوّل وآخر درودِ ابراہیمی سات، سات مرتبہ پڑھ کر اس آیتِ عزت کو ستر (۷۰) مرتبہ گیارہ دن تک کسی بھی وقت یکسوئی اور اہتمام کے ساتھ پڑھے اور اپنے لیے دین ودنیا کی عافیت وعزت خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ سے طلب کرے، یقین کرے ان شاء اللہ محروم نہیں رہے گا۔

تمام خیر وخوبیاں ملنے اور ہر برائی سے بچنے کا طریقہ:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سات، سات مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک ہر برائی سے بچاتے ہیں۔"

(احیاء العلوم، ذکرہ المناوی فی فیض القدیر)

فائدہ: اسی طرح کا مضمون دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنے پیر موڑنے سے پہلے (اور بات کرنے سے پہلے) سورۃ فاتحہ، سورۃ الفلق، سورۃ الناس سات، سات مرتبہ پڑھے گا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت پر جتنے ایمان لانے والے ہیں سب کے برابر اُسے اجر عنایت فرماتے ہیں۔ فتوحاتِ ربانیہ میں ایک

Marfat.com

روایت ہے کہ دین و دنیا اور اہل و عیال کی حفاظت (ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک) کی جاتی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب احیاء العلوم میں جمعہ کے آداب کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ جب آدمی جمعہ کی نماز سے فارغ ہو تو بولنے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ فاتحہ، سات مرتبہ قل ھو اللہ اور سات مرتبہ معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے کہ بعض سلف سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ عمل کرے گا وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (ہر طرح کی برائے سے) بچا رہے گا شیطان سے اس کو پناہ (اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت) ملے گی اور مستحب ہے کہ نمازِ جمعہ کے بعد یوں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ. اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ۔

ترجمہ: ”الٰہی اے بے پرواہ، اے حمید، اے ہر چیز کو پہلی بار پیدا کرنے والے، اے دوبارہ پیدا کرنے والے، اے مہربان، اے محبت کرنے والے، اے اللہ! مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے اور اپنے حلال رزق کے باعث حرام سے بے پرواہ کر دے۔“

سلفِ صالحین رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اس دعا پر ہمیشگی یعنی پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق سے بے پرواہ کر دے گا اور اُس کو ایسے مقام سے روزی دے گا کہ اُس کو گمان بھی نہ ہوگا (کہ یہاں سے بھی روزی مل سکتی ہے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کے پڑھنے کے بعد (جس کا پہلے بیان ہوا) اللہ کے بیان کردہ چھ اسم مبارک پڑھے تو اللہ اُس کو غنی (لوگوں میں سے) بنا دے گا اور روزی بھی سہولت سے ملے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ۔

Marfat.com

اس پر دو جمعہ بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ خدا اُسے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے ہم سب کو اخلاص واستقامت کے ساتھ عمل کو اہتمام سے کرنے والوں میں شامل فرمائیں، آمین۔

اپنے والدین کے لیے جمعہ کا انعام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو جمعہ کی نماز کے بعد (نماز سے فارغ ہوکر) ایک سومرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے گا اُس پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہوں گے اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہوجائیں گے۔ (ابن سنی: ص ۳۳۴)

فائدہ: ہفتے کے تمام دنوں میں جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات یعنی شبِ جمعہ بہت ہی مبارک اور بابرکت ہے۔ حدیث شریف میں شبِ جمعہ کو روشن رات اور جمعہ کے دن کو روشن دن فرمایا گیا ہے۔ جمعہ کے دن کے نیک اعمال باقی دنوں کے نیک اعمال سے ثواب کے اعتبار سے بڑھے ہوئے ہیں اور جمعہ کا دن اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص عبادات واذکار کا دن ہے۔ باقی دنوں سے زیادہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور یہی اس مبارک دن کی عزت وتعظیم بھی ہے کہ اس کو عبادت وذکر سے مزین کیا جائے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف کی کثرت کی زیادہ ترغیب حدیثوں میں آئی ہے۔

مذکورہ حدیث شریف میں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کی ایک تسبیح پر دو انعام ہیں، پڑھنے والے کے ایک لاکھ گناہ معاف ہیں یعنی ان گناہو کی معافی کے بعد ان پر عذاب وعتاب نہیں ہے اور ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ کے بھی چوبیس ہزار گناہوں کی معافی کا اعلان ہے، اب چاہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں یا انتقال کر چکے ہیں۔

Marfat.com

ایسی ہی نیک اولاد کو ماں باپ کے لیے صدقہ جاریہ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ یہ نیک اولاد اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی نیک اعمال کر کے ایصالِ ثواب کر کے اُن کی قبر کو ٹھنڈا رکھتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو اپنے والدین کی یا اُن میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کی زیارت کرے، اُس کی (یعنی بیٹے کی) مغفرت کی جائے گی اور وہ فرمانبرداروں میں شمار ہوگا۔ (فضائل صدقات)

زندہ ماں باپ کو محبت وخلوص سے دیکھنے والی اولاد کو حج وعمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے اور ماں یا باپ کے انتقال کے بعد ان کی قبر کی زیارت ہفتہ میں ایک مرتبہ کرنے والے کی بھی مغفرت، گناہوں کی معافی کی بشارت ہے۔ یقیناً ماں باپ اولاد کے لیے ایسی بڑی دولت ہیں کہ جب زندہ ہوں تو بھی اپنی اولاد کے لیے جنت میں آسانی سے جانے کا ذریعہ اور سبب ہیں اور اپنے انتقال کے بعد بھی اپنی اولاد کے لیے جو ان کی قبر کی مٹی کو دیکھا کرے اور فاتحہ پڑھا کرے تو اس عمل پر بھی اولاد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی زندگی میں نافرمان ہو پھر ان کے انتقال کے بعد ان کے لیے استغفار کرے اور اگر ان کے ذمہ قرض ہو تو اس کو ادا کرے اور ان کو برا نہ کہے تو وہ فرمانبرداروں میں شمار ہو جاتا ہے اور جو شخص والدین کی زندگی میں فرمانبردار تھا لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کو برا بھلا کہتا ہے ان کا قرض بھی ادا نہیں کرتا، ان کے لیے استغفار بھی نہیں کرتا، وہ نافرمان شمار ہو جاتا ہے (والدین کی نافرمان اولاد کے لیے بڑا عذاب دنیا اور آخرت میں ہے) (الدر المنثور)

والد اور والدہ جنت کے دو حسین دروازے:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ والدین کا حق اولاد پر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ:

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ.

تَرجَمَہ: "والدین تمہارے لیے جنت ہیں اور تمہارے لیے دوزخ ہیں۔" (نزہۃ المجالس)

فَائِدَہ: یعنی اگر اپنے ماں اور باپ کے حق کو پہچانا اور ہر ناگواری کو برداشت کرتے ہوئے حسن سلوک کرتا رہے، مال و جان دونوں اعتبار سے والدین کی خدمت کی اور ان کو خوش رکھا، راضی رکھا اور ان کی رائے اور منشا کی رعایت کرتا رہے تو والدین کے دل سے نکلنے والی دعائیں اولاد کو جنت کے اعلیٰ درجات تک پہنچا دیتی ہیں جہاں بسا اوقات آدمی اپنے اعمالِ صالحہ کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا۔ دُرِ منثور میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کا رزق بڑھائے، اُسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور (رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔ جو بھی اولاد اپنے ماں باپ کی مرضی اور منشا کو دیکھ کر، سمجھ کر ان کی خدمت کرے گی تو اُن کے دل کو راحت اور سکون ملے گا جس کے نتیجہ میں اُن کا دل دعا کرے گا اور دل سے نکلی ہوئی دعائیں یہ اولاد کے لیے محفوظ خزانہ کی طرح ہوتی ہیں۔ جس طرح کسی برے وقت پر مال و دولت جو محفوظ رکھا ہو وہ کام آتا ہے اسی طرح اپنے والدین کے دل سے نکلی ہوئی دعائیں جو ان کی خدمت کر کے حاصل کی ہیں وہ اولاد کو ہر بری مصیبت و پریشانی اور مشکل وقت میں کام دیتی ہیں۔

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ (فداہٗ روحی اُمی وابی) کا ارشاد پاک ہے کہ والدین کو جس نے خوش کر دیا اس نے جنت کے دونوں دروازے اپنے لیے کھلوا لیے

Marfat.com

اور جس نے والدین کو ناراض کر دیا اس نے اپنے لیے جہنم کے دروازے کھلوا لیے۔
اب جس طرح چاہے وہ اپنے لیے محنت اور کوشش کرے۔

حقیقتاً جنت ایک بہت ہی بڑا انعام و اکرام ہے۔ دس پندرہ ہزار روپے کے ہم ملازم ہوتے ہیں تو لوگ ہم سے کتنی خدمت لیتے ہیں، اور ہم کتنی محنت و فکر کرتے ہیں حالانکہ یہ دنیاوی چند روپے پیسے کیا چیز ہیں، نہ بھی ملے تو کیا ہوتا ہے، روٹی پانی پھر بھی ضرور ملے گا کیونکہ ہر جاندار کے ساتھ اُس کا رزق بھی پیدا کر دیا گیا ہے۔ اب اصل انعام بڑا انعام کہ اللہ رب العزت راضی ہو جائیں، جنت مل جائے تو پھر اس کے لیے بھی تو کچھ محنت کرنا پڑے گی۔ والدین کے خیال کرنے میں، خدمت کرنے میں، بات ماننے میں، فرمانبرداری کرنے میں کچھ ناگواری آئے گی، کچھ توانائی خرچ ہوگی، مال بھی لگے گا، طبیعت کے خلاف باتیں بھی سامنے آئیں گی، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے برداشت کرنا ہوگا تبھی تو یہ بڑا انعام یعنی جنت کے اعلیٰ درجے ملیں گے۔

یہاں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ اولاد جب بڑھاپے میں اپنے والدین کی خدمت کرتی ہے تو اس خدمت پر اولاد کو بہت ہی زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ والدین کی اپنی اولاد کی پرورش میں تو محبت غالب ہوتی ہے جبکہ اولاد جب اپنے والدین کی خدمت کرتی ہے تو ان کی خدمت میں حکم الٰہی غالب ہوتا ہے۔ اگر اولاد میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی عظمت و اہمیت ہے تو پھر اولاد اپنے والدین کی خدمت بہت اچھے طریقے سے کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کی خدمت اچھی طرح سے کرنے کی توفیق دے اور ان کو راحت و آرام دینے والوں میں شامل فرمائے۔ آمین

والدین کے حقوق کی ادائیگی کے لیے علامہ عینی رحمۃ اللہ نے شرح بخاری میں ایک

Marfat.com

حدیث نقل فرمائی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ هُوَ الْمُلْكُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ یا اللہ اس دعا کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے تو اُس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ (فضائل صدقات، عمدۃ القاری، شرح بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے والدین میں سے کسی کی طرف سے حج کرے تو اُن کے لیے ایک حج کا ثواب ہوتا ہے اور حج کرنے والی اولاد کے لیے نو (۹) حجوں کا ثواب ہوتا ہے۔ (فضائل صدقات)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی اگر نفلی صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے والدین کو بخش دیا کرے، بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ اس صورت میں ان کو ثواب پہنچ جائے گا اور صدقہ کرنے والی اولاد کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ (کنز العمال)

اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے آسان فرمائیں۔

Marfat.com

ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی عبادت، دعائیں

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ "کوئی دن ایسے نہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا "عشرہ ذی الحجہ" سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہو۔ اس (ذی الحجہ کے پہلے عشرہ) کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے، اور اس کی ہر شب (کی عبادت) کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔" (مجالس الابرار: ص ۲۶۹)

محدثین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں اعمالِ صالح اس لیے افضل ہیں کہ یہ دن بیت اللہ، مسجدِ حرام اور مکہ کی زیارت کے دن ہیں اور جب وقت افضل ہوتا ہے تو اس میں آدمی کا عمل صالح بھی افضل ہوتا ہے۔

افسوس اُس شخص پر جو ان دس دن کی خوبیوں سے محروم رہا ہو:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہے اپنے اوپر ان دس دن (یعنی ذی الحجہ کا پہلا عشرہ) کے روزے، دعا، استغفار اور خیرات کی کثرت لازم کرلو کیونکہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ افسوس ہے اُس شخص پر جو ان دس دن (عشرہ ذی الحجہ) کی فضیلت سے محروم رہا اور اپنے اوپر خاص طور سے نویں تاریخ (یعنی ۹ ذی الحجہ) کا روزہ لازم کرلو کیونکہ اس میں خوبیاں شمار کرنے والوں کی شمار سے زیادہ ہیں۔

(مجالس الابرار: ص ۲۶۹)

فائدہ: حق تعالیٰ شانہٗ عم نوالہٗ کے اس اُمتِ محمدیہ ﷺ پر بہت ہی زیادہ انعامات و احسانات ہیں۔ حضور ﷺ کی محبوبیت کے طفیل اس امت پر بخشش اور مغفرت والے اعمال بارش کی طرح برسائے ہیں۔ بات بات پر بخشش، قدم قدم پر مغفرت اور بعض مخصوص اور مقدس دنوں کی عبادت و اطاعت اور دعاؤں پر برسوں

Marfat.com

اور سالوں کی عبادت و اطاعت کا اجر و ثواب اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کی معافی اور کفارہ، یہ محض حق تعالیٰ شانہٗ کا لطف و احسان، مہربانی و شفقت نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ مر مٹیے اس ہمیشہ قائم و دائم رہنے والے پروردگار پر جس کی عطائیں اور کرم نوازشیں اپنے بندوں پر اس قدر ہیں کہ ان کا شمار کرنا کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں ہے۔ خود حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ﴾

ترجمہ: ''اور اگر گنو احسان اللہ کے، نہ پورے کر سکو، بے شک آدمی بڑا بے انصاف ہے، ناشکر۔'' (ترجمہ: شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب)

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات پر غور و تدبر کرنا ہی معرفتِ الٰہیہ کا ذریعہ اور نجات ہے کہ اس منعم حقیقی کی محبت و عظمت سے ہمارے دل لبریز اور بھرے ہوئے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی کسی عبادت و اطاعت سے حق تعالیٰ شانہٗ کی کسی بھی ظاہری و باطنی نعمت کا کما حقہٗ شکر ادا نہیں ہو سکتا، بس انسان کا یہ اعتراف ہی اصل ہے کہ دل و جان، رگ و ریشہ سے پکار اُٹھے اے پروردگارِ دو جہاں ہم میں تیری کسی نعمت و احسان کے شکر کی طاقت و قوت نہیں، بے شک ہم دل و جان سے برملا کہتے ہیں کہ یہ ساری نعمتیں، عطائیں، بخشش، مغفرتیں، رحمتیں اور برکتیں، عافیتیں دونوں جہاں کے شہنشاہِ حقیقی ابدی و سرمدی کے فضل و کرم، لطف و احسان سے ہیں اور یہی اُس کی شان و آن ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے احداً صمداً لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہے۔

اب دیکھئے کہ متعدد احادیث میں کس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت والے اعمال بتائے گئے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جب نو (۹) ذی الحجہ

Marfat.com

یعنی عرفہ کا دن ہوتا ہے تو خدا اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے، پس اِس دن سے زیادہ کسی دن (جہنم سے) آزادی ورہائی نہیں ملتی اور جو عرفہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے ایک سال گزشتہ اور ایک سال آیندہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جو عرفہ کے دن دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت خدا سے مانگتا ہے تو خدا اُسے پورا کر دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عشرہ کے ایام میں ہر دن کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے اور عرفہ کا روزہ دس ہزار کے برابر ہے۔

بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بے شک جنت میں موتی کے، یاقوت کے، زبرجد کے، سونے کے چاندی کے محل ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جو عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھتا ہے اور عرفہ کے دن روزہ دار ہو کر صبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر خیر کے تیس (۳۰) دروازے کھول دیتا ہے اور اُس سے شر کے تیس (۳۰) دروازے بند کر دیتا ہے اور جب وہ افطار کرتا ہے اور پانی پیتا ہے اس کے بدن کی تمام رگیں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اسی طرح ایک حدیث میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں عرفہ کا دن کیسا اچھا دن ہے، خیر و برکت کا دن ہے، رحمت و مغفرت کا دن ہے جو اس دن کا روزہ رکھتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ میدانِ قیامت میں حاضر ہونے والوں کے ثواب میں سے اس کا حصہ بھی مقرر کرے گا اور اس کو دوزخ سے ستر (۷۰) سال دوری پر رکھے گا۔ بروایت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو عرفہ کے دن اپنی زبان اور آنکھ اور کان کی حفاظت کرتا ہے اس کے آیندہ عرفہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کوئی شخص جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہو ایسا نہیں رہتا کہ جس کی مغفرت نہ ہو جاتی ہو۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ عرفہ والوں کے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ عام طور پر سب لوگوں کے لیے ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو روزہ رکھتا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ اس کو حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح صبر کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے خدا اُس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے زمانے کو پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب زمانہ اشہر حرم ہیں۔ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام، رجب) اور اشہر حرم میں سے حق تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ذی الحجہ کا مہینہ ہے اور ذی الحجہ میں حق تعالیٰ شانہٗ کو سب سے زیادہ محبوب پہلے دس دن ہیں یعنی پہلا عشرہ ذی الحجہ۔

حضور ﷺ سے مروی ہے کہ خدا کو ایامِ دنیا میں سے عشرہ اوّل ذی الحجہ سے زیادہ کوئی دن محبوب نہیں اس میں عبادت زیادہ کی جائے اور ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی شب کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے ہیں، پس جو شخص اس دن روزہ رکھتا ہے اس کے لیے اَسی (۸۰) برس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ ان دنوں میں سے ہر دن کا روزہ شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہوتا ہے۔ (خیر المجالس)

حق تعالیٰ شانہٗ ہم سب کو صحیح یقین و ایمان اور عمل میں مضبوطی عطا فرمائیں۔ آمین

Marfat.com

عرفہ کے دن کی دعائیں:

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن موقف میں قبلہ رُخ ہو کر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾

پھر چوتھا کلمہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ درودِ ابراہیمی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

پڑھے تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتوں میرے بندے کی کیا جزا ہونی چاہیے؟ اس نے میری پاکی بیان کی میرا کلمہ پڑھا میری بڑائی اور عظمت کی میری حمد وثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اچھا اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اُس کو بخش دیا اور اس کی سفارش خود اس کے حق میں منظور کی۔ اگر میرا بندہ مجھ سے درخواست کرتا تو میں سارے اہل موقف کے لیے اس کی سفارش منظور کر لیتا۔ (بحوالہ بیہقی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

عشرہ ذی الحجہ اور یومِ عرفہ سے متعلق کلام حق تعالیٰ کے فضل ورحمت سے پورا ہو۔ حق تعالیٰ شانہ کے لطف واحسان سے اِس ناپاک ونا کارہ نے عشرۂ ذی الحجہ سے متعلق جو

Marfat.com

کلام لکھا ہے یہ سب پہلے عشرہ ذی الحجہ میں ہی لکھا ہے۔ الحمد للہ! آج ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے یعنی آج عرفہ کا مبارک دن ہے اور یہ سیاہ کار عصر کے بعد یہ فضائل لکھ کر حق تعالیٰ شانہٗ وعم نوالہٗ سے دعا کرتا ہے کہ ربِ کریم یومِ عرفہ کے حق کی بدولت کامل ایمان ویقین اور پوری خیر وسلامتی کے ساتھ ہر سال حج مبرور عافیت کے ساتھ نصیب فرمائیں، سارے عالم کے اعتبار سے ہدایت والا مقدس کام ہم سے اخلاص اور اتباعِ سنت کے ساتھ لے لیں اور حضور ﷺ سے روحانی مناسبت اور باطنی تعلق پیدا فرما کر دنیا اور آخرت میں نجات یافتہ لوگوں میں شامل فرما کر آخرت میں اپنے نیک متقی اور برگزیدہ بندوں میں محض اپنے فضل ولطف واحسان سے شامل فرما دے تو اس کی عطا و کرم سے بعید نہیں کہ وہ کریم رحیم بے نیاز جس کو چاہے نواز دے اور کتاب پڑھنے والوں سے بھی استدعا ہے کہ کسی مبارک وقت میں یہ سیاہ کار و ناپاک یاد آجائے تو دعا سے مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

Marfat.com

یومِ عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کی فضیلت

① حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یومِ عاشورہ کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ سال گزشتہ کا کفارہ کردے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

② حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے اہل وعیال پر عاشورہ کے دن فراخی (کشادگی) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو سال بھر فراخی عنایت فرماتا ہے۔ (بیہقی)

فائدہ: علمائے کرام نے عاشورہ کے معنی یہ بیان فرمائے ہیں کہ جو شخص اس کی حرمت کی نگہداشت رکھتا ہے تو وہ نور میں عیش کرتا ہے یعنی عاشورہ اصل میں عاش، نور تھا تخفیفًا اس میں سے نون گرا دیا گیا تو عاشورہ ہو گیا۔

ایک حدیث میں ہے جس کو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل روزے رمضان کے بعد ماہِ الٰہی محرم کے روزے ہیں، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ محرم الحرام میں بھی خصوصاً عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کا روزہ افضل ہے اور اس دن کا روزہ اس لیے افضل ہے کہ شروع اسلام میں دسویں محرم کا روزہ فرض تھا پھر رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے اس روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور جس عبادت کی فرضیت منسوخ ہو گئی ہو وہ اُس عبادت سے افضل ہے جو کبھی فرض نہ ہوئی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس روزے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو وہ دن ہے جس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں بالضرور نویں محرم الحرام کا بھی

Marfat.com

روزہ رکھوں گا۔ لیکن وہ سال ابھی نہ آنے پایا تھا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ دسویں محرم الحرام کے ساتھ ایک اور روزہ ملانے کا آپ ﷺ نے اس لیے ارادہ فرمایا تاکہ آپ ﷺ کا طریقہ اہل کتاب کے طور طریقہ کے خلاف رہے پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ یومِ عاشورہ مبارک دن ہے مؤمنین کو چاہیے کہ اس دن سنت کی نیت سے خدا کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے روزہ رکھیں اور اس میں مستحب یہ ہے کہ دس محرم الحرام کے ساتھ نویں یا گیارہویں کا روزہ بھی ملا لیا کریں تاکہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت بھی باقی رہے، اس دن کے بارے میں دو بڑے کام یہ ہیں کہ روزے کا اہتمام کیا جائے اور اگر ہو سکے تو اپنے اہل و عیال پر اس دن کھلانے پلانے میں فراخی و کشادگی کی جائے۔ یہ دو عمل حدیثوں سے ثابت شدہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد اگر روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کا روزہ رکھو کیونکہ محرم اللہ کا وہ مہینہ ہے جس کے ایک دن اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی دن اللہ تعالیٰ دوسری قوم کی توبہ قبول فرمائے گا۔

نیز سرورِ عالم ﷺ نے لوگوں کو رغبت دلائی کہ عاشورہ کے دن گناہوں سے رکے رہنے کے عہد کی تجدید کریں اور قبولِ توبہ کے خواہاں رہیں۔

اس کے علاوہ عاشورہ کے دن جو کوئی اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب گار ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قول فرمائے گا کیونکہ اسی دن پہلے زمانہ میں اللہ نے کچھ لوگوں کی توبہ قبول کی اور یہی وہ دن ہے جس میں آئندہ لوگوں کی توبہ کو درجہ قبولیت دے گا۔

(مومن کے ماہ وسال، ترمذی)

آج ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ کی عصر کے بعد یہ تمام فضائل لکھے گئے ہیں اس ناکارہ

Marfat.com

ونابکار سیاہ کار پر خداوند ذوالجلال والاکرام کا کس قدر لطف واحسان فضل وکرم ہے کہ کسی درجہ میں دین عالی کی خدمت لے رہا ہے دعا ہے کہ اپنی پاک بارگاہ سے اخلاص، استقامت عافیت قبولیت اپنی دونوں جہاں میں کامل رضا اور صحت وسلامتی مقدر فرمادے اور اپنے پاک رسول ﷺ کے طفیل سے جو زندگی میں لغزشیں کوتاہیاں ہوئی ہیں اُن سے درگزر اور پوری معافی عطا فرمائیں اور والدین کے لیے بھی ذریعہ نجات اور تمام اہل خانہ وجمیع مسلمانان کے لیے جنت کا سبب بنادے۔

یہ تمام فضائل عاشورہ والے دن ہی لکھے گئے ہیں یہ خاص انعام باری تعالیٰ کا ہے اللہ تعالیٰ لکھنے والے پڑھنے والے پھیلانے والے، اشاعت کرنے والے عمل کرنے والے سب کو ہی قبول فرمائیں۔ آمین

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۴

وہ دعا جس سے آسمان اور زمین بھی ہل جائیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ بِاسْمِكَ الْاَحَدِ الْاَعَزِّ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْاَحَدِ الصَّمَدِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْوِتْرِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْكَبِیْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِیْ مِلَأَ الْاَرْكَانِ كُلِّهَا اَنْ تَكْشِفَ عَنِّیْ مَا اَصْبَحْتُ وَمَا اَمْسَیْتُ فِیْهِ۔ (خیر المجالس: ۱/۱۷۳)

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ کے اسم مبارک احد واعز کے ذریعے سے درخواست کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ کے نام احد صمد کے ذریعے سے آپ سے درخواست کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ کے نامِ مبارک عظیم ووتر کے ذریعے سے دعا کرتا ہوں اور اے اللہ میں آپ کے نام کبیر متعال کے ذریعے دعا کرتا ہوں جس نے تمام ارکان کو بھر دیا کہ آپ مجھ سے اس (مصیبت) کو جس میں مجھے صبح وشام ہوتی ہے دور کر دیجیے۔“

Marfat.com

فائدہ: اس دعا کے بارے میں خیر المجالس میں لکھا ہے کہ جب یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لیے مجتمع ہوئے تو ان کے پاس حضرات جبرائیل علیہ السلام یہ والی دعا لے کر تشریف لائے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کے ذریعے مدد چاہی تو حق تعالیٰ شانہٗ نے اُن کو اپنی قدرتِ کاملہ سے آسمان پر اٹھالیا اور یہودیوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچالیے گئے، بڑی اہم اور قیمتی دعا ہے۔ جس خوش نصیب بندے کو اپنی حاجت اور ضرورت و پریشانی میں اس دعا کو صبح و شام پڑھنے کی توفیق نصیب ہو تو یہ اُس کی سعادت مندی کی علامت ہے کہ رجوع الی اللہ عطا ہو گیا۔ اس دعا کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم اور عبد مناف اپنے رب سے ان کلمات کے ذریعے سے دعا مانگو۔ قسم اس ذات (وحدہٗ لاشریک) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کلمات کے ذریعے سے کوئی مؤمن بندہ دعا کرتا ہے تو عرش اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ہل جاتے ہیں اور پھر خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے ان کلمات کے ذریعے سے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرلی اور دنیا میں فوراً اور کچھ مدت بعد آخرت میں (یعنی موت کے بعد) اس کو عنایت کیا جائے گا۔

غم و رنج کو خوشی میں بدل دینے والی دعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کسی بندہ کو فکر و رنج پہنچے اور (وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر) یہ کلماتِ مبارک یعنی یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی فکر و پریشانی دور فرما دے گا اور اس کے غم و فکر کو خوشی سے بدل دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس دعا کو سیکھ نہ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جو کوئی اس دعا کو سنے اس کو یاد کر لینا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ

Marfat.com

مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَآءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ۔

(مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۴۴، باب مایقول ان اصابہ ہم)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے وہ نافذ ہے، تیری قضا میرے بارے میں سراپا عدل ہے، تیرے ہر اُس نام کے واسطہ سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو اپنا نام تو نے خود رکھا ہے، یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا، یا جسے تو نے اپنے علم غیب میں اپنے نزدیک محفوظ فرمایا، یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کا نور بنا دے اور میرے رنج وغم کے دور ہونے اور میرے فکر وغم کے چلے جانے کا ذریعہ بنا دے۔''

فائدہ: حضور ﷺ کی ہدایت یافتہ دعائیں عملی زندگی میں آجائیں تو اللہ تعالیٰ تمام غم اور فکریں، پریشانیاں دور کر دیتے ہیں۔ سنت دعاؤں کے نور سے، پڑھنے والے کا دل ودماغ وروح منور ہوجاتے ہیں اور پڑھنے والا اپنے اندر ایک ٹھنڈک، سکون وقرار محسوس کرتا ہے۔ اندرونی درد وغم کی جلن کے لیے یہ سنت دعائیں ٹھنڈے مرہم کی طرح راحت پہنچاتی ہیں۔ کروڑوں اربوں رحمتیں اور برکتیں درود وسلام اور اللہ تعالیٰ کا قرب وتعلق حضور نبی کریم ﷺ کو حاصل ہو کہ اپنے گناہ گار اُمتیوں کو ہر درد وغم پریشانی وبیماری سے نکلنے والے اعمال ودعائیں بتا گئے۔ بس اللہ تعالیٰ ہم سب

Marfat.com

کو ان دعاؤں اور اعمال کی صحیح قدر دانی کرنے اور اپنے عمل میں اخلاص کے ساتھ لانے اور پورے عالم میں پھیلانے کی سعادت عطا فرمائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ دین کی خدمت اخلاص کے ساتھ کرنے سے دونوں جہاں میں راضی وخوش ہو جاتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا کسی بندے سے راضی ہو جانا یہ دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑی ہی اونچی نعمت ہے۔

نظر بد سے حفاظت کی دعائیں:

صحیح مسلم میں حضور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ۔

ترجمۃ: ''نظر حق ہے۔'' (یعنی نظر کا لگ جانا یہ ایک حقیقت ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر کر جاتی) (صحیح مسلم)

فائدۃ: انسان اور جنات وشیاطین کی نظر بد کا اثر ایک سچی حقیقت ہے۔ نظر کا لگنا اور اس کی تاثیر کا خدا کے حکم سے ہونا بہت سی حدیثوں میں آیا ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نظر حق ہے، نظر حق ہے وہ بلندی والے کو بھی اتار دیتی ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی حضور ﷺ کا نظر بد سے دم کرنے کا حکم مروی ہے۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو نظر لگ جایا کرتی ہے تو کیا میں کچھ دم کرالیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی۔ مسند بزار میں ہے کہ میری اُمت کی قضاوقدر کے بعد اکثر موت نظر سے ہوگی اور فرمایا کہ نظر حق ہے انسان کو (بیمار کرکے) قبر تک پہنچا دیتی ہے اور اونٹ کو (بیمار کرکے) ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔ میری اُمت کی اکثر ہلاکی اسی (نظر بد کے لگنے) میں ہے۔ مسند احمد کی

Marfat.com

ایک حدیث میں ہے کہ اس (نظرِ بد) کا سبب شیطان ہے اور ابن آدم کا حسد ہے۔

شیاطین و جنات جو انسان کے دشمن ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لیے دنیا کے مادی مال واسباب نہیں ہیں بلکہ صبح وشام حضور ﷺ کی پر نور دعاؤں سے اپنی حفاظت کی جائے، اپنا حفاظتی حصار کیا جائے، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینے کا اہتمام کیا جائے۔ یہ سنت دعائیں انسان کے لیے شر پہنچانے والی مخلوق سے روحانی آڑ اور رکاوٹ ہیں۔ عقل مند سمجھدار انسان شریعت کی بتائی ہوئی حفاظتی دعاؤں سے ہی اپنی دنیا و آخرت کو ہر نقصان سے بچالیتا ہے۔

انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لیے اپنی نعمتوں کی نمائش کرنے سے بچے۔ بعض لوگوں کی عادت ہو جاتی ہے اکثر ملاقاتوں میں اور مجلسوں میں بڑائی کی نیت سے اظہار کر دیتے ہیں، میرا کاروبار اتنا بڑھ گیا، آرڈر بہت آتے ہیں، کام بہت چل رہا ہے، مال و دولت بہت ہے وغیرہ۔ اکثر عورتیں اور مرد حضرات اِس میں شامل ہیں۔ بھائی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ حقیقتاً بعض لوگوں کے دل بہت چھوٹے ہیں، فوراً نظر بد کا خوف ہے اور بعض تو مکر وفریب اور حسد شروع کر دیتے ہیں۔ ''فیض القدیر'' میں ایک روایت ہے کہ ''اپنی نعمتوں کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرو (یعنی ہر وقت، ہر جگہ، ہر ایک کے سامنے فخر و بڑائی کی وجہ سے ایسا نہ کرو) اس لیے کہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔'' جیسا کہ کلامِ پاک کی سورۃ الفلق کی آیت میں بتایا گیا ہے:

﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾

''(اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں) حسد کرنے والے کی برائی سے (یعنی اس کی نظر بد سے، اس کے جادو کرنے سے، اِس کے مکر وفریب سے، اس کے اذیت پہنچانے سے) جب وہ حسد کرے۔'' مسند احمد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدری

Marfat.com

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو تکلیف ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَّعَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک سے میں دَم کرتا ہوں، ہر اُس بیماری سے جو تجھے دکھ پہنچائے اور ہر حاسد کی برائی اور بدنظر سے، اللہ پاک تجھے شفا دے۔''

تفسیر ابن کثیر میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بیماری سے مراد شاید وہ بیماری ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عافیت اور شفا بخشی اور حاسد یہودیوں کے جادو کے اثرات کو رد کر دیا اور ان کی تدبیروں کو بے اثر کر دیا اور انہیں رسوا اور ذلیل کیا۔ نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب سورۃ معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لے لیا اور سب کو چھوڑ دیا۔ (یعنی صبح وشام اور رات سوتے وقت ان سورتوں کو تین، تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دَم کر کے جسم پر پھیر لیتے تھے اور ان سورتوں کے ذریعے اپنے آپ کو تمام شر ونقصان پہنچانے والی مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے)

صحاحِ ستہ کی ابن ماجہ میں روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ غسل کر رہے تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی (اتفاقاً) نظر پڑ گئی تو کہنے لگے۔ میں نے تو آج تک ایسا حُسن کسی پردہ نشین کا بھی نہیں دیکھا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ دونوں

Marfat.com

صحابی رضی اللہ عنہما غسل کے ارادے سے چلے اور ان میں سے ایک صحابی پانی میں غسل کے لیے اترے تو ان کا بدن دیکھ کر دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر لگ گئی۔ پس ذرا سی دیر میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے (اور بخار چڑھ گیا) لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ان کی خبر لیجیے یہ تو بے ہوش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کیوں کوئی اپنے بھائی کو (نظر سے) قتل کرتا ہے، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی کسی ایسی چیز کو دیکھے جو اُسے اچھی لگے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بھائی کے لیے برکت کی دعا کرے۔ یعنی اس طرح دیکھ کر کہہ دے بارک اللہ فیہ یا اس طرح کہہ دے مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو پھر نظر نہیں لگے گی۔

اللہ جل شانہٗ سے ہی التجا ہے، درخواست ہے، سوال ہے اور دعا ہے کہ ہمیں، ہمارے والدین، بہن بھائی، عزیز و اقارب، دوست و احباب تمام مسلمان مردوں، عورتوں کو، ان دعاؤں کو اہتمام سے پڑھنے پڑھانے والوں اور پھیلانے والوں کو اپنے حفظ و امان اور اپنی کامل پناہ، فضل و رحمت میں داخل کرے اور ان مسنون دعاؤں سے اخلاص کے ساتھ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے کہ اصل تو توفیق ہی ہے۔

نظر بد کے اثر سے محفوظ رہنے کی مسنون دعائیں:

① حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ (ایک شخص کو نظر لگ گئی تھی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے اے اللہ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک اور تکلیف دور فرما۔''

(نسائی، عمل الیوم والیلۃ)

تفسیر ابن کثیر کی روایت میں اس طرح آیا ہے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔

ترجمہ: ''اے اللہ! تو اُس (بیمار نظر بد والے) سے اس (نظر بد) کی گرمی اور سردی اور تکلیف دور کر دے۔'' (تفسیر ابن کثیر: ۵/ ۲۲)

۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب کسی نعمت سے نوازے اور وہ یہ دعا پڑھے تو وہ اس نعمت میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: ''جو اللہ تعالیٰ نے چاہا (وہی ہوا) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قوت نہیں ہے۔''
(طبرانی، بیہقی)

۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

ترجمہ: ''اللہ پاک کے کلمات تامہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں، ہر شیطان سے اور برے ارادہ کرنے والے سے اور ہر ایک لگ جانے والی نظر سے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو انہی الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیا کرتے تھے۔ (بخاری شریف، سنن)

۴ ابن عساکر میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت غمزدہ تھے، سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کونظر لگ گئی ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ سچائی کے قابل چیز ہے نظر واقعی لگتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھ کرانہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے دیں:

اَللّٰھُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیْمِ، وَالْمَنِّ الْقَدِیْمِ ذَا الْوَجْہِ الْکَرِیْمِ، وَلِیَّ الْکَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! اے بہت بڑی بادشاہی والے، اے زبردست قدیم احسانوں والے، اے بزرگ تر چہرے والے، اے پورے کلمات والے اور اے دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دینے والے تو حسن اور حسین کو تمام جنات کی ہواؤں سے اور تمام انسانوں کی آنکھوں (یعنی نظر بد) سے پناہ دے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ دعا سن کر پڑھی (اور دم کیا) وہیں دونوں بچے اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیلنے کودنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں! اپنی جانوں کو، اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو اسی پناہ کے ساتھ پناہ دیا کرو، اس جیسی اور کوئی پناہ کی دعا نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: ص ۲۳، ابن عساکر)

⑤ حضرت امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو یہ مسنون کلمات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے حق میں مصائب و آفتوں کے ستر دروازے بند فرما دے گا (یہ کلمات پڑھے اور دم بھی کرے)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ۔

ترجمہ: ''نیکی کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (پناہ ہے)''

(ابونعیم، ابن ابی شیبہ)

Marfat.com

⑥ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر علیہ السلام جو پچھلی کسی اُمت میں گزرے ہیں وحی کی کہ آپ اپنی قوم کی حفاظت کیجیے (کیونکہ اُن کی قوم کے ستر آدمی موت کے منہ میں چلے گئے تھے) انہوں نے پوچھا کہ کس طرح اُن کی حفاظت کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ آپ یوں کہیں:

حَصَّنْتُكُمْ بِالْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا، وَدَفَعْتُ عَنْكُمُ السُّوْءَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: ''میں تمہاری حفاظت کرتا ہوں اس ذات کے ساتھ جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اور ہر چیز کو قائم رکھنے والی ہے۔ ایسی ذات کہ اُس کو کبھی موت نہیں ہے اور میں (اس) کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ تم سے ہر شر کو دور کرتا ہوں۔''

(ہماری پریشانیاں اوران کا حل)

⑦ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے اور یہ تعوذ پڑھ کر دعا فرمائی اور جاتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! یہی پڑھ کر دعا کرو اس کی مثال نہیں جس سے تم دعا کرو۔

(ابویعلیٰ، الفتوحات: ۴/۷۲)

اور طبرانی رحمہ اللہ کی کتاب ''الدعاء'' میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھ کر (دم کیا) جھاڑا تو اللہ پاک نے صحت دے دی۔ (الدعاء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے، تمہاری حفاظت طلب کرتا ہوں اس اللہ کے واسطے سے جو یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس نے جنا نہ وہ جنا گیا۔ نہ اس کا کوئی

Marfat.com

ہمسر ہے۔ اس برائی سے جو تم محسوس کرتے ہو۔‘‘

⑧ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کسی چیز سے جل گیا تو میری والدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم فرما کر جھاڑنے لگے۔ والدہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ رہے تھے اور دم فرما رہے تھے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے یہ دعا کرتے (اور دم کرتے) (بخاری، مسند احمد، عمل الیوم واللیلۃ)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاۤؤُكَ شِفَاۤءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

⑨ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے لیے کچھ دیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور یہ دعا (جس سے سحر و کرتب کا اثر دور ہو جائے) لے کر تشریف لائے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ وَّنَفْسٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ۔

ترجمہ: ’’اللہ کے نام سے ہر تکلیف دہ چیزوں سے تجھ کو (دم) جھاڑتا ہوں، ہر نظر بد سے اور حاسد سے، اللہ تمہیں شفا دے۔‘‘ (طبرانی کتاب الدعاء)

⑩ ایک روایت میں یہ دعا اس طرح بھی آئی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْكَ۔

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ کے نام سے جھاڑتا ہوں اللہ صحت دے تم کو ہر ایسی بیماری سے جو تمہیں تکلیف دے۔‘‘ (الدعاء: ۱۳۱۰)

Marfat.com

(۱۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ میں آٹھ آیتیں نظر بد کی ہیں جو کوئی بندہ کسی گھر میں اُن کو پڑھتا ہے تو اُس دن کسی جن وانس کی نظر اُس گھر والوں کو نہیں لگتی، وہ سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ہیں۔

(نزہۃ المجالس، الفردوس الدیلمی)

ہر قسم کے جادو سے حفاظت:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند کلمات اگر میں نہ کہتا تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے، کسی نے پوچھا: وہ کلمات کیا ہیں؟ انہوں نے یہ بتلائے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ نہایت مہربان رحم کرنے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی اس عظیم ذات سے کہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں اس کے تمام کلمات کے ساتھ کہ کوئی نیک اور بد ان سے باہر نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ جو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا ہر اس شر سے (پناہ چاہتا ہوں) جو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔''

شیاطین (جنات) سے حفاظت کی دُعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ نہایت مہربان رحم کرنے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں

Marfat.com

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ

ترجمہ: ''میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو بڑا ہی کرم اور نفع پہنچانے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان تمام کلمات کی جس سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہر اُس چیز (مخلوق) کے شر سے جو اس نے پیدا کی پھیلائی اور بے مثال بنائی اور اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو آسمانوں میں چڑھتی جاتی ہے اور ہر اُس چیز (مخلوق) کے شر سے (جو اللہ تعالیٰ نے) زمین میں پھیلائی ہے۔ اور ہر اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور ان کے فتنوں (بلاؤں) کے شر سے اور ہر رات کو پیش آنے والے (حادثہ) کے شر سے بجز اس (پیش) آنے والے (واقعہ) کے جو خیر و برکت لاتا ہے، اے بہت ہی رحم کرنے والے (مجھ پر رحم فرما)''

وضاحت: تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ دَم کرنا تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

1. اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہو، اسماو صفاتِ الٰہیہ ہوں اور عربی زبان میں ہو۔
2. اگر عربی زبان میں نہ ہو لیکن پھر اس دَم کے معنی معلوم ہوں۔
3. عقیدہ یہ ہو کہ یہ دَم فی نفسہٖ فائدہ پہنچانے والا نہیں ہے بلکہ یہ بھی سبب کے درجے میں ہے۔ اصل اور حقیقی فائدہ پہنچانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جن کلمات کے معنی معلوم نہ ہوں تو اُن سے دم کرنا جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

نکاح کی مسنون دعائیں اور اعمالُ السُّنّہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارک باد دیتے تو اس طرح فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

ترجمہ: ''اللہ تم میں اور تجھ پر برکت عطا فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی اور خیر جمع کرے۔'' (عمل الیوم نسائی: ص ۲۵۴)

ابن ماجہ میں یہ دعا اس طرح بھی آئی ہے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

اللہ پاک مبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور خیر و خوبی کے ساتھ تمہیں رہنا نصیب کرے۔

نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لیے آپس کے جوڑ کا عمل:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے شادی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا پھر پانی منگوایا۔ اس پانی میں کلی کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پہلو پر دونوں کندھے کے درمیان پانی چھڑکا اور قل ھو اللہ احد، (پوری سورت پڑھی) پھر قل اعوذ برب الفلق پوری سورت پڑھی پھر قل اعوذ برب الناس (پوری سورت پڑھی) اور پھر فرمایا اپنے گھر کے بہتر سے میں نے تمہارا نکاح کیا۔

(شمائل کبریٰ: ۱۱/ ۱۴۴، تاریخ خمیس: ۱/ ۴۱۱)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا پانی لاؤ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پیالہ

Marfat.com

لے لیا اور ایک گھونٹ پانی دہن مبارک (منہ) میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا کھڑی ہو جاؤ پھر آپ ﷺ نے اُن کے سر اور سینے پر وہ پانی چھڑکا اور یہ دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس (لڑکی) کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔''

ایک روایت میں سر اور سینہ اور پشت پر چھینٹے مارنے کا ذکر ہے اور داماد کے ساتھ ہی اسی طرح کا عمل کرے۔ (حصن حصین)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

نوٹ: جب داماد کے لیے یہ عمل کرے تو دعا میں اُعِیْذُہٗ اور ذُرِّیَّتَہٗ پڑھے۔

فائدہ: اس طرح کی تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ شب رخصتی میں ملنے سے پہلے یا رخصتی کے وقت ہی جب جانے لگے تو دولہا اور دلہن کو ایک کمرے میں بلائے وہاں ایک پیالہ میں پانی منگا کر سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اولاً دولہا کے سر اور سینے اور پشت کے درمیان چھڑکے اور یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِكَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ پڑھے پھر دوسرے پیالے میں پانی منگوائے پھر اسی طرح تینوں سورتیں پڑھے اور دلہن کے سامنے کی طرف سر اور پشت کی طرف چھڑکے اور یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ پڑھے اور پھر کہے اب جاؤ اور جاتے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْبَرَکَۃِ خواہ یہ عمل اپنے گھر پر کرے یا لڑکے یعنی دولہا کے گھر پر کرے جیسے آسان ہو اس عمل کی برکت سے ان شاء اللہ عافیت و برکت رہے گی یہ تمام اعمال سنت کے زندہ کرنے کی نیت سے کرے تو موجودہ دور کے اعتبار سے سو

Marfat.com

شہیدوں کا اجر وثواب پائے گا اور دنیاوی اعتبار سے بیٹی داماد اور ان کے بچے بھی ان شاء اللہ شیاطین اور جنات وغیرہ کی شرارت سے مامون ومحفوظ رہیں گے۔

اپنی بیوی سے پہلی ملاقات پر ایک مسنون عمل ودعا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شادی کرے اور ملاقات کی رات ہو تو (پہلے) دو رکعت نماز پڑھے اور بیوی سے بھی کہے کہ وہ اس کے پیچھے نماز پڑھے۔ اللہ پاک گھر میں خیر پیدا فرمائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت شوہر کے پاس آئے تو شوہر نماز پڑھے اور بیوی اس کے پیچھے نماز پڑھے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لِاَهْلِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ مِنِّيْ وَارْزُقْنِيْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ فِيْ خَيْرٍ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰى خَيْرٍ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے برکت عطا فرما میرے اہل میں اور میرے اہل کے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کو مجھ سے اور مجھ کو ان سے نواز (نفع پہنچا) اے اللہ ہمیں خیر پر جمع فرما جب تک تو جمع فرمائے اور علیحدگی اور جدائی ہو تو خیر پر ہو۔“ (مجمع الزوائد)

شبِ زفاف کے وقت یہ دعا کرے:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی عورت یعنی اپنی بیوی سے پہلی ملاقات کرے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ۔

Marfat.com

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور وہ بھلائی جس پر اس کی پیدائش ہوئی ہے، میں پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس برائی سے جس پر یہ پیدا کی گئی ہے۔“ (ابوداؤد، ابن السنی)

مجامعت (صحبت) سے پہلے یہ دعا پڑھے سنت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی سے ملے تو یہ دعا پڑھ لے اس (دعا کے پڑھنے کی برکت سے) جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطان سے محفوظ رہے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھیے اور جو ہمیں (اولاد) عطا کیجیے اس کو شیطان سے محفوظ رکھیے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد)

اِنزال کے بعد کی دعائے سنت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (بیوی سے ملنے کے بعد) جب انزال ہو جائے تو پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْ مَا رَزَقْتَنَا نَصِيْبًا۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جو آپ نے ہمیں نوازا ہے یعنی (اولاد سے) اس میں شیطان کا حصہ نہ بنایئے۔“ (ابن ابی شیبہ: ص ۳۹۵)

Marfat.com

افطار کے وقت کی دعائیں

ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن روزہ ہے مسلمان روزے کے ذریعے سے ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرتے ہیں اور آخرت کے اعتبار سے تو روزے دار کے لیے بہت بڑا اجر وثواب تیار ہوتا ہے روزے کی ایک بڑی بزرگی یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے اسے اپنی طرف نسبت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

روزہ میرے واسطے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

اگرچہ سب عبادتیں اسی ایک معبود حقیقی کے واسطے ہیں لیکن یہ تخصیص ایسی ہے جیسے کعبہ شریف کو خاص اپنا گھر ارشاد فرمایا حالانکہ تمام عالم اُسی اللہ پاک کی ملک ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ نیکی کا بدلہ دس سے سات سو تک دیتا ہوں مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے اس کی جزا خود میں دیتا ہوں ایک اور حدیث میں ہے کہ صبر آدھا ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور سانس لینا تسبیح ہے اور دعا قرین اجابت ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کھانا پینا اور جماع میرے واسطے چھوڑ دیا میں ہی اس کی جزا دے سکتا ہوں کلام پاک میں ارشاد ہے کہ:

﴿اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾

یعنی جو لوگ خواہش سے صبر کرتے ہیں ان کی مزدوری حساب میں نہیں آتی اور اندازے میں نہیں سماتی بلکہ حد سے زیادہ ہے حق تعالیٰ شانہٗ ہر عبادت واطاعت کو

Marfat.com

اخلاص سے کرنے والا بنائے۔

افطار کے وقت کی دعا:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز کو شامل ہے سوال کرتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرما دیجیے۔'' (ابن ماجہ، طبرانی)

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ تین آدمی ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی، اور یہ زیادتی بھی ہے کہ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے:

① روزہ دار کی دعا ② مسافر کی دعا ③ مظلوم کی دعا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس (دعا) کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا اگر چہ (مصلحت کی وجہ سے) کچھ دیر بعد ہو ایک اور روایت میں ہے کہ روزہ دار کی افطار کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے اور افطار کے وقت احادیث (یعنی خاص دعا کی قبولیت) کا وقت ہے اس موقع پر خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ روزہ افطار فرماتے تو یوں فرماتے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللهُ۔

ترجمہ: ''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب (یقینی طور

Marfat.com

پر) ثابت ہو گیا۔'' (سنن ابی داؤد، نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (ابن السنی، کتاب الاذکار: ص ۲۰۷)

ترجمہ: ''اے اللہ! تیرے لیے ہم نے روزہ رکھا، تیرے رزق سے ہی افطار کیا، تو ہم سے (اس روزے کو) قبول فرما، بلاشبہ تو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری اعانت (مدد) کی میں نے روزہ رکھا اس (اللہ) نے مجھے رزق دیا تو میں نے روزہ افطار کیا۔''

(ابن السنی، کتاب الاذکار: ص ۲۰۷)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: ''الٰہی! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی افطار کیا۔''

(سنن ابی داؤد)

جب کسی دوسرے کے پاس روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

ہاں تشریف لے گئے انہوں نے روٹی اور تیل پیش کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تناول فرمایا، پھر یہ دعا فرمائی:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَآئِکَۃُ۔ (سنن ابی داود، ابن السنی)

ترجمہ: ''روزہ داروں نے تمہارے پاس افطار کیا، نیکوکاروں نے تمہارا کھانا کھایا اور ملائکہ نے تمہارے لیے دعا کی۔''

Marfat.com

زکوٰۃ سے متعلق اذکار

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ (سورۃ التوبۃ: آیت ۱۰۳)

ترجمہ: ''(اے حبیب! ﷺ) وصول کیجیے ان کے مالوں سے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) تاکہ آپ پاک کریں انہیں اور بابرکت فرمائیں انہیں اس کے ذریعے سے نیز دعا مانگیے ان کے لیے۔''

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے کہ

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

فائدہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کا مال لے کر آتے تو آپ ﷺ دعا فرماتے:

''اے اللہ! (اپنے مال کی زکوٰۃ دینے والوں پر) رحمت نازل فرما۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف (کتاب الاذکار: ص ۲۰۴) میں فرماتے ہیں کہ شوافع حضرات نے فرمایا:

عمدہ بات یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والے کو چاہیے کہ زکوٰۃ دینے والے کو یوں کہے:

اٰجَرَكَ اللّٰهُ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ، وَجَعَلَهُ لَكَ طَهُوْرًا، وَبَارَكَ لَكَ فِيْ مَا اَبْقَيْتَ۔

ترجمہ: ''جو تم نے دیا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ اجر دے، اُسے تمہارے لیے پاکیزگی

Marfat.com

بنائے اور جو تم نے باقی رکھا ہے اس میں وہ تمہارے لیے برکت ڈالے۔"

زکوٰۃ لینے والے شخص کے لیے مستحب ہے وہ دیہ دعا مانگے خواہ وہ فقرا میں سے ہو یا وہ زکوٰۃ جمع کرنے والا ہو ہمارے اور دیگر علما کے موقف کے مطابق یہ دعا واجب نہیں اور ہمارے بعض علما نے فرمایا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ دعا مانگنا واجب ہے والی کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اُس دینے والے کے لیے دعا کرے۔

زکوٰۃ، صدقہ، نذر اور کفارہ دینے والے کے لیے دعا:

زکوٰۃ، صدقہ، نذر اور کفارہ دینے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ یہ دعا مانگے:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! قبول فرما ہم سے (یہ عمل) بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔" (کتاب الاذکار: ص ۲۰۵)

Marfat.com

چاند سے متعلق دعائیں

ابن حجر رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ چاند دیکھنا فرضِ کفایہ ہے کیونکہ اس سے بہت سارے احکام کا تعلق ہے۔ (مثلاً رمضان کا روزہ، حج کی ادائیگی، زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ یہ دینی امور چاند ہی سے متعلق ہیں) (فتوحاتِ ربانیہ: ۴/۲۲۹)

شریعت کے اعتبار سے نیا چاند نئے مہینے کی ابتدا ہے سارے مہینے خیر عافیت اور برکت کے حصول کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر دعائیں اُمت کی تعلیم کے لیے پڑھی ہیں۔

چاند کی تین قسمیں ہیں: ① ہلال ② قمر ③ بدر

ہلال: نئے چاند کو ہلال کہتے ہیں پہلی، دوسری، تیسری ایک قول کے مطابق چوتھی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ (فتوحاتِ ربانیہ: ۴/۲۲۱)

قمر: چوتھی رات کے بعد کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔

بدر: چودہویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔

نئے چاند کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے چاند کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَبَرَكَةٍ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ (ہمارے لیے) اس چاند کو خیر و برکت بنادے۔“

(الطبرانی فی الدعا)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ اس چاند کو ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی کے ساتھ نکالیے۔اے چاند! میرے اور تیرے دونوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں وَالسَّلَامَةِ کے بعد وَالسَّلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ آیا ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کو دیکھتے تو یہ پڑھتے:

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ۔

بھلائی اور اچھائی کا چاند۔

پھر یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں اس ماہ کی بھلائی کا اور تقدیر کی اچھائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (مجمع الزوائد، الدعاء)

جب قمر یعنی چاند پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اس وقت چاند نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ڈوبنے والے (چاند) کے شر سے اور جب وہ بے نور ہو جائے اللہ تبارک و تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ إِذَا وَقَبَ۔

ترجمہ: ''اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اندھیری رات کی برائی سے جب کہ وہ آئے۔''

(ترمذی، الدعاء المسنون: ص ۳۱۹)

Marfat.com

جب رجب وشعبان کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب کا مہینہ آتا تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں رجب وشعبان میں برکت عطا فرما اور رمضان تک ہمیں پہنچا۔'' (کتاب الاذکار)

Marfat.com

مہینہ شعبان اور پندرھویں شعبان

ماہ شعبان کے مضامین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① فضیلت ماہ شعبان

② فضیلت پندرھویں شعبان

③ فضیلت پندرھویں شعبان میں شب بیداری، دن میں روزہ اور وظائف واعمال

فضیلت ماہِ شعبان:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شعب الایمان میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ماہ رجب ورمضان کے درمیانی مہینہ شعبان سے لوگ غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال کا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں مجھے یہ امر زیادہ پسند ہے کہ میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں اس طرح پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ ہے۔'' (دیلمی فی کتاب الفردوس الاخبار)

حضرت اُم ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند دن کے علاوہ باقی ماندہ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (مسلم ونسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت شعبان کے روزے بہت محبوب تھے تا آنکہ ماہِ رمضان تک روزے رکھتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

Marfat.com

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی انور ﷺ کو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھتے ہوئے صرف شعبان و رمضان میں دیکھا ہے۔ (ترمذی)

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دوسرے مہینوں کی بہ نسبت ماہ شعبان میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے آپ ﷺ کو دیکھا ہے یہ کیا بات ہے؟ ارشاد عالی ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ عام طور پر غفلت برتتے ہیں یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں لوگوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں براہِ راست پیش ہوتے ہیں ان اُمور کے پیش نظر میری خواہش ہے کہ میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (نسائی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحاحِ ستہ کے علاوہ دیگر احادیث جو جامع کبیر میں درج اور شیخ الاسلام امام وقت عارف باللہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ پورے شعبان روزہ دار رہتے تھے ایک مرتبہ میرے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال میں مرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ ماہِ شعبان میں تحریر کر دیتا ہے اور میری دلی خواہش یہ ہے کہ میری مدتِ حیات ظاہری اس ماہ میں اس صورت سے لکھی جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (جامع کبیر)

فائدہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اپنی بات کا مطلب یہ ہے کہ میرے روزہ دار ہونے کی حالت میں میری مدتِ حیات ظاہری کی کتابت فرما دی جائے اور اسی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہر ایک کو اس کی

Marfat.com

لکھی ہوئی موت وقتِ مقررہ پر آتی ہے اور ہر ایک خاتمہ بالخیر کا امیدوار ہے اسی لئے عبادت کے منجملہ روزہ بہترین عبادت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مرنے والوں کی ناموں کی فہرست پندرھویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ (مومن کے ماہ وسال)

فائدہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رات کے وقت بظاہر روزہ نہیں ہوتا اس لئے روز دار رہنے کا مطلب یہ ہے کہ بوقتِ کتابت شب اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھے اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن کے وقت مرنے والوں کی فہرست بناتا ہے اور رات کے وقت وہ فہرست ملک الموت کے حوالہ کردیتا ہوں اس کا ثبوت دوسری احادیث سے بھی ملتا ہے اور اس روایت کو ابن ابی دنیا نے بھی تحریر کیا ہے۔

فائدہ: عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے شعبان کی پندرھویں شب میں ملک الموت کو ایک فہرست دے کر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روح اس سال وقتِ مقررہ پر قبض کرنا۔ شعبان کی پندرھویں شب کے وقت لوگوں کے حالات متفرق ہوتے ہیں کوئی فرش فروکشی کرتا ہے کوئی باغوں کے درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی مکانات تعمیر کرواتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کی موت کا دن تاریخ لکھتا ہے۔

دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی دنیاوی زندگی منقطع کرنے کا وقت و دن لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان کے مرنے والوں میں سے فلاں فلاں شخص کی فلاں وقت شادی ہوگی اور فلاں وقت یہ مرنے والا بچہ پیدا ہوگا۔

Marfat.com

احادیث کی روشنی میں خصوصیت کے ساتھ پندرہویں شعبان کی فضیلت حکم الٰہی (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ) اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ دیا جاتا ہے کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے پندرھویں شعبان کی رات میں سال کے تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے زندہ رہنے والے، حج کرنے والے وغیرہ سب کے نام کی فہرست تیار کی جاتی ہے اس روایت کو ابن جریر، ابن منذر اور ابی حاتم رحمہم اللہ نے بھی لکھا ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ کتابت کا یہ کام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان سے ہوتی ہے۔

فضیلت پندرھویں شعبان:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تحریر کیا ہے کہ پندرہویں شعبان کو شب بیداری کرو اور دوسرے دن روزہ رکھو، کیونکہ اس شب میں اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت ہی سے آسمان دنیا پر نزولِ جلال فرماتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے طلبِ مغفرت کرنے والا میں اس کی مغفرت کردوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا تاکہ اسے خوب روزی دوں، ہے کوئی مصیبت کا مارا اپنی عاقبت کا خواہاں تاکہ اسے عاقبت دے دوں اور اسی طرح طلوعِ فجر تک اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنے بندوں کو) نوازنے کے لئے دریافت کرتا رہتا ہے۔

فائدہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر آتا ہے اور اس کا یہ نزول رات کے آخری تیسرے حصہ میں ہوتا ہے لیکن پندرہویں شعبان کی شب میں اللہ تعالیٰ کا نزول رات کے آخری حصہ میں منحصر نہیں بلکہ سرِشام مغرب ہی کے وقت سے صبح فجر ہونے تک آسمانِ دنیا پر نزولِ جلال فرماتا ہے اور اسی وجہ سے پندرھویں شعبان کی شب کی یہ فضیلت وبرتری ہے۔

Marfat.com

ابن ماجہ میں ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی مرقوم ہے کوئی رات، شب قدر کے بعد پندرہویں شعبان کی شب سے زیادہ افضل نہیں ہے اس شب میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور تمام بندوں کی مغفرت کرتا ہے، بشرطیکہ دعا کرنے والا مشرک، کینہ پرور اور قاطع رحم و بدسلوک نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علامہ دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسالک میں لکھا ہے کہ پندرہویں شعبان کی شب میں اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتہ ملک الموت کو بتا دیتا ہے کہ اس سال ان لوگوں کی روح قبض کرنا ہے اور امام بیہقی نے راشد بن سعد سے مرسلاً روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے ایک بقر عید کی رات، دوسری عید الفطر کی رات، تیسری پندرہویں شعبان کی شب جس میں مدتِ حیات و رزق اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور چوتھی عرفہ کی رات ان چاروں راتوں میں شام سے صبح تک اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر کہا یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں کو جن کی تعداد قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہو تب بھی مغفرت کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجہ، بیہقی اور ابن بی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پندرہویں شب میں میرے گھر میں تھے لیکن آدھی رات کے وقت میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا اور میرے دل میں دوسری عورتوں والی بات آئی چنانچہ میں چادر اُوڑھ کر دوسری ازواج کے گھروں میں گئی لیکن وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت البقیع میں اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کیے ہوئے (دعا کرتے) دیکھا مجھے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

Marfat.com

عائشہ! کیا تم کو یہ خوف ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر کوئی ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا مجھے یہ خوف و ہراس تو ہر گز نہیں البتہ گمان ہوا تھا کہ آپ ﷺ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اس نوبت پر سرکارِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا پندرہویں شعبان کی شب میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت کرتا ہے۔

امام بیہقی اور مؤلف جامع الاصول نے رزین کا یہ قول مزید لکھا ہے کہ جو لوگ مستحق دوزخ ہیں ان کے گناہ بھی معاف کر دیتا ہے اور کعب کی روایت ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو جنت میں بھیج کر کہلواتا ہے پوری جنت سجا دی جائے کیونکہ آج کی رات آسمانی ستاروں، دنیا کے شب و روز، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کی مغفرت کروں گا۔ (بیہقی)

شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری، روزہ اور دعائیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا پندرہویں شعبان کی شب بیداری اور دن کا روزہ رکھو۔ (تا ختم حدیث)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب مؤمن کے ماہ و سال میں فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب میں مختلف روایتیں ہیں۔

تابعین میں سے خالد بن معدان، مکحول اور لقمان بن عامر رحمہم اللہ وغیرہ شب بیداری کے قائل ہیں اور عطاء و ابن ابی ملکیہ رحمہ اللہ نے اختلاف کیا ہے اور علماء شافعی و مالکی کا بھی یہی مسلک ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کے اثبات یا نفی کی بابت کوئی رائے نہیں دی حالانکہ عیدین کی شب

Marfat.com

میں جاگنے کی بابت دو روایتیں تحریر کی ہیں۔

خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ اس رات شب بیداری کرتے تھے اور خالد و لقمان رحمہا اللہ کی یہ حالت تھی کہ شعبان کی پندرہویں شب میں یہ دونوں عمدہ لباس زیب تن کرتے، سرمہ لگاتے اور رات بھر عبادت میں جاگتے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات شب بیداری کرے تو یہ امر احادیث کے مطابقت میں بالکل مستحب ہے۔

اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جن احادیث سے کسی فعل کا جائز ہونا پایا جائے وہ فعل مستحب ہے اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان کہ پندرہویں شب کی رات میں گھر میں موجود نہ پاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت البقیع کے قبرستان میں مشغول دعا دیکھا اس پر ارشاد فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر ظلم کرے گا۔ واقعہ یہ تھا کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ آج شعبان کی پندرہویں شب ہے جس میں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت کرتا ہے اور مشرک، کینہ ور، قاطع رحم و بدسلوک، غرور سے زمین پر لباس گھسیٹ کر چلنے والے، والدین کے نافرمان، شراب خوری کرنے والے کی طرف اس شب میں نظر کرم نہیں کرتا۔ پھر فرمایا اے عائشہ! شب بیداری کی اجازت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور عبادت کرنے لگے اندرونِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لمبا سجدہ کیا اور اس سجدے میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے عفو وکرم کی طلب کے لئے تیرے مواخذہ کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری رضا مندی کے لئے تیری ناخوشی سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! تیرے جلال و جمال کی قسم میں تیری ہی پناہ کا خواستگار ہوں اور مجھ سے ویسی تعریف ناممکن ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

صبح کو میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دعاؤں کا تذکرہ کیا، تو ارشاد فرمایا یہ دعائیں یاد کرلو اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دو، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ دعائیں سکھائیں اور کہا سجدہ میں یہ دعائیں پڑھی جائیں۔ (بیہقی، ماہ وسال)

امام وقت عارف باللہ شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس رات بہترین دعا کرنی چاہیے اگر یہ دعا بھی پڑھے تو اچھا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اگرچہ یہ دعا لیلۃ القدر میں خاص کی جاتی ہے لیکن شبِ قدر کے بعد شعبان کی پندرہویں شب افضل ہے جیسا پہلے لکھا جا چکا ہے اس لیے یہ دعا بھی پڑھ لے۔

حضرت شیخ محدث رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدم علیہ السلام جب آسمان سے زمین پر اُترے اور پھر خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے عقبی حصے میں دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ اِیۡمَانًا یُّبَاشِرُ قَلۡبِیۡ وَیَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعۡلَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیۡبُنِیۡ اِلَّا مَا کَتَبۡتَ لِیۡ مَا رِضًا بِمَا قَسَمۡتَ لِیۡ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ تمہاری توبہ قبول تمہارے گناہ معاف، اور جو بھی اس دعا سے یاد کرے گا اس کے گناہ معاف کردوں گا، اس کی ضرورتوں کو پورا کروں گا، شیطان سے اس کو دور رکھوں گا ہر چار جانب سے (رزق کے اسباب) تجارت کے متوجہ کردوں گا، دنیا اس کے پاس مجبور ہوکر آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ چاہے گا۔ (مجمع الزوائد)

الحمد لله اوله وآخره صلى الله على النبى الكريم

اللہ تعالیٰ کے انتہائی لطف واحسان سے اس ناپاک وسیاہ کار نے ۱۵ شعبان المعظم کے دن ہی یہ تمام فضائل والی روایتیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے رسالہ مومن کے ماہ وسال سے جمع فرمائی ہیں اس کتاب ''اَعمالُ السُّنۃ'' کے لکھنے اور مرتب کرنے میں پورے سال اس بات کا اہتمام اور کوشش کی گئی ہے کہ سال کے جس مہینے یا دن ورات کی فضیلت واہمیت اور مخصوص اعمال احادیث میں آئیں ہیں ان اَعمالُ السُّنۃ کو انہیں مبارک دن ورات میں یہ ناکارہ لکھتا ہے اس وجہ سے یہ کتاب اَعمالُ السُّنۃ پورے سال سے مرتب کی جارہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کامل رضا و خوشنودی کا ذریعہ بنائے اور حضور ﷺ والے اعمال ہمارے لئے اور سارے عالم کے انسانوں کے لئے دارین میں ترقیات اور کامل ذریعہ نجات بنائے خصوصاً میرے لئے اور میرے والدین عزیز واقارب اہل خانہ، مشائخ، اساتذہ اور معاونین اور محسنین کیلئے اپنا فضل شامل حال فرمائے۔ آمین

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

Marfat.com

حج وعمرہ سے متعلق دعائیں اور اَعمالُ السُّنّہ

حج ارکانِ اسلام کا اہم رکن ہے اور یہ عبادت عمر بھر میں ایک بار فرض ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص حج کرے اور اس میں گناہ، بیہودہ اور ناشائستہ باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا اور فرمایا کہ جو کوئی کعبہ شریف یا مدینہ منورہ میں پہنچ کر مرے وہ قیامت کے دن حساب و کتاب سے پاک ہے اور فرمایا کہ ایک حج مبرور دنیا و مافیہا سے بہتر ہے جنت کے سوا اور کوئی چیز اس کی جزا نہیں اور فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ آدمی حج میں عرفات پر کھڑا ہو اور گمان کرے کہ میں بخشا نہیں گیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ عرفات پر کھڑے ہونے کے سوا اور کوئی چیز ان کا کفارہ نہیں ہو سکتی۔ ایک حدیث میں ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ شیطان کبھی خوار اور ذلیل نہیں ہوتا اس واسطے کہ اس دن حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنی بے شمار رحمت اپنے بندوں پر نازل فرماتا ہے اور بے انتہا گناہِ کبیرہ معاف کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ کی کثرت فقر کو روکتی ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ حاجی ہرگز فقیر نہیں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حاجی کے لیے دعا کی اے اللہ! آپ حاجی کی مغفرت فرمائیے اور حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی مغفرت فرمائیے۔ (حاجی کی دعا بقیہ ذی الحج، محرم، صفر اور ربیع الاوّل کے دس دن تک قبول ہوتی ہے)

ایک اور روایت میں ہے کہ حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔ (کنز الاعمال)

جس طرح حج کرنے والے کے فضائل کئی احادیث میں وارد ہوئے ہیں اس طرح

Marfat.com

حج نہ کرنے والوں کے لیے وعیدیں بھی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے حج نہ کیا اور مر گیا اس سے کہہ دو کہ یہودی مرے خواہ نصرانی۔

حج یا عمرہ کے احرام پہن لینے کے بعد دل وزبان سے یہ الفاظ کہے:

تلبیہ مسنونہ:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ”حاضر ہوں میں، اے اللہ، حاضر ہوں میں، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں، بے شک سب تعریف اور نعمت تیرے واسطے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔“

فائدہ: احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام کی حالت شروع ہوتی ہے۔

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھے اور دعا مانگے۔

درود شریف کوئی سا بھی پڑھ لے کیونکہ تلبیہ کے بعد کوئی خاص درود نہیں ہے۔

اگر چاہے تو یہ درود پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

درور شریف کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ۔ (حصن حصین)

ترجمہ: ”یا اللہ! میں آپ سے آپ کی مغفرت اور خوشنودی کا طلبگار ہوں، یا اللہ! مجھے جہنم سے آزاد کر دیجیے۔“

Marfat.com

اور کبھی اس طرح تلبیہ کہنا بھی سنت ہے:

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

حاضر ہوں میں اے معبود! برحق حاضر ہوں۔

حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جب حدودِ حرم میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَأَسْئَلُكَ اَنْ تُحَرِّمَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ عَلَى النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (شرح احیاء: ص ۳۴۱) وَوَفِّقْنِيْ لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِقَضَاءِ مَنَاسِكِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ (الدعاء المسنون: ص ۳۶۷)

ترجمہ: ''اے اللہ! یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے پس میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا گوشت اور خون جہنم پر حرام فرما۔

اے اللہ! اُس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرمایئے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔ مجھے توفیق عطا فرمایئے ایسے عمل کی جو تیری اطاعت سے متعلق ہو اور کرم فرما کہ حج کے احکام کو پورا کرلوں اور میری توبہ قبول فرما۔ یقیناً آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔''

جب مکہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُ فَارًّا مِّنْكَ اِلَيْكَ لِأُؤَدِّيَ فَرَآئِضَكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلٰى رَحْمَتِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ مِنْ

Marfat.com

عُقُوبَتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِكَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں۔ شہر آپ کا شہر ہے اور آپ سے آپ ہی کی طرف بھاگ کر آیا ہوں تاکہ آپ کے فرائض کو ادا کروں تیرے امر کی اتباع کرتے ہوئے تیرے فیصلے پر راضی ہوتے ہوئے میں تجھ سے اس سائل کی طرح سوال کرتا ہوں جو پریشان حال، تیری رحمت کا محتاج، تیرے عذاب سے ڈرنے والا تیری گرفت سے خوف کرنے والا۔ سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا استقبال معافی سے فرمائیں اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرمائیں اور مغفرت کے ذریعے درگزر فرما اور فرائض کی ادائیگی پر میری مدد فرما۔'' (ہدایۃ:۲/۷۴۹)

مکہ مکرمہ پہنچ کر جب حرم نظر آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَاءِ كَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ۔ (کتاب الاذکار:ص ۲۴۷)

ترجمہ: ''اے اللہ! یہ آپ کا حرم ہے اور آپ کے دیے ہوئے امن کی جگہ ہے پس مجھے دوزخ پر حرام کر دیجیے اور مجھے عذاب سے امن عطا فرمائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے اور مجھے اپنے اولیاء اور فرماں برداروں میں شامل فرمالیجیے۔''

کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے بعد جب بیت اللہ کو دیکھے تو دیکھنے والے کے لیے مستحب ہے کہ ہاتھ اٹھا کے دعا مانگے دعا مانگتے وقت اپنی نظر بیت اللہ پر جمائے رکھے کیونکہ یہ وقت مستجاب ہے اس وقت دعا قبول ہو رہی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَبِرًّا۔

ترجمہ: ’’اے اللہ! اس مقدس گھر کے شرف، عظمت، عزت اور رعب میں اضافہ فرما حج کرنے یا عمرہ کرنے والوں میں سے جو اس کی تعظیم و تکریم کرے اس کی عزت و تکریم اور تعظیم اور نیکی میں اضافہ فرما۔‘‘

پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔

ترجمہ: ’’اے کریم آقا! تو سلام ہے سلامتی تجھ سے ہی ہے اے اللہ! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھیے۔‘‘

فائدہ: ان دعاؤں کے مانگ لینے کے بعد اپنی آخرت اور دنیا کے لیے اور اپنے والدین اساتذہ، عزیز و اقارب اور تمام عالم کے انسانوں کے لیے خوب آہ و زاری کے ساتھ دل کی گہرائیوں کے ساتھ روتے ہوئے آنسو بہاتے ہوئے مانگتے ہی جائیں اور سوچیے کہ یہ وقت اور یہ دن بار بار زندگی میں نہیں آتے اور نہ ہی ہر ایک کو یہ گھڑیاں بار بار ملتی ہیں شاید مجھے بھی دوبارہ پھر یہ وقت نصیب نہ ہو اور موت آجائے۔

نوٹ: اگر مجھ عاجز و گناہ گار محمد عامر عبد العزیز کو بھی اس مبارک وقت کی اپنی دعاؤں میں شامل کرلے کہ مغفرت و رحمت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت نصیب ہو جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کا بہترین بدلہ دنیا و آخرت میں اپنے لا محدود خزانوں سے عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

طواف کے ذکر و اذکار اور طریقہ کار:

طواف کے لیے نیت شرط ہے بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف چکر

Marfat.com

لگائے تو طواف نہ ہوگا دل میں طواف کا ارادہ ہونا ہی نیت کے لیے کافی ہے اور اگر زبان سے بھی نیت کرے تو بہتر ہے ضروری نہیں۔

نیت طواف اور طریقہ طواف:

طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود اس شخص کے دائیں یعنی سیدھے ہاتھ کی جانب ہو جائے یعنی حجر اسود سے ذرا پہلے کھڑے ہو کر طواف کی نیت اس طرح کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ الۡحَرَامِ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ۔

یا اللہ! میں تیرے بیت الحرام کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے، پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرمالے۔

حجر اسود کا استقبال:

طواف کی نیت کر کے ذرا دائیں طرف چلے کہ بالکل حجر اسود کے مقابل ہو جائیں یعنی اسطرح کھڑے ہو کہ سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف ہو اس کو حجر اسود کا استقبال کرنا کہتے ہیں۔

وضاحت: نیت کے بعد یعنی پہلی دفعہ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ پڑھتے ہو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اس طرح کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود اور خانہ کعبہ کی طرف ہو پھر ہاتھ نیچے گرا دے۔

یہ افتتاحی تکبیر کا اشارہ ہے جو بس طواف شروع کرتے وقت ہوتا ہے پھر طواف کے ہر چکر میں صرف حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

حجر اسود کا استلام یعنی حجر اسود کو بوسہ دینا:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہاتھوں

Marfat.com

کے درمیان میں اس طرح رکھے جیسا کہ سجدہ کے وقت رکھتے ہیں اور بغیر آواز اور نرمی سے بوسہ دے، یعنی حجر اسود پر صرف اپنے ہونٹ رکھ دے۔

اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو دور سے ہی حجر اسود کے سامنے اس کی طرف سینہ اور منہ کیے ہوئے دونوں ہاتھ اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رُخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو اور خیال کرے کہ گویا دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں اور یہ بھی خیال رہے کہ حجر اسود عام آدمی کہ سینہ سے کچھ نیچے ہی ہوتا ہے اس لیے ہاتھ اسی انداز سے آگے بڑھائے اور پھر یہ پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے۔

فَائِدَۃ: حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا مطلقاً سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکر میں بھی تکبیر کہنا سنت ہے۔

شروع طواف کا استلام اور ختم طواف کا استلام ملا کر حجر اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے طواف کا پہلا استلام اور (آخری چکر کے بعد) آٹھواں استلام بالاتفاق سنتِ مؤکدہ ہے اور باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔

طواف میں استلام نہ کرنا مکروہات طواف میں سے ہے اس لیے کراہت سے بچتے ہوئے ہر چکر پر استلام کرے۔

کتاب الاذکار میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ استلام کے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہے۔

اِضطباع کا طریقہ:

احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی (یعنی سیدھے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں (یعنی

Marfat.com

اُلٹے) کندھے پر ڈالنے کو اِضطباع کہتے ہیں۔

نوٹ: اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے ساتوں چکر میں کیا جاتا ہے اور یہ اضطباع کرنا اُس طواف میں بھی سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے لیکن یاد رہے کہ سعی کرنے کی حالت میں اضطباع نہیں ہے۔

خاص طور پر اس بات کو یاد رکھیے کہ طواف کرنے سے پہلے یا بعد میں احرام میں اضطباع مسنون نہیں ہے۔

رَمل کا طریقہ:

طواف میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رَمل کہتے ہیں۔

نوٹ: طواف کے پہلے تین چکروں میں رَمل کرنا اور باقی چکروں میں (یعنی آخر کے چار چکروں میں) رَمل نہ کرنا سنت ہے۔

رَمل صرف اُس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اُس کے کسی چکر میں رَمل نہیں کیا جاتا ہے۔

حجر اسود کے استلام کے بعد طواف شروع کرتے وقت کی دعا:

حجر اسود کے پہلی بار استلام کے بعد جب طواف شروع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

کتاب الاذکار کے ص ۲۱۱ پر امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر چکر میں حجر اسود کے پاس سے گزرتے وقت استلام کے بعد یہ دعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (کتاب الاذکار، طبرانی)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ پر ایمان رکھتے ہوئے، آپ کی تصدیق کرتے ہوئے

Marfat.com

اورآپ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے۔'' (یہ عمل کررہا ہوں)

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حجر اسود کے استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (الدعاللطبرانی)

فَائِدَہ: کتاب الاذکار میں ہے کہ پہلے تین چکروں میں رمل کرتے وقت دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا، وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا، وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا۔

''میرے حج کو حج مقبول، گناہ کو مغفور اور سعی کو مشکور فرما۔''

باقی کے چار چکروں میں یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ وَالْاَكْرَمُ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ معاف فرما، رحم فرما، ان لغزشوں سے درگزر فرما جنہیں تو جانتا ہے تو سب سے معزز اور مکرم ہے۔اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بہتری عطا فرما اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہمیں عذاب آتش سے بچا لیجیے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان طواف کرتے وقت کی دعا:

حضرت عبداللہ بن السائب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا کی خوبیوں اور آخرت کی خوبیوں سے نواز دے اور عذاب دوزخ سے بچالے۔(حاکم ص ۴۵۵، الدعاء الطبرانی: ص ۱۲۰۰)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رکن یمانی کے بارے میں) کہ ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا پڑھے تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے معافی اور دنیا و آخرت کا سوال کرتا ہوں۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا اور آخرت کی خوبی عطا فرما اور عذاب دوزخ سے بچا۔" (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔

ترجمہ: "اے میرے رب! جو مجھے نوازیں یعنی عطا کرے، اس میں مجھے قناعت عطا فرما اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور جو میری نظروں سے غائب ہیں (یعنی اہل و عیال اور دوسری چیزیں) اس پر تو خیر و برکت کے ساتھ میرا قائم مقام (یعنی محافظ) بن جا (میرے پیچھے ان کی حفاظت کر)"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی سے (طواف کرتے ہوئے) گزرتے تو یہ دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: "اے اللہ میں کفر، فقر، ذلت اور دنیا و آخرت کی رسوائی کے مقام سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور

Marfat.com

عذاب دوزخ سے بچالے۔“

فَائِدَة: طواف کرتے وقت ان ماثورہ منقولہ دعاؤں کا ورد رکھنا چاہیے کتابوں میں طواف کے ہر چکر کی جو دعائیں لکھی ہوتی ہیں وہ مسنون نہیں ہے اور اُن دعاؤں کا پڑھنا کوئی منع بھی نہیں ہے لیکن مسنون و ماثور دعاؤں میں جو نورانیت وروحانیت اور خیر و برکت ہے وہ غیر مسنون و ماثورہ دعاؤں میں نہیں ہوسکتی اس وجہ سے کوشش یہی کرے کہ دین ودنیا کی جامع مسنون و ماثور دعاؤں میں طواف کے دوران دل وجان الحاح وزاری کے ساتھ مشغول رہے۔

ہاں اگر طواف کرتے وقت صرف ربنا اتنا فی الدنیا ... الخ کا ورد رکھے تو بھی بہتر ہے۔صحیح روایت سے ثابت بھی ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ طواف کے دوران مسنون دعائیں تلاوت سے بہتر ہیں اور غیر مسنون دعائیں پڑھنے سے بہتر ہے کہ تلاوت کرے ہر چکر کی دعائیں نہ مسنون ہیں اور نہ ہی ضروری ہیں جیسا کہ عوام الناس نے سمجھ رکھا ہے۔

نوٹ: جو لوگ طواف کے دوران یہ منقول دعائیں نہ پڑھ سکتے ہوں تو اُن لوگوں کو چاہیے یہ مبارک تسبیحات طواف کرتے وقت پڑھتے رہیں۔

چوتھا کلمہ:

① لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ابن ابی شیبہ)

تَرْجَمَہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا سب ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔“

② سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

Marfat.com

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

تَرْجَمَہ: ''اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔''

③ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

تَرْجَمَہ: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے اس کی ہی حمد وثناء ہے، پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ وبرتر اللہ کی۔''

④ **درود شریف**

طواف کے دوران درود شریف کی کثرت سے رحمتیں اور برکتیں بھی بڑھ جاتی ہیں جیسے طواف بہترین عبادت ہے اس طرح درود شریف کثرت سے پڑھنا بھی بہترین عبادت ہے۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۲۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَسَلَّمَ۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

استغفار:

۱۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

۲۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

Marfat.com

۳۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ۔

۴۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔

۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

طواف کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد ملتزم پر دعا کرنا مستحب ہے۔

طواف سے فراغت کے بعد ملتزم پر دعا

ملتزم اور دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے، کسی بندہ نے وہاں ایسی دعا نہیں کہ جو قبول نہ ہوئی ہو۔

(مسائل ومعلومات حج وعمرہ: ص ۵۴)

فائدہ: حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیان تقریباً ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ شریف کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ اس مبارک جگہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر موقع ملے تو ملتزم سے لپٹ کر اس طرح دعا مانگو کہ اپنا سر، سینہ اور پیٹ اس مبارک حصہ سے لگا دو، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر سے اوپر لمبائی میں پھیلا دو اور کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھو اور خوب رو رو کر دعا مانگو یہ تصور ضرور رکھو کہ رب کریم کے دربار پر اس کے فضل وکرم سے پہنچ گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ پر محتاج ذلیل وخوار گناہ گار بن کر کھڑا ہوں اللہ میری حالت میرا رونا تڑپنا مچلنا دیکھ رہا ہے۔ اور میری آہ وزاری بے بسی وبے کسی کو دیکھ رہا ہے اور

Marfat.com

میری دعائیں قبول کر رہا ہے۔

نوٹ: اگر احرام کی حالت میں طواف کیا ہے تو پھر ملتزم سے لپٹ کر دعا نہ کریں کیونکہ اس جگہ پر لوگ خوشبو لگا دیتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی ملتزم پر دعا:

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا پھر دروازہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی پھر ملتزم پر تشریف لائے اور دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَالرِّضَآءَ بِمَا قَضَیْتَ عَلَیَّ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ میرے باطن اور ظاہر سے واقف ہیں پس میری معذرت قبول فرما اور میری ضرورت سے آپ واقف ہیں پس میری حاجت پوری فرما اور میرے نفس میں کیا ہے، واقف ہیں، پس میرے گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جو دل میں سرایت کر جائے اور یقینِ صادق کا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ کوئی بات نہیں پہنچتی مگر جیسے آپ نے میرے حق میں لکھ دیا ہے اور رضامندی کا جو آپ نے میرے لیے مقدر کیا ہے۔“

(مجمع الزوائد: ص ۱۸۳، مناسک: ۲/ ۱۷، الدعاء المسنون: ص ۳۷۷)

مقام ابراہیم نمازِ طواف:

Marfat.com

طواف پورا کرنے کے بعد جب واجب الطواف پڑھنے کے لیے مقامِ ابراہیم کی طرف جائے تو یہ آیت پڑھے:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾

ترجمہ: ''اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو۔''

مقامِ ابراہیم کی جگہ پر پہنچنے کے بعد اب اس طرح نماز کے لیے کھڑے ہو کہ مقامِ ابراہیم کو بیت اللہ اور اپنے بیچ میں لے کر دوگانہ طواف پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے یہ سنت ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھنا چاہیے تو بھی جائز ہیں۔

فائدہ: طواف کی نماز کا طواف کے بعد متصل پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر کرنا مکروہ ہے البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو اس کے گزرنے کے بعد پڑھے، مثلاً فجر اور عصر کی نماز کے بعد دوگانہ طواف نہ پڑھے کہ یہ مکروہ اوقات ہیں۔

دوگانہ نماز طواف کے بعد کی دعا:

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب الاذکار میں لکھتے ہیں کہ جب آدمی طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو جو چاہے کہ دعا کرے یہ دعا بھی منقول ہے یاد رہے کہ طواف کے بعد دوگانہ نماز پڑھ لینے کے بعد نفلی طواف پورا ہو جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَبِيْرَةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّهٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْلِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں بہت

Marfat.com

بڑے گناہ اور برے اعمال لے کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں یہ مقدس بارگاہ آگ سے تیری پناہ مانگنے والوں کا مقام ہے، مجھے معاف فرما تو غفور رحیم ہے۔"

دوسری دعا:

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ: "یا اللہ! اس مقام پر ہمارا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑیے جس کی آپ نے مغفرت نہ کر دی ہو اور کوئی تشویش کی بات ایسی نہ چھوڑیے جسے آپ نے دور نہ کر دیا ہو اور دنیا و آخرت کی ضرورتوں میں سے کوئی ضرورت ایسی نہ چھوڑیے جسے آپ نے پورا نہ کر دیا ہو اور آسان نہ کر دیا ہو۔ یا ارحم الراحمین۔" (پرنور دعائیں: ص ۱۴۵)

نوٹ: نفلی طواف کرنے والوں کا دوگانہ نماز پڑھنے کے بعد طواف پورا ہو گیا۔

حطیم (حجر) کی دعا:

کتاب الاذکار میں ہے کہ حطیم (حجر) میں دعا مانگنا مستحب ہے اس خاص مقام پر یہ دعا کرنا مستحب ہے:

يَا رَبِّ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَّعْرُوْفَكَ فَاَتِنِيْ مَعْرُوْفًا تُغْنِيْنِيْ بِهٖ عَنْ مَّعْرُوْفِ مَنْ سِوَاكَ يَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں طویل مسافت سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تیری خیر و برکت کی امید کرتے ہوئے اپنی بھلائی میں سے مجھے وہ خیر عطا فرما جو مجھے تیرے سوا کسی اور کی بھلائی سے مستغنی کر دے۔ اے خیر و برکت میں معروف ذات۔"

(کتاب الاذکار: ص ۲۱۳)

Marfat.com

عمرہ کرنے والا سعی کے لیے جاتے وقت یہ پڑھے:

عمرہ کرنے والا طواف کے بعد جب سعی کے لیے جائے تو صفا کے قریب پہنچ کرے آیتِ شریفہ پڑھے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے مقدس مقامات میں سے ہیں۔''

سعی شروع کرنے سے پہلے کی دعا:

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

ترجمہ: ''میں اس (کوہِ صفا) سے (سعی) شروع کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) پہلے ذکر کیا ہے۔''

سعی کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے اور طویل قیام کرنا سنت ہے صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر ایسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے جہاں سے بیت اللہ نظر آئے، وہاں تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

پھر یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (مسلم)

اس کے بعد جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں یہ بھی دعا کی قبولیت والے مقامات میں سے ہے البتہ خاص یہ دعا پڑھنا اور بھی بہتر اور اچھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

Marfat.com

اَلْمِيْعَادُ وَاِنِّيْ اَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔ (کتاب الاذکار: ص ۲۱۳)

ترجمہ: ''یا اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور آپ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے، میں آپ سے دعا کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی، اسی طرح آپ مجھ سے یہ نعمت نہ چھینئے یہاں تک کہ آپ مجھے اپنے پاس اس حالت میں بلائیں کہ میں مسلمان ہوں۔''

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (کتاب الاذکار)

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرمایئے اور (مجھ پر) رحم فرمایے بے شک آپ ہی سب سے زیادہ عزت والے اور سب سے زیادہ کریم ہیں۔''

فائدہ: سعی کرتے ہوئے جب مروہ پر پہنچے تو تمام وہی اذکار پڑھے اور وہی تمام دعائیں مانگے جو صفا پر مانگ چکا ہے، اسی طرح اگر کسی نے صفا اور مروہ کے مابین قرآن پڑھا تو وہ افضل ہے سعی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ یہ تمام اذکار دعائیں، تلاوتِ قرآن پاک کو جمع کرے اور اگر کوئی کسی ایک ذکر پر اکتفا کرے تو پھر وہ مسنون دعا وذکر پر اکتفا کرے۔

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا:

اس کے بعد عمرہ کرنے والے حضرات سر کے بال منڈوالیں یا کتروالیں ایک بات کا خاص طور پر خیال فرمائیں کہ مروہ پر کچھ لوگ قینچی لیے کھڑے رہتے ہیں اور بہت

Marfat.com

سے حضرات اُن سے چند بال کٹوا لیتے ہیں حنفی مسلک میں اس طرح کرنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی حلال ہوتا ہے ذرا غور کریں۔

جب گھر سے اللہ رب العزت کی کامل رضا و خوشنودی کے لیے حج وعمرہ کے لیے نکل آئے لباس بدل دیا اور اپنی تمام ہیئت سر سے لے کر پیر تک بدل دی تو اب سر کا حلق کرانے میں کون سا حرج ہے اس آخری وقت میں جبکہ عمرہ پورا ہو رہا ہے ایک افضل ترین عمل سے جو کہ حلق کروانا یعنی منڈوانا ہے اپنے کو محروم کر دیتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دلوں میں شریعت سے زیادہ بالوں کی محبت بسی ہوئی ہے اس لیے بہتر تو یہی ہے کہ اُسترے سے سر کے تمام بالوں کو صاف کرائے جس کو حلق کہتے ہیں۔ دوسری صورت قصر کی ہے جس کی اجازت تو ہے کہ کوئی شخص حلق نہ کرنا چاہے تو قصر کرا لے لیکن بغیر مجبوری کے آدمی حلق کی فضیلت سے محروم نہ رہے اگر قصر کرائے تو سر کے تمام بالوں کو یا چوتھائی سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگل کے ایک پور کے برابر کاٹ لے۔ احتیاطاً ایک پورے سے کچھ زیادہ ہی کاٹ لے۔

نوٹ: جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں اس کے لیے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے۔

① چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہِ تحریمی ہے اگرچہ حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔ اگر گنجا ہے اور اس کے سر پر بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف استرا پھیرنا واجب ہے اگر زخموں کی وجہ سے استرا نہ بھی چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے۔

② حلق یا قصر صرف حدودِ حرم میں کرایا جائے۔ حدودِ حرم سے باہر کرایا تو دم واجب ہوگا۔

③ جب کسی محرم مرد یا عورت پر صرف حلق یا قصر کرنا باقی ہو یعنی حلق اور قصر سے پہلے جو کام کرنے تھے وہ پورا کر چکا ہو تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر

Marfat.com

سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔

④ متعدد بار عمرہ کرنے والوں کے لیے بہتر ہے کہ پہلی دفعہ حلق یا قصر کرے دوسری دفعہ جبکہ سر پر بال نہ ہوں استرا پھیرے اسی طرح ہر بار حلق کا ثواب ملتا رہے گا۔

عمرہ کا اختتام:

سعی کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد لیکن یاد رہے حلق کرانے سے پہلے (یعنی سر بالوں سے منڈوانا) مسجدِ حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ کہ مکروہ وقت نہ ہو، یہ دو رکعت مروہ پر پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ

Marfat.com

مسنون آسان طریقہ عمرہ (ایک نظر میں)

نمبر وار اِن تمام اُمور کا خیال رکھتے ہوئے عمرہ کرنا ہے:

① احرام سے پہلے کی تیاری:

اپنے جسم سے تمام غیر ضروری بالوں کی صفائی کرلیں اور ناخن کاٹ لیں، احرام کی نیت سے غسل کرلیں یا پھر کم اَز کم وضو ضرور کرلیں۔

② احرام باندھنے کا طریقہ:

مردوں کے لیے احرام: دو سفید چادر لیں ایک چادر کو بطورِ تہہ بند کے نیچے باندھ لیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

عورتوں کے لیے احرام: عام روزمرہ استعمال کے کپڑے ہی پہنے جائیں گے اور اس کے ساتھ سر کو مکمل ڈھانپنے والا رومال پہنا جائے گا یاد رہے کہ احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رہے گا۔

نوٹ: خواتین کے لئے ہر جگہ پردہ ضروری ہے حج اور عمرے کے موقع پر بھی اپنے سر پر ہیٹ پہن کر اس کے آگے کپڑا ڈال لے اس طرح کے کپڑا چہرے سے نہ لگے اس طرح پردہ بھی ہو جائے گا اور چہرہ بھی کپڑے سے الگ رہے گا کیونکہ یہ ضروری ہے۔

③ نیت کرنا:

فرض نماز ادا کر کے احرام باندھنا مسنون ہے اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو تو نفل پڑھ کر احرام کی نیت کریں اگر نماز کے لحاظ سے مکروہ وقت ہو تو نفل چھوڑ دیں۔

مرد حضرات اپنا سر ننگا کر کے مسنون نیت کریں اور خواتین سر ڈھانپ کر مسنون نیت کریں۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اِسے میرے لیے آسان فرما دیجیے اور قبول فرما لیجیے۔

④ تلبیہ:

حج یا عمرے کی نیت کرتے ہی مرد کا بلند آواز سے اور عورتوں کا آہستہ آواز سے تین بار یہ تلبیہ پڑھنا مسنون ہے اور کم از کم ایک بار تلبیہ پڑھنا واجب ہے زبان سے کہنا شرط ہے۔تلبیہ پڑھنے میں چار جگہ ذرا ذرا سا ٹھہرنا چاہیے۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط

لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیرے ہی دی ہوئی ہیں بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

⑤ دُعا:

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

Marfat.com

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے غضب اور آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔

دورانِ سفر حج وعمرہ:

تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوگئیں اس کا خاص خیال کیا جائے، سفر کی دعائیں اہتمام سے پڑھے اور زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہیں۔ ذکر واذکار اور دوسری دعائیں بھی کرتے رہیں بے فائدہ باتوں سے پرہیز کریں اور خصوصاً کسی بھی قسم کا شکوہ اور شکایت زبان پر نہ آنے دیں۔

مکہ مکرمہ:

اس مقدس شہر میں ذوق وشوق، عظمت ومحبت اور عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے دعائیں مانگتے ہوئے داخل ہوں۔

حرم شریف میں حاضری:

وضو کی حالت میں مسجد الحرام میں پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں پھر مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ط اَللّٰهُمَّ افتح لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اللہ کے نام کے ساتھ اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اس کے بعد اعتکاف کی نیت کریں کہ جب تک مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت ہے۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر:

خانۂ خدا کو پہلی نظر دیکھتے ہی اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ

Marfat.com

الحمد ہاتھ اٹھا کر خوب ہی روتے ہوئے بے قراری کے ساتھ دعائیں مانگیں یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

طواف کی تیاری:

کامل پاکی اور وضو کے ساتھ ستر پورا چھپا ہوا ہونا چاہیے طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند فرما دیں اور مرد حضرات اضطباع کر لیں (یعنی سیدھا بازو چادر سے نکال لیں) یاد رکھیں اضطباع ہر اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔

طواف کی نیت:

حجر اسود سے تھوڑا پہلے کھڑے ہو کر اس حال میں کہ چہرہ کا رُخ خانۂ کعبہ کی طرف ہو پھر نیت کریں کہ:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کے طواف کی نیت کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجیے اور قبول فرما لیجیے۔''

نیت کے بعد اب حجر اسود کے بالکل مقابل یعنی سامنے کھڑے ہو کر بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتے ہوئے حجر اسود کی طرف ہتھیلیوں سے چھونے کا اشارہ کریں اور پھر اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں یہ حجر اسود کے اِستلام کی ایک شکل ہے۔

طواف کی ابتداء:

بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف رکھتے ہوئے سیدھے قدم سے طواف شروع کریں (طوافِ قدوم یا پہلے عمرہ کے طواف میں مرد تین چکروں میں رَمَل کریں گے (رَمل سے مراد ہے کہ مرد حضرات اپنے کندھے اکڑ کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلیں گے) حطیم کے باہر سے طواف کریں۔ یاد رہے عورتیں رَمل نہیں کریں گی۔

Marfat.com

دورانِ طواف دعائیں:

طواف کے دوران جو دعائیں یاد ہوں پڑھیے خصوصاً تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، پہلا کلمہ، درود شریف، استغفار وغیرہ۔

رکن یمانی پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَةَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ

اور رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہ دعائیں پڑھتے ہوئے جب آپ دوبارہ حجر اسود کے سامنے پہنچیں گے تو پھر اِستلام کریں یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتے ہوئے اپنی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے چوم لیں۔ اس طرح ایک چکر پورا ہو جائے گا۔

یاد رہے شروع کے تین چکروں کے بعد رَمل بند کردے اور باقی کے چار چکر اپنی عام رفتار سے کریں۔

اختتامِ طواف:

سات چکر پورا کرنے کے بعد اب طواف مکمل ہو گیا۔ یاد رہے اب طواف کے پورا ہونے کے بعد مرد حضرات اپنا اضطباع ختم کر دیں یعنی سیدھا کندھا بھی ڈھک لیں۔

طواف کے بعد ملتزم پر جانا:

طواف کے بعد دعا کے لئے ملتزم پر جانا افضل ہے بابِ کعبہ اور حجر اسود کی درمیانی جگہ ملتزم ہے۔

یاد رہے کہ حجاجِ کرام ملتزم پر خوشبو لگا دیتے ہیں اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے چمٹ کر دعا نہ کرے بلکہ ملتزم سے قریب ہو کر دعائیں کرے۔

Marfat.com

دو رکعت واجب الطواف پڑھنا:

دعائیں کرنے کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھنے کے لئے مقامِ ابراہیم کی طرف جاتے ہوئے یہ پڑھے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط

پھر دو رکعت واجب الطواف کے نیت سے پڑھ کر خوب دعائیں مانگیے یاد رہے اگر مقامِ ابراہیم کے پاس یا اس کے پیچھے جگہ نہ ملے تو پھر مسجد الحرام میں جہاں بھی آسانی سے جگہ مل جائے وہاں پر یہ دو رکعت واجب الطواف پڑھ لیں۔

دو رکعت کے بعد آبِ زم زم پینا:

دو رکعت واجب الطواف سے فارغ ہو کر اب قبلہ رُخ کھڑے ہو کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے سیدھے ہاتھ سے خوب پیٹ بھر کر آبِ زَم زَم پینا سنت عمل ہے۔

زَم زَم پینے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

اے اللہ! میں آپ سے عمل نافع کا طلب گار ہوں، کشادہ روزی چاہتا ہوں اور ہر مرض سے شفاء کا طالب ہوں۔

حجرِ اَسود کا آخری استلام کرنا:

اب سعی کے لئے روانہ ہوتے وقت ایک بار پھر دور سے ہی حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کریں اور پھر صفا پہاڑی کی طرف یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ج پڑھتے ہوئے چلیں۔

صفا پہاڑی سے سعی کا آغاز اور مروہ پہاڑی پر اختتام:

سعی کی ابتداء صفا پہاڑی سے ہوتی ہے صفا سے چل کر مروہ پہاڑی پر پہنچ کر ایک چکر

Marfat.com

ہو جاتا ہے اِسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے ہوتے ہیں صفا پر چڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر ۳ مرتبہ اللہ اکبر کہیں پھر ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

یاد رہے صفا سے اُتر کر مروہ کی طرف چلتے ہوئے درمیان میں سبز لائٹ والی جگہ سے مرد حضرات تھوڑا تیز رفتار سے چلیں اور عورتیں اپنی عام رفتار سے ہی چلیں سعی کے دوران کثرت سے ذکر کرتا رہے مروہ پر پہنچ کر اُسی طرح قبلہ رُخ ہو کر دعائیں کریں جیسا صفا پر کی تھیں۔

سعی ختم:

ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گیا اب سعی پوری ہو گئی قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں۔

حلق یا قصر:

عمرہ کا آخری عمل یہ ہے کہ مرد حضرات اپنے پورے سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں اگر پہلے عمرہ کیا تھا اور اپنا سر منڈوایا تھا تو پھر بھی دوبارہ اپنے سر پر استرا پھروانا ہوگا، خواتین انگلیوں کے ایک (پور) کے بقدر سارے بالوں میں سے یا کم از کم چوتھائی بالوں میں سے کٹوائیں، اب ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں، کیونکہ احرام سے باہر آنے کا وقت ہے۔

الحمدللہ:

آپ حضرات کا عمرہ بفضل اللہ تعالیٰ پورا ہو گیا اور احرام کی ساری پابندیاں بھی ختم ہو گئیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین ثم آمین

Marfat.com

آسان مناسکِ حج (ایک نظر میں)

مکہ مکرمہ کے مقامی احباب اور حج تمتع کرنے والے تمام حجاج کرام ۸ ذی الحجہ کو اپنی رہائش سے ہی حج کا احرام باندھیں گے اُنہیں مسجد تنعیم یا مسجد الحرام جانے کی ضرورت نہیں ہے اور حج قران اور حج اِفراد کرنے والے حجاجِ کرام تو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہوں گے۔

نیتِ حج:

مرد حضرات سر ننگا کر کے اور خواتین سر ڈھانپ کر نیت کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں نیت کرتا ہوں حج کی اسے میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

نیت کرتے ہی مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین بار تلبیہ پڑھیں۔

یاد رہے تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے اور کم از کم ایک مرتبہ کہنا واجب ہے:

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ط

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط

لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ لیں۔

Marfat.com

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

احرام کی چادریں پہن کر نیت اور تلبیہ پڑھنے کے بعد ۸ ذی الحجہ کی صبح بعد نمازِ فجر منیٰ کی طرف رَوانگی مسنون ہے، لیکن اب حاجیوں کی کثرت اور راستے میں رکاوٹوں سے بچنے کے لئے جلدی یعنی رات کو بھی روانہ ہو سکتے ہیں اور فجر کی نماز راستے میں یا منیٰ میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اپنے اپنے وقت پر اپنے خیموں میں جماعت سے ادا کریں اور رات منیٰ میں قیام کر کے دوسرے دن فجر کی نماز بھی منیٰ میں ہی ادا کریں اس دوران کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں اور ذکر واذکار دعائیں کرتے رہیں۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی:

منیٰ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد حدودِ عرفات کے لئے روانگی کریں راستے میں کثرت سے تلبیہ، تکبیر، تہلیل کرتے رہیں ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے۔

عرفات میں خطبۂ حج:

میدانِ عرفات میں جو حاجی مسجدِ نمرہ جاسکتے ہیں وہ مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور جو نہ جاسکیں وہ اپنے خیموں میں ہی جماعت کروالیں۔ میدانِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں حج کا خطبہ دیا جاتا ہے ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھی جائیں گی یعنی نمازیں قصر ہوں گی اور ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ۔ دونوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل نہیں پڑھنے ہیں۔ (حنفی مسلک کے تحت انفرادی نماز کی صورت میں ظہر

Marfat.com

کے وقت ظہر کی نماز پڑھے اور عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھیں گے)

وقوفِ عرفات:

ظہر اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد مغرب تک قبلہ رُو کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں اس عمل کو وقوفِ عرفات کہتے ہیں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا مسنون ہے بیماری، کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے بیٹھ بھی سکتے ہیں ذرا دیر بیٹھ جائیں پھر کھڑے ہو جائیں تمام وقت دعا ذکر و اذکار میں گزاریں یاد رہے میدان حدودِ عرفات کا وقوف حج کا لازمی رکن ہے اگر یہ وقوف فوت ہو گیا تو حج ادا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص مغرب سے ذرا دیر پہلے بھی عرفات پہنچ گیا تو اس کا وقوف ہو گیا اور انتہائی مجبوری کی صورت میں فجر سے قبل پہنچ جانے پر بھی وقوف ادا ہو جاتا ہے بہر حال آج مغرب کی نماز عرفات میں نہیں پڑھنی خواہ روانگی میں دیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانگی:

عرفات کے میدان سے مغرب کے بعد نمازِ مغرب پڑھے بغیر بس یا ٹرین کے ذریعے روانگی شروع ہوتی ہے اگر پیدل ہی مزدلفہ جانا ہے تو غروبِ آفتاب کے بعد روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ میں قیام:

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے پڑھنی ہیں نمازیں قصر ہوں گی جس وقت بھی مزدلفہ پہنچیں اطمینان سے مغرب و عشاء ملا کر ادا کریں اور مزدلفہ کی رات ذکر و عبادت کے بعد آرام کریں یہ مسنون ہے، یاد رہے شیطان کی رَمی کے لئے کم از کم ۴۹ کنکریاں مزدلفہ سے ہی جمع کر لینا سنت ہے کنکریاں مٹر کے دانے کے برابر ہونی چاہئیں بڑی نہیں ہوں۔

Marfat.com

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ

وقوفِ مزدلفہ (واجب):

۱۰ ذی الحجہ صبح فجر کی نماز کے بعد کچھ دیر قبلہ رُو کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگنا وقوفِ مزدلفہ کہلاتا ہے یہ واجب ہے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی منیٰ روانہ ہو جائیں اور راستے میں تلبیہ، درود شریف تسبیحات کثرت سے پڑھتے رہیں۔

منیٰ میں جمرۂ عقبیٰ کی رَمی (واجب):

۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے صرف (بڑے شیطان) کی رَمی کرنا واجب ہے رَمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے مغرب تک بھی بلا کراہت جائز ہے یاد رہے رَمی سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور صرف سات کنکریاں مارنی ہیں کنکریاں مارتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مسنون ہے۔

قربانی کرنا (واجب):

بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد اب قربانی کرنا ہے قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا سنت ہے اور اگر اپنے ہاتھ سے کرنا ممکن نہیں تو اپنی قربانی کا وکیل بنا دیجیے اور جب قربانی کا علم ہو جائے تو پھر حلق وقصر کروائیں۔

حلق وقصر (واجب):

قربانی سے فراغت کے بعد اپنے سر کا حلق کرے یعنی اپنا سر اُسترے سے منڈوایا جائے یا پھر قصر کرے یعنی چوتھائی سر کے بال کٹوائیں اگر حج سے پہلے عمرہ کر کے سر منڈوایا تھا تو اب دوبارہ سر پر اُسترا پھروانا ہوگا اور اس کا وہی ثواب دوبارہ ہوگا۔

Marfat.com

خواتین اُنگلی کے ایک (پور) کے بقدر سارے بال یا کم از کم ایک چوتھائی بالوں میں سے کٹوائیں ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں کیونکہ احرام سے باہر آنے کا وقت ہے حلق یا قصر کے بعد ناخن بھی کاٹنا مستحب ہے۔

احرام کھول کر عام لباس پہننا:

حلق یا قصر کے بعد اب احرام والا لباس تبدیل کر کے اپنا عام لباس پہن لیں (خواتین تو پہلے ہی سے اپنے عام لباس میں ہیں) احرام کی دیگر پابندیاں ختم ہو گئیں سوائے ازدواجی تعلقات کی ادائیگی کے یاد رہے میاں بیوی کے یہ ازدواجی تعلقات کی پابندی طوافِ زیارت کی ادائیگی کے بعد ختم ہوگی۔

(حج کے دوران اُس دن نہ تو عید کی نماز پڑھنی ہوتی ہے اور نہ عید منانے کا کوئی تصور ہے)

طوافِ زیارت اور سعی کے لئے روانگی:

منیٰ میں حلق وقصر سے فراغت کے بعد طواف زیارت کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جانا ہے طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کی مغرب تک ہے طوافِ زیارت حج کا لازمی رکن ہے اس کی ادائیگی کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ یاد رہے طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا بھی واجب ہے۔

حائضہ خاتون طوافِ زیارت کے لئے پاکی کا انتظار کرے گی کیونکہ اِسی حالت میں طواف اور سعی کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ ایسی حالت میں خواتین طوافِ زیارت کو مؤخر کر کے دیگر دوسرے کام یعنی منیٰ میں قیام اور رَمی جمار کیا جا سکتا ہے اور پھر پاکی کے بعد طوافِ زیارت کر لیں یاد رہے طوافِ زیارت حج کا لازمی رکن ہے مردوں اور عورتوں کے لئے اس کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

منیٰ کے لئے واپسی:

طوافِ زیارت اور سعی سے فارغ ہو کر منیٰ جا کر قیام کرنا ہوگا، منیٰ میں ۱۲ ذی الحجہ تک کا قیام کرنا مسنون ہے بغیر کسی شرعی عذر کے مکہ میں قیام کرنا درست نہیں ہے۔

حج کا چوتھا اور پانچواں دن

منیٰ میں قیام:

ذی الحجہ ۱۱ اور ۱۲ کو منیٰ میں رہتے ہوئے زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات کی رَمی کرنا ہے پہلے جمرۂ اولیٰ (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جمعہ وسطیٰ (یعنی درمیانہ شیطان) پھر جمعہ عقبہ (یعنی بڑا شیطان) پر رَمی کرنی ہوگی یعنی شیطان کو سات سات کنکریاں مارنی ہے۔

یاد رہے اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح منیٰ میں ہوگئی یا آپ خود ۱۳ ذی الحجہ کی صبح تک منیٰ میں ٹھہرنا چاہتے ہیں تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی تینوں جمرات کی رَمی کرنا ہوگی۔ ۱۳ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رَمی زوال آفتاب سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے۔

طوافِ وداع (اختتامِ حج):

حج کے بعد مکہ مکرمہ سے روانگی سے پہلے آخری طواف طوافِ زیارت کہلاتا ہے طوافِ وداع مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کے علاوہ باہر سے آنے والے کے لئے واجب ہے۔ طوافِ وداع ترک کرنے پر ایک دَم (یعنی بکرا) کی قربانی واجب ہے اگر کوئی طوافِ وداع کرنا بھول گیا یا روانگی کی جلدی میں نہ کرسکا اور میقات سے باہر نہیں گیا تو واپس لوٹ کر آئے اور طوافِ وداع کرے ورنہ دم دے، یاد رہے دَم دینا صرف حدودِ حرم میں ہی معتبر ہے حدودِ حرم سے باہر جائز نہیں ہے۔

حائضہ خاتون کو طوافِ وداع کے بغیر مکہ چھوڑنے کی اجازت ہے جبکہ اس نے ۱۰

Marfat.com

ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کر لیا تھا۔

الحمد للہ:

مبارک ہو آپ کا حج مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا، وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا

اے اللہ! اس کو حج مقبول، گناہوں سے بخشش کا ذریعہ اور قابل قدر کوشش بنا دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ

Marfat.com

ارشاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ترویج علم دین کے سلسلے میں ایک کوڑی خرچ کرنے کا اَجر لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے برابر ہے "سب سے بڑی نیکی شریعتِ اسلامیہ کی ترویج اور شریعت کے کسی حکم کا زندہ کرنا ہے، خصوصاً ایسے زمانہ میں جب کہ شعائرِ اسلام مِٹتے چلے جارہے ہوں دین کے ایک مسئلہ کو رواج دینا اور اس کی تبلیغ کرنا کروڑہا روپیہ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے افضل و اعلیٰ ہے اور مسائل شرعیہ کو رواج دینے کی نیت سے ایک کوڑی خرچ کرنا لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے برابر ہے جو اس کے علاوہ کسی دوسری نیت سے خرچ کیے جاویں۔"

(مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اوّل حصۂ دوم ص ۲۱)

Marfat.com

اللہ کے پاک نام پر مال خرچ کرنے کے فضائل

حق تعالیٰ شانہ‘ نے اپنے پاک کلام میں اپنے بندوں کو خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اُن بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو اپنے مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں دوسروں پر خرچ کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی اور اجر وثواب کی اُمید رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے ارشادات میں خرچ کرنے کے فضائل بہت کثرت سے بیان فرمائے ہیں جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت سے زائد مال و پیسہ جمع کر کے رکھنے کی چیز ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اس کے کلام پر اس کے کام پر اور دین کی اشاعت میں اس کے راستے میں خرچ کیا جائے جن لوگوں کا آخرت پر یقین پختہ اور مضبوط ہے اور مرنے کے بعد کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی بنانا اور سنوانا چاہتے ہیں ان خوش نصیب حضرات پر مال خرچ کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس فانی دنیا میں جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر دوسروں پر اخلاص کے ساتھ خرچ کیا گیا وہ کل آخرت میں کئی گناہ زیادہ کر کے بہترین انعام واکرام کے ساتھ جس وقت انہیں سخت حاجت وضرورت ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے یہی وہ یقین ہے جس کے بعد یہ عمل آسان وسہل ہے۔

اللہ جل جلالہ‘ عم نوالہ اپنے لطف وکرم سے مجھ ناپاک وسیاہ کار کو بھی کامل یقین و ایمان کے ساتھ اپنے پاک راستے میں خُوب کثرت کے ساتھ خرچ کرنے والا بنائیں اس ناپاک دنیا سے نفرت کا ذائقہ نصیب فرما کر اپنی پاک ذات کی طرف کامل رجوع کی توفیق عطا فرمائے اس کی شانِ بے نیازی کرم نوازی سے بعید نہیں کہ وہ شہنشاہِ

Marfat.com

اعلیٰ مجھ جیسے بے کارو نالائق اور دنیادار کو بھی نواز دے اور اپنے سچے مخلص بندوں میں شمار فرمالے کہ اُس کریم کو کون پوچھنے والا ہے۔

ناظرین سے استدعا ہے کہ خاص ومبارک اوقات میں یہ بے کارو بدکار یاد آجائے تو دعا سے اور عمل کے ذریعہ ثواب پہنچانے سے مدد فرمائیں۔ وما توفیق الا باللہ

آیاتِ مبارکہ

آیت ①:

﴿مَن ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَناً فَیُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِیْمٌ○﴾ (سورۃ الحدید:۱۱)

ترجمہ: ''کون شخص ہے ایسا جو اللہ جل شانہٗ کو قرض حسنہ دے پھر اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لیے بہترین بدلہ ہے۔''

آیت ②:

﴿إِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللهَ قَرْضاً حَسَناً یُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِیْمٌ○﴾ (سورۃ الحدید:۱۸)

ترجمہ: ''بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور (یہ صدقہ خیرات دینے والے) اللہ تعالیٰ شانہٗ کو قرضہ حسنہ دے رہے ہیں ان کا ثواب بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے بہترین اجر وثواب ہے۔

فائدہ: سعادت مندی اور خوش نصیبی خدا کے اُس بندے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال و دولت کو حق تعالیٰ کی خوشنودی میں استعمال کرتا ہے حدیث میں ایسے شخص کو قابل رشک فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اس ناپاک دنیا کی محبت میں

Marfat.com

پھنس جائے تو دل میں بخل پیدا ہو جاتا ہے پھر اپنی خواہش نفسانی پر ہی سارا مال لگاتا ہے جو کہ بڑی ہی بدنصیبی اور بربادی کی علامت ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے جو حضرات صدقہ خیرات کرتے ہیں وہ درحقیقت حق تعالیٰ شانہ کو قرض دیتے ہیں جس طرح قرض دینے کے بعد واپس ملتا ہے اسی طرح صدقہ بھی صدقہ دینے والے حضرات کو ایسے وقت جب کہ یہ بہت ہی حاجت مند ضرورت مند مدد کے محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس صدقہ کا بہترین بدلہ اور معاوضہ بہت زیادہ کر کے دیا جائے گا جیسا کہ دنیا میں اپنی آنے والی بڑی بڑی ضرورتوں شادی بیاہ سفر وغیرہ کے واسطے بہت پہلے سے ہی مال جمع کرتے رہتے ہیں کہ فلاں ضرورت اور حاجت کے وقت یہ جمع کیا کام آئے گا کہ اس وقت پریشانی نہ ہو اگر تھوڑا غور و فکر کریں کہ مرنے کے بعد آخرت میں حشر کے میدان میں جو کہ انتہائی سخت حاجت اور ضرورت کا ہے کہ اس وقت ماں باپ بہن بھائی دوست یار عزیز رشتہ دار اولاد وغیرہ کوئی کام نہ آئے گا نہ قرض ملے گا اور نہ ہی بھیک مانگنے سے بھیک ملے گی صرف وہی نیک اعمال کام آئیں گے جو دنیا میں آخرت کے لیے اخلاص کے ساتھ کیے تھے باقی سب دنیا کا دنیا میں ہی رہ جائے گا ایسے مشکل وقت کے واسطے جو نیک اعمال آخرت کے واسطے جمع کر سکتا ہے کر لے کہ یہ ہی سب سے بڑی عقلمندی اور ہوشیاری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی (اور اس میں سے تقسیم کر دی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا باقی رہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا صرف ایک شانہ باقی رہ گیا (باقی سب تقسیم ہو گیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب باقی ہے (یعنی جو اللہ کے نام سے تقسیم ہو کر آخرت میں جمع ہو گیا) سوائے بکری کے اس

Marfat.com

شانہ کے (جو تقسیم نہیں ہوا اور رکھ لیا گیا) علماء فرماتے ہیں کہ مقصد حضور ﷺ کا یہ تھا کہ جو اللہ کے لیے خرچ کر دیا گیا تقسیم کر دیا گیا وہ حقیقت میں باقی ہے کہ اس پر دائمی ثواب ہے اور جو رہ گیا ہے وہ فانی ہے نہ معلوم باقی رہنے والی جگہ خرچ ہو اس بات میں اللہ تعالیٰ کے اس پاک ارشاد کی طرف اشارہ ہے کہ:

﴿مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (سورۃ النحل:٩٦)

جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا (یعنی یا تو تم ختم ہو جاؤ گے یا وہ چیز ختم ہو جائے گی) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

مسلم شریف میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال اس کے سوا دوسری بات نہیں ہے کہ اس کا مال وہ ہے جو کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے اپنے لیے ذخیرہ آخرت بنا لیا اور اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانیوالی چیز ہے جس کو وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا جائے گا ایک حدیث میں ہے کہ ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کون ہے جو آج قرض دے اور کل پورا بدلہ لے لے، ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے بندے! اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھ دے نہ اس میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے نہ غرق ہو جانے کا اور نہ چوری کا، میں ایسے وقت میں وہ تجھ کو پورا پورا واپس کروں گا جس وقت تجھے اس کی انتہائی ضرورت ہو گی۔ (درمنثور) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے آدمی جو تجھ سے زائد ہے اس کو تو خرچ کر دے، یہ بہتر ہے تیرے لیے اور تو اس کو روک کر رکھے یہ تیرے لیے برا ہے اور بقدر ضرورت پر کوئی ملامت نہیں اور خرچ کرنے میں ان لوگوں سے ابتداء کر جو تیرے عیال میں ہیں اور اونچا ہاتھ (یعنی

Marfat.com

دینے والا ہاتھ) بہتر ہے اس ہاتھ سے جو نیچے ہو (یعنی لینے کے لیے پھیلا ہوا ہو)
ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک سب اعمال سے زیادہ محبوب کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے یا اس پر سے غم کا ہٹانا ہے یا اس کا قرض ادا کر دینا ہے یا بھوک کی حالت میں اس کو کھانا کھلانا ہے، یعنی یہ سب اعمال زیادہ پسندیدہ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کے واجب کرنے والی چیزوں میں کسی مسلمان کو خوش پہنچانا ہے۔

آیت ③:

﴿الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

(سورۃ البقرۃ:۲۶۲)

ترجمہ:''جو لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات دن پوشیدہ اور کھلم کھلا، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اس کا ثواب ہے اور قیامت کے دن ان کو کوئی خوف نہ ہوگا نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔''

فائدہ: صدقہ وخیرات کبھی تو ظاہراً کرنے میں حکمت وبصیرت ہوتی ہے اور کبھی پوشیدہ چپکے سے کرنا ہی افضل ہوتا ہے یہ حالات کے اعتبار سے بھی ہے اور اشخاص کے اعتبار سے بھی ہے، زین بن المنیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حالات کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے مثلاً اگر حاکم ظالم ہوں اور زکوٰۃ کا مال مخفی ہو تو پھر زکوٰۃ کا اخفاء اولیٰ ہوگا اور اگر کوئی شخص مقتدا ہے اُس کے فعل کا لوگ اتباع کریں گے تو اس کا نفلی صدقہ بھی علی الاعلان (کھلم کھلا) کرنا اولیٰ ہوگا۔ (فتح الباری)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے تو

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کسی فقیر کو چپکے سے کچھ دے دینا اور نادار کی کوشش افضل ہے اور اصل یہی ہے کہ نفلی صدقہ کا مخفی طور سے ادا کرنا افضل ہے البتہ اگر کوئی دینی مصلحت اعلان میں ہو تو اعلان بھی افضل ہو جاتا ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لیے دینی سمجھ بوجھ بھی ہو اور حکمت بصیرت بھی رکھتا ہو یا پھر اپنے شیخ سے بڑوں سے مشورہ کر کے ان کی رائے سے عمل کرتا ہو ورنہ کبھی ایسا نہ ہو کہ نفس اور شیطان کے چکر میں آ کر اپنے صدقہ کو برباد کر دے، کیونکہ اصل چیز تو عمل میں اخلاص ہے۔ صدقہ کسی بھی دینی مصلحت کی وجہ سے اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہو ہر حال میں بندے کا اخلاص ہی دیکھا جائے گا، ایک حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کوئی عمل مخفی کرتا ہے تو وہ مخفی عمل لکھ دیا جاتا ہے پھر جب وہ اس کا کسی سے اظہار کر دے تو وہ مخفی سے اعلانیہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے پھر اگر وہ لوگوں سے کہتا پھرے تو وہ اعلانیہ سے ریا میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ (احیاء العلوم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے خطبہ پڑھا، جس میں ارشاد فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلو اور نیک عمل کرنے میں جلدی کیا کرو ایسا نہ ہو کسی دوسرے کام میں مشغولی ہو جائے اور وہ رہ جائے۔ اور اللہ جل شانہٗ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لو، کثرت سے اس کا ذکر کر کے اور مخفی اور اعلانیہ صدقہ کر کے کہ اس سے تمہیں رزق دیا جائے گا۔ تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی کی اصلاح کی جائے گی، ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جانتے ہو فقیر کون ہے لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس مال نہ ہو، حضور ﷺ نے فرمایا فقیر اور پورا فقیر وہ ہے جس کے پاس مال ہو اور اُس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو (یعنی قیامت کے دن خالی ہاتھ ہوگا جبکہ یہ دن سخت ضرورت کا ہے) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پہلے لوگ اس کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی دن صدقہ کرنے سے خالی جائے چاہے

Marfat.com

ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو، چاہے روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ (احیاء العلوم)

پس صدقہ کثرت سے کرنے کی برکت سے دنیا میں بھی اکثر آدمی کی آمدنی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جو شخص چاہے حدیث پر عمل کر کے دیکھ لے البتہ اخلاص شرط ہے ریا اور فخر و نمائش نہ ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی ایک ٹکڑا (اخلاص کے ساتھ) دیتا ہے وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں (قبول ہوجاتا ہے پھر) اس قدر بڑھتا ہے کہ احد پہاڑ کے برابر ہوجاتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ ایک روٹی کے لقمہ سے یا ایک مٹھی کھجور یا اور کوئی ایسی ہی معمولی چیز جس سے مسکین کی ضرورت پوری ہوتی ہو تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں ایک صاحبِ خانہ جس نے صدقہ کا حکم دیا دوسرا گھر کی بیوی جس نے روٹی وغیرہ پکائی تیسرا وہ خادم جس نے فقیر تک پہنچایا یہ حدیث بیان فرما کر ارشاد فرمایا ساری تعریفیں ہمارے اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے خادموں کو بھی ثواب میں فراموش نہیں کیا۔

پس حقیقت یہ ہے کہ موت سے پہلے پہلے ہی اللہ اور اس کے سچے رسول ﷺ کے ارشادات پر دل سے یقین کر کے اپنی ہمیشہ کی آنے والی آخرت کے لیے اس دنیا میں ہی جو کر سکتا ہے اس میں دیر نہ کرے جو آخرت میں جمع کروا سکتا ہے سستی کاہلی نہ کرے کیونکہ قرآن پاک میں بار بار اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ موت کا وقت ہر شخص کے لیے طے شدہ ہے اس میں ذرا سی بھی تقدیم یا تاخیر نہیں ہو سکتی آدمی سوچتا رہتا ہے کہ فلاں مال، فلاں جائیداد، فلاں چیزیں صدقہ کروں گا، فلاں کے نام وصیت لکھوں گا یا فلاں چیز کو وقف کروں گا مگر ایسا ہوجاتا ہے کہ آدمی ابھی سوچ و فکر میں ہی ہوتا ہے کہ

Marfat.com

آج کل میں یہ کارِ خیر کرلوں گا اور دفعتاً موت کا وقت آجاتا ہے اور یہ پھر جس حالت میں بھی ہو چاہے صحت مند ہو یا بیمار، کھڑا ہو یا بیٹھا، سفر میں ہو یا حضر میں، جاگتا ہوا ہو یا سوتا ہوا مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرمائیں اور کارِ خیر میں تاخیر سے بچائیں حق تعالیٰ شانہٗ کے پاک نام پر خرچ کرنے میں اخلاص و محبت کی دولت سے مالا مال فرمائیں اور جتنا جلد ہو سکے اللہ تعالیٰ کے یہاں جمع کر دینے میں آسانیاں پیدا فرمائیں۔ واللہ الموفق

آیت ④:

﴿الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۶۲)

ترجمہ: ''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان جتاتے ہیں اور نہ (کسی اور طرح) اُس کو اذیت پہنچاتے ہیں تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس اس کا ثواب ہے اور (قیامت کے دن) ان کو نہ تو کسی قسم کا خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

فائدہ: حق تعالیٰ شانہٗ آیتِ شریفہ میں اپنا مال خرچ کرنے والوں کو دو اہم خرابیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ایک تو اپنے صدقہ و خیرات میں احسان جتا کر اس کو برباد نہ کرے دوسرا یہ کہ صدقہ لینے والے کو کسی بھی قسم کی اذیت و تکلیف اپنے عمل سے نہ پہنچائے۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں صدقہ کے کئی آداب بیان فرمائے ہیں اُن میں سے ایک ادب یہ بھی لکھا ہے کہ اپنے صدقہ کو من اور اذیٰ سے برباد نہ

Marfat.com

کرے، ان دونوں لفظوں کی حقیقت میں علماء کے چند اقوال ہیں بعض کا قول ہے کہ مَنّ کے یہ معنی ہیں کہ صدقہ کا تذکرہ کرے اور اذیٰ سے مراد ہے کہ اس صدقہ کو ظاہر کر کے دے اور بعض نے فرمایا کہ مَنّ یہ ہے کہ فقیر پر اپنے دینے کی وجہ سے تکبر کرے اور اذیٰ یہ ہے کہ اس کو سوال پر ڈانٹے اور بعض فرماتے ہیں کہ مَنّ سے مراد یہ ہے کہ صدقہ کے عوض میں فقیر سے خدمت لے اور اذیٰ یہ ہے کہ اس کو فقیری کی عار دلائے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل من یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنا اس فقیر پر احسان سمجھے اس کی وجہ سے پھر یہ تمام امور بالا آدمی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس فقیر مسکین کا اپنے اوپر احسان سمجھنا چاہیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق جو مجھ پر تھا قبول کر کے مجھے اس حق سے بری الذمہ بنا دیا اور میرے مال کی پاکی کا یہ فقیر سبب بنا اور جہنم کے عذاب سے جو زکوٰۃ کے روکنے کی وجہ سے ہوتا مجھے نجات دلائی۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سائل (یعنی فقیر مسکین) کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے حق تعالیٰ شانہٗ کے ہاتھوں میں جاتا ہے۔ (دارقطنی) بس اس صدقہ دینے والے کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کرتا ہے اور فقیر جو اس مال کو لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا رزق لیتا ہے مگر پہلے یہ مال اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے پھر فقیر کو ملتا ہے اصل تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کو دینے والا ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چند آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو اپنے دیے (مال و چیزوں) پر احسان جتائے، دوسرا وہ جو والدین کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو شراب پیتا رہتا ہو وغیرہ۔ (درِ منثور)

ایک حدیث میں ہے کہ روزانہ صبح کو دو فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ دوسرا عرض کرتا ہے

Marfat.com

اے اللہ روک کے رکھنے والے کے مال کو ہلاک کر، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ تجربہ میں بھی اکثر آیا ہے کہ جو حضرات سخاوت کرتے ہیں اللہ جل شانہ' کے دربار سے فتوحات کا دروازہ ان کے لیے ہر وقت کھلا رہتا ہے اور جو لوگ کنجوسی سے جوڑ جوڑ کر رکھتے ہیں اکثر کوئی سماوی، آفت بیماری مقدمہ، چوری وغیرہ ایسی چیز پیش آجاتی ہے جس سے برسوں کا اندوختہ دنوں میں ضائع ہو جاتا ہے اور اگر کسی کے دوسرے نیک اعمال کی برکت سے اور اس کی نیک نیتی سے اس پر کوئی ایسا خرچ نہیں پڑتا تو نالائق اولاد باپ کے اندوختہ کو جو اس کی عمر بھر کی کمائی تھی مہینوں میں برابر کر دیتی ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور گن گن کر مت رکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی گن گن کر عطا کرے گا اور جمع کر کے مت رکھ کہ حق تعالیٰ شانہ' تجھ سے بھی جمع کر کے رکھنے لگے گا۔ عطا کر جتنا تجھ سے ہو سکے۔ (مشکوٰۃ)

آیت ⑤:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○﴾

(سورۃ المنافقون: ۹، ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا، ایسے ہی لوگ خسارہ والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا

Marfat.com

ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے اور وہ کہنے لگے اے میرے رب مجھ کو تھوڑے دن کی مہلت کیوں نہ دی گئی کہ میں خیر خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا۔'' (ترجمہ بیان القرآن)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر اس کی عظمت کے ساتھ، محبت کے ساتھ، دل کی گہرائیوں کے ساتھ اہتمام سے کرنا یہ ہمارے دل اور روح کی غذا بھی ہے اور طاقت وقوت کا ذریعہ بھی ہے اللہ جل شانہٗ کے پاک مبارک نام میں جو رحمت، برکت، حلاوت، لذت، مٹھاس، سرور واطمینان ہے اس بات کو وہی پورے طور پر سمجھ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے اس کی ذات سے دل لگا لیتا ہے اُسے اپنے دل میں بسا لیتا ہے دن ورات کثرت سے ذکر اللہ کے ذریعے اپنے دل کو اپنے باطن کو اپنی روح کو تمام رذائل سے پاک وصاف کر کے اپنے دل کا حقیقی تعلق اپنے اللہ سے جوڑ لیتا ہے پھر ایسے شخص پر انوارات وبرکات کی بارش ہوتی ہے پھر یہ پاک نام دل کی ٹھنڈک وسرور وطمانیت بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ منعم حقیقی ہے اس کے انعام واحسان ہر آن بندوں پر اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی کوئی بھی انتہا نہیں، ایسے منعم کا ذکر، اس کی تعریف اس کی دل سے یاد، اس کا کثرت سے شکر واحسان فطری چیز ہے حقیقت تو یہ ہے کہ بندے کو کسی آن وگھڑی بھی اپنے اللہ سے، اپنا معبود سے اپنے محبوب سے، اپنے محسن سے، اپنے مربی سے، اپنے آقا سے، اپنے رزاق سے، اپنے خالق سے، اپنے مالک سے، اپنے رب سے، غافل نہیں ہونا چاہیے یہی وجہ ہے کہ حضرات صوفیہ ایسے اذکار واشغال تجویز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان اذکار واشغال کو شیخ کی بتائی ہوئی ترتیب پر کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے تو بہت جلد تعلق مع اللہ حضوری کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ اشتغال صوفہ میں پاس انفاس یعنی اپنی ہر سانس پر ہوشیاری بیداری کہ وہ یادِ الٰہی سے خالی نہ ہو بلکہ اللہ پاک کے دھیان سے بھری ہوئی ہوں الحمد للہ اُمتِ محمد یہ ﷺ کے کروڑوں افراد ایسے ہیں کہ جن کو اس کی مشق حاصل ہے کہ کوئی سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نہ اندر جائے نہ باہر آئے کاش اللہ کریم اپنے فضل سے اس بے عمل پر بھی ایسے حضرات کے جذبات اور اپنی یاد کا سایہ ڈال دیتا۔

آیتِ بالا میں مؤمنین مخلصین کو خطاب ہے، دنیا کی محبت وطلب میں ایسے اندھے ہو کر مدہوش ہو کر نہ لگ جائیں جیسا کہ منافقین لگے ہوئے ہیں آدمی کے لیے اس دنیا میں دو چیزیں ہیں جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل بنا دیتی ہیں ایک مال دوسرا اولاد اس لیے دونوں کا نام لیا گیا ورنہ مراد تو اس سے پوری متاعِ دنیا ہے حاصل ارشاد کا یہ ہے کہ مال و اولاد سے محبت ایک درجہ میں مذموم نہیں ان کے ساتھ ایک درجہ تک اشتغال صرف جائز نہیں بلکہ واجب بھی ہو جاتا ہے مگر اس کی یہ حدِ فاصل ہر وقت سامنے رہنا چاہیے کہ یہ چیزیں انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں ان میں اس قدر مشغول نہ ہو کہ ذکر الٰہی اور احکاماتِ الٰہیہ کو چھوڑ دے یہ تو بہت ہی بڑا نقصان ہے جس کی تلافی بعد میں بھی نہ ہو سکے گی۔

خوش نصیب ہیں اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جنہوں نے اپنے دنیا میں آنے کے مقصد کو سمجھ لیا غفلت سے نکل گئے اپنی زبانوں کو کلمہ طیبہ کے ورد سے مانوس کر کے دل کو روشن کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے اعمال (حشر کے ترازو میں اس لیے) سب سے زیادہ بھاری ہیں کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمہ کے ساتھ مانوس ہیں جو ان سے پہلی اُمتوں پر بھاری تھا وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

جامع الاُصول میں لکھا ہے کہ لفظ ''اللہ'' کا ذکر ورد کے طور پر کم از کم پانچ ہزار کی مقدار

Marfat.com

ہے اور زیادہ کے لیے جتنا شیخ تجویز کریں اور لا الہ الا اللہ کی مقدار کے متعلق لکھا ہے کہ کم از کم پانچ ہزار روزانہ یہ مقدار ذکر مشائخ سلوک کی تجویز کے موافق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''قولِ جمیل'' میں اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میں ابتدائے سلوک میں ایک سانس میں لا الہ الا اللہ دو سو مرتبہ کہتا تھا لیکن یاد رہے مشائخ سلوک سے پوچھے بغیر ان کی اجازت کے بغیر خود سے کوئی بھی مقدار متعین کر کے نہیں پڑھنا چاہیے خوب سمجھ لیں۔

شیخ ابو یزید قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لیے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لیے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ صاحبِ کشف ہے جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے مجھے اس کی صحت میں کچھ تردد تھا ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتہ اُس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو میں اپنے لیے پڑھے تھے اس کی ماں کو بخش دیا میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی، قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے، ایک تو اس کی برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا

Marfat.com

دوسرا اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

دوسری بات آیتِ شریفہ میں موت سے پہلے پہلے خرچ کرنے کی ہے کہ بسا اوقات اچانک موت کی وجہ سے بہت سے خیر کے کام رہ جاتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ ''لوگو! اپنے لیے کچھ آگے بھیج دو، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایسی حالت میں کہ نہ کوئی واسطہ درمیان میں ہوگا، نہ کوئی پردہ درمیان میں ہوگا، یہ ہوگا کیا تیرے پاس رسول نہیں آئے جنہوں نے تجھے احکام پہنچا دیے ہوں، کیا میں نے تجھ کو مال عطا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے ضرورت سے زیادہ نہیں دیا تھا؟ تو نے اپنے لیے کیا چیز آگے بھیجی وہ شخص ادھر ادھر دیکھے گا کچھ نظر نہ آئے گا، آنکھوں کے سامنے جہنم ہوگی پس جو شخص اس سے بچ سکتا ہو بچنے کی کوشش کرے چاہیے کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔

میرے دوستوں بزرگوں اللہ رسول ﷺ کے کلام کو آج مضبوطی سے پکڑ لو اس کے مطابق اپنا عمل بنا لو اس سے روشنی حاصل کرلو، یہ روشنی قیامت کے اندھیرے میں کام آئے گی۔

آیت ⑥:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (سورۃ توبہ: ۳۴۔۳۵)

ترجمہ: ''جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے خزانہ کے طور پر رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ ان کو بڑے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے وہ اُس دن

Marfat.com

ہوگا جس دن ان (کے سونے چاندی) کو اوّل جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُن سے اُن لوگوں کی پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں کو داغ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا اب اس کا مزہ چکھو، جس کو جمع کر کے رکھا تھا۔''

فَائِدَہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کلامِ پاک میں یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ آیت بہت شاق ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرما کر حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور وہاں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! یہ آیت تو لوگوں پر بڑی شاق ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لیے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال کو عمدہ اور طیب بنا دے اور میراث تو آخر اسی وجہ سے فرض ہوئی کہ مال بعد میں باقی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی میں اللہ اکبر فرمایا۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں بہترین چیز خزانہ کے طور پر رکھنے کی بتاؤں، وہ عورت ہے جو نیک ہو کہ جب خاوند اس کو دیکھے تو اس کی طبیعت خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم کرے تو وہ اطاعت کرے اور جب وہ کہیں چلا جائے تو وہ عورت (خاوند کی متروکہ چیزوں کی) حفاظت کرے (جس میں عفت بھی داخل ہے) اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول ﷺ کے ارشادات پر عمل تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جان تھی اور ضرورتیں بسا اوقات روپیہ وغیرہ رکھنے پر مجبور کرتی تھی اس لیے بڑی گرانی ہو رہی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھ کر کے حل کیا۔ حضور ﷺ نے تسلی فرما دی کہ زکوٰۃ اسی لیے فرض ہوئی کہ اس کے ادا کرنے کے بعد باقی مال طیب ہو جائے۔ اس سے مال کے جمع رکھنے پر دلیل ہوگئی کہ زکوٰۃ تو جب ہی واجب ہوگی جب سال بھر مال موجود رہے اگر مال کا رکھنا جائز نہ ہوتا تو زکوٰۃ کیوں واجب ہوتی؟ نیز اس

Marfat.com

سے زکوٰۃ کی کتنی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اس کے ادا کرنے کا ثواب تو مستقل اور علیحدہ رہا۔ اس کی وجہ سے باقی مال بھی پاک صاف اور طیب بن جاتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعے سے اپنے مال کو محفوظ بناؤ، اپنے بیماروں کی صدقہ سے دوا کرواور بلاؤں کے زوال کے لیے دعا اور عاجزی سے مدد چاہو۔ (کنز العمال)

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے نزدیک (یہ آیت) زکوٰۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور جو سخت عذاب اس آیتِ شریفہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے ہے کہ اُس کے مال کو تپا کر یعنی گرم کر کے اس شخص کی پیشانی کو اور پہلو وغیرہ کو اس سے داغ دیا جائے گا یہ زکوٰۃ اپنے مال کی سالانہ ادا نہ کرنے کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو محفوظ رکھیں کہ پکتے ہوئے دھات کا ذرا سا داغ بھی جسم میں بہت تکلیف و اذیت پہنچانے والا ہوتا ہے چہ جائیکہ کہ جتنا زیادہ مال ہو، اتنے ہی زیادہ داغ آدمی کو دیے جائیں گے دنیا کے چند روز ان سونے چاندی کے ٹھیکروں کو اپنے پاس رکھ کر کتنی سخت مصیبت کا سامنا کرنا ہے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو، وہ مال سانپ بن کر اُس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ کہے گا، کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

یہاں دنیا میں اگر کسی گھر سے سانپ نکل آتا ہے تو خوف کی وجہ سے اندھیرے میں اس گھر میں بھی جانا مشکل ہو جاتا ہے کہ کہیں لپٹ نہ جائے چمٹ نہ جائے لیکن اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہی مال جس کو آج محفوظ خزانوں اور لوہے کی الماریوں میں رکھا جاتا ہے زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر کل سانپ بن کر تمہیں لپیٹ دیا جائے گا۔ گھر کے سانپ کا لپٹنا ضروری نہیں محض احتمال ہے کہ شاید وہ چمٹ جائے

Marfat.com

لیکن زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر اس کا عذاب یقینی ہے مگر پھر بھی اس کا خوف ہم کو نہیں ہوتا۔ خیال رہے کہ حلال مال سے ہی زکوٰۃ قابل قبول ہے حرام مال سے نہیں۔ ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص حرام مال کماتا ہے وہ اگر خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہوتی، صدقہ کرے تو قبول ہی نہیں ہوتا، پیچھے میراث کے طور پر چھوڑ جائے تو گویا جہنم کا توشہ چھوڑ گیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حلال مال کمائے پھر اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اُس مال کو (زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا) خبیث بنا دیتا ہے اور جو شخص حرام مال کمائے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا اُس (حرام) مال کو طیب نہیں بناتا۔ (درِ منثور)

میرے دوستوں قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے اگر وہ دن حساب کتاب کا سامنے ہو دل سے یاد ہو اس کی فکر ہو اس کا یقین ہو تو یہاں اس چندروزہ دنیا میں ہر حکم کو پورا کرنا آسان ہے کیونکہ حکم کے پورا کرنے کے فائدے دنیا اور آخرت دونوں میں ہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ پچاس ہزار سال کا دن فرمانبردار بندوں پر ایسا ہلکا ہو کے گزر جائے گا جیسا کہ فرض نماز پڑھ لی ہو اور بعض لوگوں پر ان کے اعمال کے لحاظ سے ایسا ہوگا جیسا ظہر سے عصر تک کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن ہی مبارک لوگوں میں بنائیں۔ آمین

Marfat.com

احادیث مبارکہ (خرچ کرنے کے فضائل میں)

اب چند احادیثِ مبارکہ نمونہ کے طور پر پیش کی جاتی ہیں عمل کرنے والوں کے لیے یہ بھی کافی شافی ہیں۔

صدقہ بیماریوں سے شفاء اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ ہے:

حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس لیے کے بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ صبح کو سویرے سویرے صدقہ کر دیا کرو، اس لیے بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی۔ (ترغیب، مشکوٰۃ)

فائدہ: ہر سنت عمل اپنے اندر طاقت و تاثیر رکھتا ہے اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی برکت سے حق تعالیٰ شانہٗ بڑے بڑے فتنے فساد سے بچا لیتا ہے دل کے اخلاص کے ساتھ آدمی کا کیا ہوا صدقہ خیرات بیماریوں اور پریشانیوں کے آنے سے پہلے بھی کام آتا ہے اور ان پریشانیوں اور تکلیفوں میں کثرت سے صدقہ کرتے رہنے سے بھی خوب فائدہ ہوتا ہے متعدد احادیث میں مسائل کے حل کے لیے صدقہ کی کثرت کی ترغیب دی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے نام پر دل کھول کر دینے والے کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے بے حساب ملتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ اے لوگو! مرنے سے پہلے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر لو اور نیک عمل کرنے میں جلدی کیا کرو ایسا نہ ہو کہ دوسرے کام میں مشغولی ہو جائے اور وہ نیک عمل رہ جائے حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ لو کثرت سے اس کا ذکر کر کے، مخفی یعنی چھپا کر اور علانیہ صدقہ کر کے، اس سے تمہیں رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی کی اصلاح کی جائے گی۔

اس زمانے اور دور میں مسلمانوں کی دین سے بے توجہی اور بداعمالیوں کی بدولت

Marfat.com

ہر طرف سے ہر قسم کی پریشانیاں مصیبتیں اور بلائیں مسلط ہو رہی ہیں ان تمام حالات میں ہر مسلمان کو کثرت سے صدقات وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے یعنی برائیوں سے بچا تا رہتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ اخلاص سے صدقہ کرنا اللہ رب العزت کے غصہ کو دور کرتا ہے اور بری موت سے حفاظت کرتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور تکبر وفخر کو ہٹاتا ہے کنز العمال میں بہت سی روایات کے ذیل میں یہ ترغیب آئی ہے کہ اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کیا کرو ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو زکوٰۃ ادا کر کے پاک کرو اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور مصیبتوں کی موجوں کا (کثرت) دعا سے استقبال کرو، ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ کرنا ستر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں کم سے کم درجہ جذام کی اور برص کی بیمازی ہے ایک حدیث میں ہے کہ اپنے تفکرات اور غموں کی تلافی صدقہ سے کیا کرو، روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب کثرت صدقہ کو اختیار کیا گیا تو بیماریوں پریشانیوں سے جلد شفا ہو گئی علماء کرام لکھتے ہیں کہ زندگی میں صدقہ کی کثرت مرنے کے وقت شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مرض کی شدت کی وجہ سے ناشکری کے الفاظ زبان سے نکلنے سے حفاظت کرتا ہے اور اچانک موت کے آنے کو بھی روکتا ہے غرض کہ حسن خاتمہ کا معین ہے۔

صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا:

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا اور کسی خطا وار کے قصور کو معاف کر دینا معاف کرنے والے کی عزت ہی کو بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو رفعت اور بلندی

Marfat.com

عطا فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ، رواہ مسلم)

فَائِدَہ: حضور ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی احادیث پر ایمان لانا اور جن باتوں کی خبر دی گئی ہے چاہے آخرت کے اُمور سے ہوں یا دنیاوی اُمور سے ہوں ان کی دل سے تصدیق کرنا ہم مسلمانوں کے ایمان کو کامل کرتا ہے ظاہر میں جو کچھ بھی نظر آئے مگر ہم غیب کی خبر کا دل سے اقرار کریں اور حق تعالیٰ شانہ سے خوب آہ وزاری سے حقیقت ایمان کی دولت مانگیں اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں حقیقت ایمان کے نور سے نوازیں۔ (آمین) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا پس صدقہ کیا کرو۔ علماء فرماتے ہیں کہ مال میں کمی نہ ہونے کا مطلب بظاہر یہی ہے کہ اللہ رب العزت اس کا نعم البدل بہت جلد عطا فرماتے ہیں مثلاً باقی مال میں خوب برکت ہو جاتی ہے اور تھوڑے ہی مال سے مقصد پورا ہو جاتا ہے یا پھر خطاؤں گناہوں کی وجہ سے آنے والی بیماری پریشانی کو صدقہ روک دیتا ہے جس کی وجہ سے مال وجان محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ پتہ ہی نہیں بیماری وپریشانی میں کتنا مال لگ جاتا بسا اوقات ناگہانی آفت کے آنے سے سب کا سب مال ودولت ضائع ہو جاتا ہے اور راتوں رات آدمی فقیروں کی فہرست میں آجاتا ہے اللہ کریم ہم سب ہی کی پوری پوری حفاظت فرمائیں۔

مال میں کمی نہ ہونے کی بہت سی وجوہات فقہاء نے فرمائی ہیں حق تعالیٰ شانہٗ قادر مطلق ہیں جس طرح چاہیں بندے کو نواز دے مگر ہم چونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق نہیں رکھتے اس لیے توجہ نہیں کرتے غور وفکر نہیں کرتے کہ یہ نعمت کس چیز کے صلہ میں ملی حالانکہ بہت سی نعمتیں برکتیں اللہ کے نام ہی پر خرچ کرنے کی وجہ سے ملتی ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا اور جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ مال فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ جل شانہ، کے پاک ہاتھ میں جاتا ہے (یعنی قبول ہوتا ہے) اور جو شخص ایسی حالت میں دستِ سوال بڑھاتا ہے کہ بغیر سوال کے اس شخص کا کام ہوسکتا ہے تو حق جل جلالہ، اس شخص پر فقر (تنگی) کا دروازہ کھول دیتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدقہ قبر کی گرمی کو زائل کرتا ہے اور آدمی قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا یعنی جتنا زیادہ صدقہ کرے گا اتنا ہی زیادہ سایہ ہوگا دنیا اور آخرت قبر حشر ہر جگہ ہی صدقہ کی کثرت سے نفع ہوگا اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنے والے مال کے عوض میں ہمیشہ کی زندگی میں نعمتوں اور عزتوں سے لطف اندوز ہوتا رہے گا اللہ تعالیٰ ہم سب ہی کو نصیب فرمائیں ابھی زندگی باقی ہے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کی ترتیب بنائی جاسکتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے نیک آدمی کے اپنی آمدنی میں سے ایک تہائی مال صدقہ کرنے کا ذکر مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے یہ شخص باغ والے کے پاس پہنچا اور کہا کہ تم اس باغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے باغ کو پانی دو) باغ والے نے کہا کہ میں اس باغ کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس کو دیکھتا ہوں (اور اس کے تین حصے کرتا ہوں) ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اس باغ کی ضروریات میں لگا دیتا ہوں۔

حدیث شریف کے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ، کے پاک نام پر

Marfat.com

اخلاص سے دینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور دنیاوی کاموں میں بھی عافیت و آسانی ہوتی ہے کہ اس شخص نے باغ کی ایک تہائی پیداوار صدقہ کی تھی اور تمام باغ کے دوبارہ پھل لانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ ابو وائل رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قریظہ کی طرف بھیجا اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں وہاں جا کر وہی عمل اختیار کروں جو بنی اسرائیل کا ایک نیک مرد کرتا تھا کہ ایک تہائی صدقہ کروں اور ایک تہائی اس میں چھوڑ دوں اور ایک تہائی ان کے پاس لے آؤں۔ (کنز العمال)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی ترتیب پر عمل فرماتے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے ایک بہترین سبق اور بھی حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہ آدمی کو اپنی کمائی اور آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے متعین کر لینے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور تجربہ بھی یہی ہے کہ اگر آدمی یہ طے کرے کہ اتنی مقدار اللہ کے نام پر خرچ کرنی ہے تو پھر خیر کے مصارف اور خرچ کرنے کے مواقع بہت ملتے رہتے ہیں اور اگر یہ خیال کرے کہ جب کوئی کارِ خیر ہوگا اس وقت دیکھا جائے گا تو اوّل تو کارِ خیر ایسی حالت میں بہت کم سمجھ میں آتے ہیں اور ہر موقع پر نفس اور شیطان یہی خیال دل میں ڈالتے ہیں کہ یہ کوئی ضروری خرچ تو ہے نہیں اور اگر کوئی بہت ہی اہم کام ایسا بھی ہو جس میں خرچ کرنا کھلی خیر ہے تو اکثر موجود نہیں ہوتا اور موجودگی میں بھی اپنی ضرویات سامنے آ کر کم سے کم خرچ کرنے کو دل چاہتا ہے اور اگر مہینہ کے شروع ہی میں تنخواہ ملنے پر ایک حصہ علیحدہ کر کے رکھ دیا جائے یا روزانہ تجارت کی آمدنی میں سے ایک تھیلی میں متعینہ مقدار ڈال دی جایا کرے تو یہ صرف اللہ کے راستے میں ہی خرچ کرنا ہے تو پھر

Marfat.com

خرچ کے وقت دل میں تنگی نہیں ہوتی کہ اس کو تو بہر حال وہ مقدار خرچ کرنا ہی ہے بڑا مجرب نسخہ ہے جس کا دل چاہے اور توفیق ہو جائے وہ ضرور بضرور اس پر عمل کر کے برکتیں دیکھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دے۔

پانی کا صدقہ افضل ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری والدہ کا انتقال ہو گیا (ان کے ایصالِ ثواب کے لیے) کون سا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لیے ایک کنواں کھدوادیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھیں، اب ان کا انتقال ہو گیا یہ سب کام اگر ہم ان کی طرف سے کریں تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) پہنچے گا۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ مردہ اپنی قبر میں اُس شخص کی طرح سے ہوتا ہے جو پانی میں ڈوب رہا ہو اور ہر طرف سے کسی مدد کا خواہشمند ہو اور وہ اس کا منتظر رہتا ہے کہ باپ بھائی وغیرہ کسی دوست کی طرف سے کوئی مدد دعا کی (ہی) اس کو پہنچ جائے اور جب اس کو کوئی مدد پہنچتی ہے تو (اس عمل کا ثواب) اس کے لیے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم)

اپنے والدین عزیز رشتہ دار وغیرہ جو انتقال کر گئے ہیں ان کے لیے ایصالِ ثواب کا بہت اہتمام کرنا چاہیے یاد رہے کہ مُردوں کے لیے ایصالِ ثواب کرنے میں کوئی سال مہینہ دن تاریخ شریعت کی طرف سے مخصوص نہیں ہے جب چاہے جس وقت چاہے جس

Marfat.com

دن چاہے تسبیح تلاوت نفل صدقہ خیرات یا کوئی بھی صدقہ جاریہ والے کام کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اے اللہ میرے اس عمل صالح کا اجر وثواب فلاں فلاں کو پہنچا دے بس ان شاء اللہ اس تک یہ اجر وثواب پہنچ جائے گا دیکھئے اپنے عزیزوں اور مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا کتنا آسان کام ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اس کا ذمہ لے کہ مسجد عشّار (بصرہ کے قریب ہے) میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھ کر یہ کہے اس نماز کا ثواب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ حق اللہ شانہٗ کا کس قدر احسان وانعام لطف وکرم اپنے بندوں پر ہے کہ اگر کوئی بندہ یہ چاہے کہ مرجانے کے بعد بھی جب کہ اُس کے اپنے اعمال کرنے کا وقت ختم ہو گیا اور وہ عمل کرنے سے محروم ہے بس وہ اپنی قبر میں سکون سے پڑا سوتا رہے اور اس کے اعمالِ حسنہ میں قبر میں بھی اضافہ ہوتا رہے تو اس کا ذریعہ بھی حق اللہ شانہٗ نے اپنے فضل سے پیدا فرما دیا کہ دنیا میں رہتے ہوئے صدقہ جاریہ والے اعمال کا اجر وثواب قبر میں پہنچ رہا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی (بندہ) کو ملتا رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے تیسرا صالح اولاد جو اس کے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔ (ابوداود والنسائی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد سات چیزوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے کسی کو علم پڑھایا ہو کوئی نہر جاری کر دی ہو کوئی کنواں بنا دیا ہو کوئی درخت لگا دیا ہو کوئی مسجد بنا دی ہو قرآن پاک میراث میں چھوڑا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہے۔ (ترغیب)

Marfat.com

حقیقت ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ختم کرتا ہے بری موت سے حفاظت کرتا ہے روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفاء دیتا ہے معروف و مشہور محدث ابو عبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ پر ایک زخم ہو گیا تھا ہر قسم کے علاج کیے کوئی بھی کارگر نہ ہوا ایک سال اسی حال میں گزر گیا، ایک مرتبہ استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی، جمعہ کا دن تھا انہوں نے بڑی دیر تک دعا کی مجمع نے آمین کہی، دوسرے جمعہ کو ایک عورت حاضر ہوئیں اور ایک پرچہ مجلس میں پیش کیا، جس میں یہ لکھا تھا کہ میں گزشتہ جمعہ کو جب گھر واپس گئی تو حاکم کے لیے بہت اہتمام سے دعا کرتی رہی۔ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاکم سے کہہ دو کہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے۔ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر اپنے گھر کے دروازے پر ایک سبیل قائم کر دی، جس میں پانی کے بھرنے کا اور اس میں برف ڈالنے کا اہتمام کیا۔ ایک ہفتہ گزرا تھا کہ چہرہ کے سب زخم بالکل اچھے ہو گئے اور پہلے سے زیادہ خوشنما چہرہ ہو گیا۔ (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے گھٹنے میں ایک زخم ہے سات برس ہو گئے ہر قسم کی دوا اور علاج کر چکا ہوں کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوتا بڑے بڑے طبیبوں سے بھی رجوع کر چکا ہوں، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس جگہ پانی کی قلت ہو اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہو وہاں تم ایک کنواں بنوا دو تا کہ لوگوں کو پانی آسانی سے مل سکے مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ اُمید ہے کہ جب اس کنواں سے پانی نکل آئے گا اور لوگ استعمال کرنے لگیں گے تو انشاء اللہ تمہارے گھٹنے کا خون بند ہو جائے گا چنانچہ اس شخص نے کنواں بنوا دیا اور پھر اللہ کے فضل سے اس شخص کے گھٹنے کا زخم صحیح ہو گیا۔ بے شک صدقہ کی برکت

Marfat.com

سے لاعلاج بیماریاں بھی ٹھیک ہوجاتی ہیں جیسا کہ اس قصہ سے معلوم ہوا۔

آج بھی ہم لوگ اپنی بیماریوں اور تکلیفوں میں پانی کے صدقہ کی طرف توجہ کریں کیونکہ پانی کا نفع عام بھی ہے اور ہر مخلوق کو پانی کی ضرورت بھی ہے گاؤں دیہاتوں میں جہاں بھی پانی کی قلت ہو یا پانی میٹھا نہ ہو وہاں پانی کا کنواں بنوانے کا اہتمام کیا جائے اور شہروں میں مساجد کے اندر کنواں بنوانے کا بھی انتظام کیا جائے تو بہت ہی فائدہ ہوگا اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مسجدوں میں ٹھنڈے پانی کی مشین لگائی جائے جب اس مشین سے حاجی، نمازی، متقی ذاکر شاکر وغیرہ پانی پئیں گے تو مشین لگانے والے کو اللہ کے پاس سے کس قدر اجر وثواب ملے گا جب کہ سب جانتے ہیں حدیث میں ہے کہ فاحشہ نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تو مغفرت ہوگئی وہ جنتی بن گئی بس حق تعالیٰ جل شانہٗ سے ہم عمل میں اخلاص کی بھیک مانگتے ہیں بغیر اخلاص کے اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی نہ تو قبولیت ہے اور نہ ہی کوئی قدر و قیمت ہے۔ کاش اللہ تعالیٰ اس ریا کار و ناپاک کو بھی اعمال میں اپنی رضا اور اخلاص جیسی دولت سے نواز دے۔ مخلصین وزاہدین کے اوصافِ جمیلہ کا کچھ حصہ عطا فرما دے کہ اپنے سے زیادہ کسی کو بے عمل نہیں پاتا۔

متقی لوگوں پر خرچ کی ترغیب:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور اپنا احسان مؤمنین پر کرو۔ (مشکوٰۃ)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ مسلمان کے علاوہ کسی کے ساتھ مصاحبت اور ہم نشینی (یعنی دوستی) نہ رکھ اور تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے۔ (رواہ الترمذی وابوداود)

Marfat.com

فَائِدَۃ: حدیثِ بالا میں چند آداب بیان کیے گئے ہیں ایک ادب یہ ہے کہ تیرا کھانا متقی لوگ ہی کھائیں یہ مضمون متعدد روایات میں آیا ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس سے مراد دعوت کا کھانا ہے، ضرورت و حاجت کا کھانا نہیں ہے، چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ اپنے کھانے سے اس شخص کی ضیافت کرو جس سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت ہو۔ (اتحاف)

ایک بزرگ اپنے کھانے کو فقراء صوفیہ ہی کو کھلاتے تھے، کسی نے عرض کیا کہ اگر آپ عام فقراء کو بھی کھلائیں تو بہتر ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ان حضرات صوفیہ کے ساری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ جب ان کو فاقہ ہوتا ہے تو ان سے ان کی توجہ میں انتشار ہوتا ہے میں ایک شخص کی توجہ کو اللہ تعالیٰ تک لگائے رکھوں یہ اس سے بہتر ہے کہ ایسے ہزار آدمیوں کی اعانت کروں کہ جن کی ساری توجہ دنیا کی طرف ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ بات سنی تو بہت پسند فرمایا۔ (احیاء العلوم)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کیا کریں (یعنی اپنے مال کے خرچ سے انہیں راحت پہنچائیں) ان کے کاموں میں مدد کیا کریں یہ لوگ (یعنی اپنا مال جان لگا کر اللہ کے بندوں کو نفع پہنچانے والے) قیامت کے سخت دن میں بے فکر ہوں گے ان کو کوئی خوف (قیامت کے دن حساب کتاب کا) نہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص میری اُمت میں سے کسی شخص کی (مال یا جان سے) حاجت پوری کرے تا کہ (اس مؤمن) کو خوشی ہو (تو) اُس نے مجھے قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا، اور جو شخص حق تعالیٰ شانہٗ کو خوش کرتا ہے (اپنے عمل سے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

Marfat.com

دوسری بات جو حدیثِ بالا میں ارشاد فرمائی کہ تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے یعنی متقی پرہیز گار لوگ تیرا کھانا کھائیں، شراح حدیث لکھتے ہیں کہ اس سے مراد دعوت ضیافت کا کھانا ہے ضرورت و حاجت کے وقت کا کھانا مراد نہیں ہے کیونکہ دفع حاجت کے کھانے میں حق تعالیٰ نے قیدیوں کے کھلانے کی بھی مدح فرمائی ہے اور قیدی اس زمانے کے کافر تھے اور حدیث میں تو ایک فاحشہ عورت کی محض اس وجہ سے مغفرت ہوئی کہ اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا، پس حضور ﷺ نے تو قاعدہ اور ضابطہ فرما دیا کہ ہر جاندار میں (کھانے پلانے کا) اجر ہے اس میں متقی غیر متقی مسلم کافر حیوان سب ہی داخل ہیں۔ لہٰذا احتیاج اور ضرورت کے کھانے میں یہ چیزیں نہیں دیکھی جاتیں وہاں تو احتیاج کی شدت اور قلت دیکھی جاتی ہے جس مخلوق میں جتنی احتیاج زیادہ ہوگی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا اور جو متقی کے اعتبار سے ہے وہ کھانا دعوت اور تعلقات کا ہے اس میں بھی اگر کوئی دینی مصلحت ہو، خیر کی نیت ہو تو جس درجہ کی وہ خیر اور مصلحت ہوگی اس درجہ کا اجر و ثواب ہوگا البتہ اگر کوئی دینی مصلحت نہ ہو تو پھر کھانے والا جتنا زیادہ متقی ہوگا اتنا ہی زیادہ کھلانے والے کو اجر و ثواب ہوگا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ متقیوں کو کھلانا طاعت اور نیکیوں پر اعانت و مدد ہے اور فاسقوں کو کھلانا فسق و فجور پر اعانت و مدد ہے اور ظاہر بات ہے کہ متقی اور نیک آدمی میں جتنی زیادہ طاقت اور قوت آئے گی عبادت و طاعت میں زیادہ مصروف ہوگا اور فاسق و فاجر میں اچھے کھانوں سے جتنی زیادہ قوت ہوگی وہ لہو و لعب، فسق و فجور میں بڑھے گا جس میں اس کی اعانت ہوئی۔

صدقہ کی حقیقت اور غریبوں پر خرچ کرنے کی فضیلت:

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ روزانہ آدمی کے ہر جوڑ کے بدلے اس پر

Marfat.com

صدقہ ضروری ہے نماز صدقہ ہے، روزہ صدقہ ہے، حج صدقہ ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ایک اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی راستہ میں مل جائے اُس کو سلام کرنا صدقہ ہے۔ (ابوداؤد شریف)

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے کسی کو نیکی کا حکم کرنا یا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے کانٹے وغیرہ تکلیف دینے والی ہر چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے کسی کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔ (کنز العمال)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے پاک کلام اور اس کے سچے اور محبوب حضرت محمد ﷺ کے ارشادات میں خرچ کرنے کی ترغیب اس پر انعام و اکرام اور فضائل اتنی کثرت سے بیان فرمائے ہیں کہ حد نہیں ان ارشادات کو دیکھنے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال و دولت زیادہ سے زیادہ جمع کرنے اور بلا ضرورت پاس رکھنے کی چیز ہے ہی نہیں اس کو تو پیدا ہی اس لیے کیا گیا ہے کہ اپنی ضرورت و حاجت کے علاوہ اللہ کے پاک نام پر اس کے راستہ میں فضائل کے استحضار کے ساتھ خرچ کیا جائے صدقہ کی حقیقت صرف یہی نہیں کہ مال ہی خرچ کیا جائے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے دیا جائے بلکہ حدیثِ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ ہر خیر والا عمل اور دوسروں کو نفع پہنچانے والا عمل صدقہ کے حکم میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ ہر بھلائی صدقہ ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ کوئی شخص احسان (بھلائی) کے کسی درجہ کو بھی حقیر نہ سمجھے اور کچھ بھی (دینے کو) نہ ہو تو کم از کم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں ہے کہ فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو اور ان کے اوپر احسانات کیا کرو ان کے پاس بڑی دولت ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ

Marfat.com

دولت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُن فقراء سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو یا پانی پلایا ہو یا کپڑا دیا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دو۔ علماء نے لکھا ہے کہ دین دار فقیر مسکین کا آخرت میں بڑا اعزاز و کرام ہوگا دوسروں کی بخشش کی سفارش کا موقع دیا جائے گا مال والے حضرات فقراء کی سفارش سے جنت میں بھی جائیں گے ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جہنمی آدمی ایک صف میں کھڑے کیے جائیں گے ان پر ایک کامل جنتی گزرے گا، اس صف میں سے ایک شخص اس سے کہے گا کہ تو میری اللہ تعالیٰ کے یہاں سفارش کر دے وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جہنمی کہے گا کہ تو مجھے نہیں پہنچانتا تو نے دنیا میں ایک مرتبہ مجھ سے پانی مانگا تھا جس پر میں نے تجھے پانی پلایا تھا اس پر وہ اس کی سفارش کرے گا (اور وہ قبول ہو جائے گی) اسی طرح دوسرا شخص کہے گا کہ تو نے مجھ سے دنیا میں میں فلاں چیز مانگی تھی وہ میں نے تجھ کو دی تھی۔ (کنز العمال)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک اعلان ہوگا کہ اُمتِ محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں اُٹھو اور لوگوں کو میدانِ قیامت میں سے تلاش کر لو، جس شخص نے تم میں سے کسی کو میرے لیے ایک لقمہ دیا ہو یا میرے لیے ایک گھونٹ پانی کا دیا ہو یا میرے لیے کوئی نیا پرانا کپڑا دیا ہو۔ ان لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دو اس اعلان پر فقراء امت اٹھیں گے اور کسی کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے کہ یا اللہ! اس شخص نے مجھے کھانا کھلایا تھا، اس نے مجھے پانی پلایا تھا کوئی بھی فقراء امت میں سے چھوٹا ہو یا بڑا شخص ایسا نہ ہوگا جوان کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ (کنز)

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ (کہ جن لوگوں کے پاس مال و دولت تھی) انہوں نے فقیروں اور مسکینوں کا

Marfat.com

اکرام کیا آج تم (مال پیسہ غریبوں مسکینوں پر خرچ کرنے کی وجہ سے) جنت میں اسی طرح داخل ہو جاؤ کہ تم پر نہ کسی قسم کا خوف ہے نہ تم غمگین ہو اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے بیمار، فقیروں اور غریبوں کی عیادت کی، آج وہ حضرات نور کے منبروں پر بیٹھیں اور اللہ جل شانہٗ سے باتیں کریں اور دوسرے لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ (کنز) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ عمدہ کھجوریں دوسروں کو کھلاتے تھے اور کہتے فقراء و مسکین کو جو شخص زیادہ کھلائے گا اس کو فی کھجور ایک درہم دیا جائے گا۔ (احیاء)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی جاندار کو جو بھوکا ہو کھانا کھلائے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت کے بہترین کھانوں میں سے کھانا کھلائیں گے۔ (کنز) ایک حدیث میں ہے کہ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر مٹھی بھر کھجور یا اتنی ہی مقدار کوئی اور چیز (ضرورت مند) کو دینا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک سب اعمال سے زیادہ محبوب کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے یا اس پر سے غم کا ہٹانا ہے یا اس کا قرض ادا کر دینا ہے یا بھوک کی حالت میں اس کو کھانا کھلانا ہے۔ (کنز) ایک اور حدیث میں ہے کہ مغفرت کے واجب کرنے والی چیزوں میں سے کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا ہے، اس کی بھوک کو دور کرنا ہے اس کی مصیبت کو ہٹانا ہے۔ (کنز) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کرتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کی بہتر حاجتیں پوری کرتے ہیں۔ جن میں سے سب سے ہلکی چیز اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (کنز)

ایک حدیث میں ہے کہ مغفرت کے واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان

Marfat.com

کو ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی ملتا ہو اس نے ثواب کے اعتبار سے گویا ایک غلام آزاد کیا اور جو شخص کسی کو ایسی جگہ پانی پلائے جس جگہ پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اس کو زندگی بخشی یعنی مرتے ہوئے کو ہلاکت سے بچایا۔ (کنز) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے یا اس کو نفع پہنچانے کے لیے چلے تو اس کو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ (کنز العمال) ایک دوسرے حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے خاوند والی عورت اور مسکین کی ضرورت میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کوشش کرنے والا، غالباً یہ بھی فرمایا کہ ایسا ہے جیسا رات کو نماز پڑھنے والا کہ ذرا بھی سستی نہ کرے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والا جو کبھی افطار نہیں کرتا ہو۔

حضور اقدس ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے پاک نام پر خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب کہ جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہوں گے:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے ”درِ منثور“ میں خود حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک قصہ نقل کیا ہے کہ جس میں حضور ﷺ نے اُن کو خرچ کرنے کی خصوصی ترغیب دی ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا، حضور ﷺ نے (اہتمام اور تنبیہ کے طور پر) میرے عمامہ کا پچھلا کنارہ پکڑ کر فرمایا:

”کہ اے زبیر رضی اللہ عنہ میں اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں تمہاری طرف خاص طور سے اور سب لوگوں کی طرف عام طور سے بھیجا گیا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے کیا فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ جب اپنے عرش پر جلوہ فرما تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے

Marfat.com

بندوں کی طرف (کرم کی) نظر فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندو تم میری مخلوق ہو اور میں تمہارا خالق ہوں۔ تمہاری روزیاں میرے قبضہ میں ہیں۔ تم اپنے آپ کو ایسی چیز کے اندر مشقت میں نہ ڈالو جس کا ذمہ میں نے لے رکھا ہے اپنی روزیاں مجھ سے مانگو۔ اس کے بعد حضور کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ اور بتاؤں تمہارے رب نے کیا کہا؟ یہ کہا کہ اے بندے تو لوگوں پر خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، تو لوگوں پر فراخی کر، میں تجھ پر فراخی کروں گا۔ تو لوگوں پر خرچ میں تنگی نہ کر، تاکہ میں تجھ پر تنگی نہ کروں، تو لوگوں سے بچا کر باندھ کر نہ رکھ تاکہ میں تجھ سے باندھ کر نہ رکھوں۔ تو خزانہ جمع کر کے نہ رکھ، تاکہ میں تیرے (نہ دینے) پر جمع کر کے نہ رکھوں، رزق کا دروازہ سات آسمانوں کے اوپر سے کھلا ہوا ہے، جو عرش سے ملا ہوا ہے وہ نہ رات کو بند ہوتا ہے اور نہ ہی دن کو بند ہوتا ہے۔ اللہ پاک اس دروازہ سے ہر شخص کی روزی اتارتا رہتا ہے اس شخص کی نیت کے بقدر اس کی عطا کے بقدر اس کے صدقہ کے بقدر اس کے اخراجات کے بقدر اس کو عطا فرماتا ہے جو شخص زیادہ خرچ کرتا ہے اسی کے لیے زیادہ اتارا جاتا ہے جو کم خرچ کرتا ہے اس کے لیے کمی کر دی جاتی ہے اور جو روک کر رکھتا ہے اس سے روک لیا جاتا ہے اے زبیر رضی اللہ عنہ خود بھی کھاؤ دوسروں کو بھی کھلاؤ اور باندھ کر نہ رکھو کہ تم پر باندھ کر رکھ دیا جائے اور شمار نہ کرو کہ تم پر بھی شمار کیا جائے تنگی نہ کرو کہ تم پر تنگی کر دی جائے، مشقت میں (لوگوں کو) نہ ڈالو کہ تم پر مشقت ڈال دی جائے۔

پھر فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور تنگی کو ناپسند کرتا ہے۔ سخاوت اللہ تعالیٰ کے ساتھ یقین سے ہوتی ہے اور بخل شک سے پیدا ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل یقین رکھتا ہے وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا اور جو شک کرتا

Marfat.com

ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ! اللہ جل شانہٗ (بندے کی) سخاوت کو پسند کرتا ہے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بہادری کو پسند کرتا ہے چاہے سانپ اور بچھو ہی کے مارنے میں کیوں نہ ہو۔

اے زبیر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ زلزلوں (اور حوادث) کے وقت صبر کو محبوب رکھتا ہے اور شہوتوں کے غلبہ کے وقت ایسے یقین کو پسند کرتا ہے جو سب جگہ سرایت کر جائے (اور شہوت کے پورا کرنے سے روک دے) اور (دین میں) شبہات پیدا ہونے کے وقت عقل کامل کو محبوب رکھتا ہے اور حرام گندی چیزوں کے سامنے آنے پر تقویٰ کو پسند کرتا ہے۔ اے زبیر رضی اللہ عنہ! بھائیوں کی تعظیم کرو اور نیک لوگوں کی عظمت بڑھاؤ اور اچھے آدمیوں کا اعزاز (اکرام) کرو، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور فاسق لوگوں کے ساتھ راستہ بھی نہ چلو۔ جو ان چیزوں کا اہتمام کرے گا جنت میں بغیر عذاب کے اور بغیر حساب کے داخل ہوگا، یہ اللہ کی نصیحت ہے مجھ کو اور میری نصیحت ہے تم کو (یعنی تمام لوگوں کو)۔ (درمنثور)

رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین سید المرسلین سرکارِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ ونصیحت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو ایک عظیم خطبہ ارشاد فرمایا جو "الوداعی خطبہ" کہلاتا ہے اس کو پڑھ کر قیامت تک مسلمانوں کے دل ایمان کے نور سے منور ہوتے رہیں گے اور ہمیشہ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگو! میری بات سنو، معلوم نہیں کہ میں اور تم پھر کبھی اس جگہ اکٹھے ہوں گے یا نہیں لوگو! تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور عزتیں یقیناً ایک دوسرے کے لیے اسی طرح

Marfat.com

احترام کے لائق ہیں جیسا کہ تم آج کے دن (یعنی یوم عرفہ) کا۔اس شہر کا اور اس مہینے کا احترام کرتے ہو۔

(یادرکھو) تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی نسبت سوال فرمائے گا۔لوگو! عورتوں پر تمہارے حقوق ہیں اور تم پر عورتوں کے حقوق ہیں۔عورتوں کے ساتھ مہربانی اور محبت سے پیش آؤ کیونکہ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے اُن کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال کیا ہے۔

اپنی امانتوں میں دیانت دار رہو اور گناہوں سے بچتے رہو، سود حرام ہے۔آج کے بعد مقروض صرف اصل ہی ادا کرے گا اور سب سے پہلے میں خود اپنے خاندان سے عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔

زمانہ جاہلیت کے تمام جھگڑے مٹائے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں خود ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔

اپنے غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور اگر ان سے کوئی ایسا قصور غلطی سرزد ہو جائے جو تم معاف نہ کر سکو تو ان کو جدا کر دو کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور ظلم کے لیے پیدا نہیں کیے گئے۔

لوگو! میری بات غور سے سنو، جان رکھو کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے لیے بھائی بھائی ہیں جو چیز ایک بھائی کی ملکیت ہے دوسرا نہیں لے سکتا جب تک وہ خود بخوشی اُسے نہ دے۔اپنے آپ کو بے انصافی سے بچائے رکھو۔

جو لوگ موجود ہیں وہ اُن لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں یہ (میری بات) پہنچا دیں۔ممکن ہے وہ لوگ جو موجود نہیں ان لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں جنہوں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہٖ وسلم نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ کیا میں نے تم لوگوں تک اللہ کریم کا پیغام پہنچا دیا ہے؟ ہر صحابی نے جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا۔ تین بار آپ ﷺ نے یہی سوال کیا اور اثبات میں جواب سن کر آسمان کی طرف اپنا چہرہ مبارک کر کے فرمایا:

''اے اللہ! گواہ رہنا میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پہنچا دیا اور اپنا کام پورا کر دیا۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ

Marfat.com

درود شریف کے ذریعے دنیا اور آخرت میں آسانیاں اور مشکلات کا حل

اس دنیا میں ہر انسان اپنی زندگی میں اطمینان وسکون راحت و عافیت اور اپنے مسائل و مشکلات کا آسانی سے حل چاہتا ہے ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے حدیثوں میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے یقینا گناہوں کی کثرت سے زندگی بہت مشکل و پریشان ہو جاتی ہے اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت سے زندگی بہت آسان و راحت والی ہو جاتی ہے درود شریف کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ ہر مسلمان پڑھنے والے سے یہ قبول ہو جاتا ہے درود شریف خدا کے دربار میں غیر مقبول نہیں ہے درود شریف پڑھنے والے بندے کی دونوں جہاں دنیا و آخرت بنتی سنورتی اور خوشگوار ہوتی چلی جاتی ہے۔ حضور پاک ﷺ کی پاکیزہ سنتوں پر پابندی کے ساتھ عمل اور بکثرت درود شریف پڑھنے کی برکت و رحمت سے دنیا و آخرت کے سارے مقاصد اور مشکلات اللہ پاک دور فرما دیتے ہیں ہمارے حضور کریم ﷺ کے اپنی امت پر اس قدر احسانات اور مہربانیاں ہیں کہ نہ ہی ان کا کوئی شمار ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان کے حق عظیم کی ادائیگی ہو سکتی ہے پس نبی کریم ﷺ کی حق تعظیم کے پیش نظر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے میں دل وزبان مشغول رہے یہ بندے کی خوش نصیبی و سعادت مندی ہی ہے۔

مفہومِ حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الانبیا ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بھی دن بھر میں مجھ پر ایک ہزار درود شریف پڑھا وہ شخص جنت میں اپنا مقام

Marfat.com

دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔(بحوالہ قول البدیع)

آسانی کے لیے درود شریف کی ہفتہ وار ترتیب:

ہفتہ وار درود شریف کی ترتیب جس طرح کتاب میں لکھی گئی ہے وہ درود شریف اُس دن ہزار مرتبہ پڑھیے سب سے بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی نماز کے بعد پڑھ لیا جائے ورنہ پھر مختلف وقتوں میں صبح و شام پورا کر لیجیے جیسے بھی آسانی ہو اس کے بعد حضور کریم ﷺ کو اپنے درود شریف کا اجر و ثواب ہدیۃً و تحفۃً پیش کر دیا جائے مثلاً اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہیے کہ اے میرے پیارے اللہ پاک آپ کے فضل و احسان سے جو میں نے ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اس کو اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ بنا دیجیے میں اس درود شریف کا اجر و ثواب سید الانبیا ﷺ کو ہدیۃً و تحفۃً پہنچاتا ہوں اے رحیم اللہ میرا یہ ہدیہ و تحفہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ رسالت تک پہنچا دیجیے اور اس مبارک عمل کی برکت و طفیل سے میری دنیا اور آخرت کی ہر پریشانی اور تکلیف کو اور ہر حاجت و ضرورت کو عافیت سے پورا فرما دیجیے بے شک اے اللہ آپ اپنے بندوں پر بڑے ہی مہربان ہیں۔

نوٹ: پورا ہفتہ وار درود شریف پڑھ لینے کے بعد اس کے آگے کی درود شریف پڑھنے کی ترتیب معلوم کی جاسکتی ہے۔

سید الانبیاء ﷺ کے لیے درود شریف کا ہدیہ اور تحفہ:

سیرتِ طیبہ میں یہ بات آئی ہے کہ جب کوئی شخص حضور ﷺ کی خدمت میں محبت و عظمت کے ساتھ کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے تو سید الانبیا ﷺ اس بات کی کوشش فرماتے تھے کہ اس ہدیہ کے جواب میں اس سے بہتر ہدیہ و تحفہ اُس شخص کے لیے پیش کریں، تاکہ اُس ہدیہ کی مکافات ہو جائے ساری زندگی آپ ﷺ نے اس پر عمل فرمایا ہے۔

Marfat.com

اب سمجھئے کہ یہ درود شریف محبت وعظمت سے پڑھنا بھی حضور ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں ہدیہ ہے اور چونکہ ساری زندگی میں آپ ﷺ کا یہ معمول رہا ہے کہ جواب میں اس سے بڑھ کر ہدیہ وتحفہ دیتے تھے۔تو آج بھی جب فرشتے ان شاء اللہ ہمارے درود شریف کو آپ ﷺ کی بارگاہِ رسالت میں ہدیہ وتحفہ پہنچائیں گے تو غالب گمان یہی ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ اس ہدیہ کا بھی جواب دیں گے اور وہ جوابی ہدیہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے ربِ کریم سے دعا فرمائیں گے کہ جس طرح اس میرے اُمتی نے مجھے یہ ہدیہ محبت وخلوص سے بھیجا ہے، اے اللہ! اس میرے اُمتی کی حاجتیں بھی پوری فرما دیں اور اس کی تکلیفیں اور پریشانیاں بھی ختم کر دیجیے، اب اسی وقت ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں جا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ﷺ ہمارے حق میں دعا فرما دیجیے، دعا کی درخواست کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ہاں ایک ذریعہ ہے کہ ہم درود شریف کثرت سے پڑھ کر ہدیۃً وتحفۃً بھیجتے رہیں ان شاء اللہ جواب میں نبی کریم ﷺ درود شریف پڑھنے والے کے حق میں دعا فرمائیں گے۔اور جس درود شریف پڑھ کر ہدیہ بھیجنے والے کو آپ ﷺ کی دعا مبارک پہنچ گئی تو وہ ضرور خوش وخرم سرسبز وشاداب رہے گا اور ہر طرح کی پریشانیاں ومشکلات دور ہوں گی لہٰذا درود شریف پڑھنے کے اس عظیم ترین فائدے سے کوئی محروم نہ رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے آسان فرمائیں اور اپنے فضل سے قبول فرمائیں۔(آمین)

دعائے استغفار:

روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ اپنے آخری زمانے میں یہ دعائے استغفار کرتے تھے۔درود شریف پڑھنے کے ساتھ دعائے استغفار بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

نوٹ: ہفتہ وار درود شریف کے الگ سے کارڈ بھی ملتے ہیں اور آگے درود شریف پڑھنے کی ترتیب بتائی جاتی ہے اور اجازت بھی دی جاتی ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ

Marfat.com

سید الانبیاء اور آدابِ مسجد نبوی

وہاں پہنچ کر کہ کہنا اے صبا! سلام کے بعد
آقا! تمہارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

معروف اور مشہور جہاں آراء جنہیں زمانہ محمد عربی سید الانبیاء ﷺ کے نامِ نامی سے یاد کرتا ہے ہر ساعت ہر پل کروڑوں دل ان کی محبت میں ڈوب کر دھڑکتے اور کروڑوں لب ان کی مدح وثناء میں کھلتے ہیں، زمان ومکان کا کوئی حصہ نہیں جہاں ان کے سراپا حسن وخوبی کا تذکرہ جمال نہ ہوتا ہو وہی سرور آدمیت اور فخر انسانیت ہیں ہر آنے والا لمحہ ان کے لئے نیا فضل وکمال لے کر جلوہ گر ہوتا ہے کتنے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدینہ منورہ اور مسجدِ نبوی اا ور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی عظیم سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ ان تمام حضرات کو چاہئے کہ ظاہری اور باطنی آداب کا خاص خیال رکھیں تا کہ حاضری اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ومنظور ہو جائے اور انعامات خداوندی سے سرفراز ہونا نصیب ہو جائے۔

مدینہ منورہ پہنچ کر پہلے کچھ صدقہ کرے اطمینان کے ساتھ غسل کرے صاف ستھرے کپڑے پہنے خوشبو لگائے روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے درود شریف پڑھتے ہوئے باب جبرئیل علیہ السلام سے مسجد نبوی ﷺ میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہو جائے اور اعتکاف کی نیت کرے کہ: اے اللہ! جب تک میں مسجد میں ہوں میری اعتکاف کی نیت ہے پھر افضل ہے کہ ریاض الجنۃ میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر جگہ نہ ملے تو جہاں آسانی سے مسجد میں جگہ مل جائے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے۔

Marfat.com

روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے آداب:

رحمتوں کا مرکز محبتوں کا محور
تمناؤں کا گلشن تجلیات کا معدن
محبوب خدا کا مسکن چاہتوں کی سرزمین
امنگوں کی آماجگاہ سید انبیاء ا کی آرام گاہ
جس کا ذرہ ذرہ دلکش جس کا پتہ پتہ جاذب نظر

جس میں داخلہ جوش محبت اور جذبہ مسرت سے ہوتا ہے جس کو الوداع فرطِ محبت اور نظر حسرت سے کیا جاتا ہے۔

مسجد میں تحیۃ المسجد ادا کر لینے کے بعد اب روضہ رسول اللہ کی زیارت مقدس کے لیے اطمینان، وقار، سنجیدگی، عاجزی اور انکساری کے ساتھ جائے، بھاگ کر دوڑتے ہوئے دنیا کی باتیں کرتے ہوئے جانا یہ سراسر آداب کے خلاف ہے جاتے ہوئے دھیمی آواز میں درود شریف کا ورد زبان پر رکھے زور سے کچھ نہ پڑھے آہستہ آہستہ محبت اور دل کی گہرائیوں سے سرکار دو عالم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھے اگر دل میں یہ خیال آئے کہ گناہ گار ہوں ناپاک ہوں تو پھر یہ خیال کرے کہ انشاء اللہ! یہ گناہ اور ناپاکیاں یہاں آ کر پاک ہوں گی ریاض الجنۃ یہ پاک جگہ ہے، یہاں نماز پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پاک وصاف کر دیتا ہے اپنے فضل سے جنتی بنا دیتا ہے اب مواجہہ شریف کے سامنے جاتے ہوئے ڈرے کہ ہر ایک اپنی ظاہری و باطنی حالت کو اپنے بد اعمال کو خوب جانتا ہے شرم ہو، ندامت ہو کہ سردار دو جہاں، آسمان و زمین کی رونق کے سامنے حاضری ہے اور کل اسی طرح ربُّ العالمین شہنشاہ کے دربار میں بھی حاضر ہونا ہے، اس دربار رسالت ﷺ میں حاضری منظور ہو جائے گی تو وہاں بھی قبول

Marfat.com

ہو گی، اب روتے لرزتے آنکھیں جھکائے عاجزی انکساری کے ساتھ سامنے چلے جاؤ پھر جہاں قدموں میں لرزہ طاری ہو اور بدن میں کپکپی اور رکاوٹ سی محسوس ہو تو وہیں ٹھہر جاؤ تمہارے لیے یہ ہی قرب نبی ﷺ ہے کل کائنات سے عرش وکرسی سے افضل جگہ اور مقام عالی ہے اس بات کا دل میں پورا یقین ہو اور دل میں شکر واحسان والی کیفیت ہو کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے مجھ جیسے عاصی وگناہ گار کو اپنے حبیب پاک کے روضہ کے درباریوں میں شامل کر رہا ہے، یہاں کے دربار کے رہنے والے پاک صاف لوگوں میں مجھ جیسے ناپاک کو بھی شرف قبولیت دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کی اس کرم نوازی پر ہم قربان جائیں اب بہتی ہوئی آنکھوں اور ندامت کے ساتھ روضہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیچھے کی طرف کچھ فاصلے پر سر جھکائے ادب واحترام سے کھڑا ہو جائے، کیا ہی بہتر ہو کہ بدن پر سفید کپڑے، خوشبو سے معطر، سر پر عمامہ، چہرے پر مبارک داڑھی، شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو غرض دربار نبوی ﷺ میں حاضری کے وقت سر سے لے کر پیر تک سنت ہی سنت سے مزین ہو اور دل میں رب العالمین سے دعا کر رہا ہو کہ!

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت تو اسے کردے میں صورت لے کر آیا ہوں

اب سلام عرض کرے کہ تجھ پر بھی سلامتی ہو جائے یہ وہی سلام ہے، جو رب کائنات نے آپ ﷺ پر معراج میں پیش کیا تھا اور جس میں نام نہیں لیا۔

سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه.

تقریباً تین مرتبہ تک پڑھا جائے پھر درود پاک پڑھے اور ادباً وشرفاً آپ ﷺ کا

Marfat.com

نام مبارک نہ ہو تو بہتر ہے کتنا خوش نصیب ہے کہ آپ ﷺ کی حیات میں سلام پیش کر رہا ہے اور آپ ﷺ جواب رحمت فرما رہے ہیں، اگر قلبی آنکھیں مصفّٰی ہیں اور طاقت ور ہیں تو ظاہری آنکھوں سے آپ ﷺ کو دیکھ بھی لے گا اور اپنے کانوں سے جواب سن بھی لے گا اس سے بڑھ کر اور کیا نصیب ہو سکتا ہے، اب صلوٰۃ وسلام محبت و ادب سے پڑھیں۔

صلوٰۃ وسلام عرض کریں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ حَبِیْبَ اللّٰہِ

ترجمہ: درود وسلام ہو آپ پر اے میرے آقا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کے محبوب۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: درود وسلام ہو آپ پر اے میرے آقا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کے رسول۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: درود وسلام ہو آپ پر اے رسولوں کے سردار اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔

پھر الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ ﷺ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کیا کرتے تھے۔

اپنے ایمان کی تجدید:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔“

Marfat.com

تقریباً تین مرتبہ تک پڑھے اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھے:

کلمہ شہادت کی گواہی:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رضا کا اقرار:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا.

ترجمہ: میں اللہ سے راضی ہوں رب ہونے کے اعتبار سے اور اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی اور رسول ہونے کے اعتبار سے۔

پھر محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجیے:

شَفَاعَتَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

شَفَاعَتَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ.

شَفَاعَتَكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ.

شَفَاعَتَكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

شَفَاعَتَكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

شفاعت کی درخواست کے بعد پھر اس طرح دعا کیجیے:

یارسول اللہ! اس پاک دربار رسالت کا مجھ سے ادب ہو نہیں سکتا مجھ جیسے معمولی اور ناکارہ گناہ گار امتی سے درگزر فرمادیجیے تمام گناہیں، خطائیں، لغزشیں سیئات، ظلمات

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے دربار سے معاف ہو جائے شفاعت وسفارش فرما دیجیے اگر آپ کے دربار سے بھی ٹھکرا دیا گیا تو پھر کہیں بھی آسمان وزمین میں جائے پناہ نہیں ہے۔

یارسول اللہ یہ گناہ گار آپ کے سامنے اپنی پچھلی زندگی پر نادم ہے شرمندہ ہے، جو بھی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف اور سنتوں کو توڑتے ہوئے گزر گئی ہے، اس سے توبہ واستغفار کرتا ہوں میری توبہ، استغفار، آہ وزاری اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے، میری بھی سفارش اللہ تعالیٰ کے یہاں کر دیجیے، میری حاضری دربارِ رسالت میں شفاعت کی امید سے ہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (سورۃ النساء: ٦٤)

ترجمہ: اگر گناہ سرزد ہو جائے تو چاہئے کہ ہمارے رسول اللہ کے پاس آئے ہم سے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) استغفار کرے تو ہمیں قبول کرنے والا رحمت والا پائے گا۔

درود وسلام توبہ واستغفار کے بعد اب دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ یہ اعلیٰ درجے کی قبولیت کی جگہ ہے اسی طرح سے دعا کرے کہ: یا اللہ، کریم، رحیم، غفور! واسطہ نبی ﷺ کا! وسیلہ نبی ﷺ کا، یا اللہ! میں تیرے حبیب پاک ﷺ کو شفیع وسفارشی بناتا ہوں اور ان کا مبارک واسطہ دیتا ہوں نبی کریم ﷺ کا وسیلہ پکڑتا ہوں میری حاجت کو پورا فرمائیں، میری خطاؤں سے درگزر فرمائیں، کہ ادب وآداب سے بالکل ہی خالی ہوں، اپنے فضل وکرم سے اپنی خاص الخاص محبت وشفقت فضل ورحمت سے اپنی رضا کے مقامات عطا فرما دے، دین، دنیا کی کامل سلامتی عطا فرما دے۔

اب جو دل میں ہے خوب مانگے کہ پھر یہ لمحات بار بار زندگی میں آیا نہیں کرتے۔

Marfat.com

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرما گئے کہ:

یہی ایک در ہے جو قیامت تک کے لیے کھلا رہے گا، اس لیے ذرا دل کی گہرائیوں سے سوچو میں کہاں ہوں اور کس عظیم و بلند مراتب ہستی کے سامنے کھڑا ہوں، میری کیا حیثیت ہے، کیا اوقات ہے، واقعی میں کچھ بھی نہیں یہ تو وہ دربار ہے جہاں وحشی کو بھی معاف فرما دیتے ہیں بے شک ان کی نظر کرم ہی سے سب کے بیڑے پار ہوتے ہیں پھر اور دعائیں وغیرہ مانگتے ہوئے روضہ رسول اللہ ﷺ کو پیٹھ کئے بغیر دو قدم دائیں ہٹ کر آپ ﷺ کے یار غار رفیق صادق اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ جَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام کے بعد دائیں طرف کو اور دو قدم ہٹے اور یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ .

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدَ الْمِحْرَابِ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآاَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَ الْاَيْتَامِ جَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا.

سلام سے فارغ ہونے کے بعد دربار عالیہ سے باہر روتے ہوئے الٹے پاؤں چلے آؤ۔ دربارِ رسالت ﷺ میں اپنے صلوۃ وسلام کی قبولیت کی دل میں قوی امید ہو۔

Marfat.com

روضہ رسول ﷺ پر ایک بہترین عمل

عمدہ الفقہ بحوالہ فتح وغنیّۃ میں ایک روایت لکھی ہے کہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر ایک دفعہ یہ آیت پڑھے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

پھر ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تو ایک فرشتہ اس شخص کو پکارے گا:

صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ يَا فُلَان

اور پھر اور اُس کی حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ (عمدہ الفقہ بحوالہ فتح وغنیّۃ شفاء)

فَائِدَہ: ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ پوری آیت کریمہ پڑھنے کے بعد ستر مرتبہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ" پڑھے تو دین کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔ (الدعا المسنون)

Marfat.com

سلام بحضورِ نبی کریم ﷺ

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دُنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن، زمین بھی دشمن، فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، آپ ہی محبت سے کام لے لو
کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیر الانام لے لو
یہ کیسی منزل پر آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارماں ہیں اپنے طیبؔ، مزارِ اقدس پر جا کے اِک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو
نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

(قاری طیب صاحب)

Marfat.com

الوداع!

آہ! اب وقت رخصت ہے آیا الوداع تاجدار مدینہ
صدمہ ہجر کیسے سہوں گا الوداع تاجدار مدینہ
کوئے جانان کی رنگیں فضاؤ ! اے معطر، معتبر ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا الوداع تاجدار مدینہ

مسجدِ نبوی ﷺ سے باہر جہاں اور جب بھی روضہ مبارک پر نظر پڑے یا گنبدِ خضراء پر نظر پڑے تو پڑھا کرے:

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

Marfat.com

خاتمہ الکلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ ہی کی مدد سے اور اس کے فضل وکرم احسان ولطف سے ہر نیک عمل اخلاص و عافیت کے ساتھ پورا ہوتا ہے اور قبول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جس عمل کو قبول فرمالیں تو پھر دارین میں سلامتی و عافیت بھی عطا فرما دیتے ہیں، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ اُس کو راضی کرنے کے جذبہ کے ساتھ تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کی نیت کے ساتھ اس کتاب ''اَعمالُ السُّنۃ'' کو لکھنے کی کوشش کی گئی ہے محض اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے ایسا ہی فرما دے تو اُن کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے کہ وہ ہی بابرکت ذات ناقص کو کامل کرتی ہے۔

کتاب اعمال السنۃ کو حرمین شریفین دونوں ہی مقدس جگہوں پر کسی درجے میں لکھنے کی سعی کی گئی ہے اور آخر میں یہ خاتم الکلام حج کے مبارک سفر میں اور ریاض الجنۃ میں محراب نبوی ﷺ کے قریب سامنے بیٹھ کر عصر کی جماعت کے بعد لکھا گیا ہے اس بات کا یقین کرتے ہوئے کہ اس ریاض الجنۃ کے حسین ٹکڑے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری وساری ہے اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ''اعمال السنۃ'' جس میں حضور اقدس ﷺ کی ہر موقع کی مناسبت سے دعائیں اور اعمالِ صالحہ بتائے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے ان سنت اعمال کو پابندی

Marfat.com

سے کرنے والوں کے لیے چلنے والوں کے لیے پھیلانے والوں کے لیے رحمتوں برکتوں کا اور دارین میں سلامتی ونجات کا ذریعہ بنے گی اور حق تعالیٰ شانہٗ کی رضا و خوشنودی میں ترقی اور اس کی مرضیات کے مطابق چلنے کی توفیق سنت اعمال کو اختیار کرنے کی برکت سے ملتی رہے گی اور حق تعالیٰ شانہٗ کی مرضیات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق کا حاصل ہو جانا بڑے ہی اعلیٰ مقام کی بندگی اور قبولیت ہے۔

یہ سیاہ کار بندہ اس جگہ کی قبولیت کی برکت سے اپنی بھی اور دین کی خدمت کی بھی قبولیت اپنے رب کریم ورحیم سے بھیک میں مانگتا ہے یہ وہی جگہ ہے جس کو زمانہ ریاض الجنۃ کہتا ہے جس کے دائیں طرف منبر شریف اور بائیں طرف حجرہ شریف اور سامنے محراب النبی ﷺ ہے جہاں حضور انور ﷺ نے سینکڑوں مرتبہ اپنے پروردگار سے رو رو کر دعائیں کی ہیں، دعوت دی ہے عبادات کی ہیں اعمال کیے ہیں اور ساری دنیا میں دین اسی جگہ ہی سے پھیلا ہے، آپ ﷺ کے مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہاں اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے کیسے کیسے اعمال صالحہ کیے ہیں جو حق تعالیٰ شانہٗ کے دربار میں قبول ومنظور ہوئے، اللہ تعالیٰ مجھ بے حیثیت و بے کار سے بھی اس اعمال السنۃ کی کتاب کو قبول فرمالیں میری تمام لغزشیں، کمیاں، کوتاہیاں غلطیاں معاف کر دے میرے ماں باپ، میرے مشائخ، میرے اساتذہ، بہن بھائی، دوست احباب، رشتہ دار، معاونین ومحسنین متعلقین پر اپنی خصوصی لطف واحسان فضل وکرم فرمائیں اور اس کتاب اعمال السنۃ میں جو کمی کوتاہی غلطی سے ہوگئی ہو تو اس کو محض اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائیں اور سنت راستے کی طرف پوری پوری رہنمائی فرمائیں لکھنے والے پڑھنے والے پھیلانے والے اور ان اعمال پر محنت کرنے والے سبھی کو بہترین سلامتی دنیا وآخرت میں نصیب فرمائیں۔ اللّٰھم آمین

Marfat.com

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

وصلّى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه سيدنا وحبيبنا ومولانا محمدٍ

وعلىٰ اٰله واصحابه وازواجه وذريته واهل بيته واتباعه

واشياعه واُمته اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

محمد عامر عبد العزیز عفی اللہ عنہ ووالدیہ

۱۵/۱۲/۱۴۳۴ھ

Marfat.com

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ

اعمال السنہ

مُرتّب

مولانا محمد عامر عبد العزیز حفظہ اللہ

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خلیفہ مجاز

جامع شریعت و طریقت

حضرت مولانا شیخ عبد الحفیظ مکّی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

حضرت مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المنہل پبلشرز

Marfat.com